﴿وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰی مُکْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِیْلًا﴾ القرآن

جواہر التجوید



مؤلف

قاری عبدالرحمٰن حفظہ اللہ

مہتمم جامعہ رحمانیہ سیالکوٹ

نظرثانی

استاذ الاساتذہ الشیخ القاری المقری

محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ

(فاضل مدینہ منورہ یونیورسٹی)

مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جواہر التجوید

﴿وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ۝۱۰۶﴾
(بنی اسرائیل:106)

جواہر التجوید

مؤلف
قاری عبدالرحمٰن حفظہ اللہ
مہتمم جامعہ رحمانیہ سیالکوٹ

نظرثانی
استاذ الاساتذہ الشیخ القاری المقری
محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ
(فاضل مدینہ منورہ یونیورسٹی)

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

نام کتاب

جواہر التجوید

تالیف

قاری عبدالرحمن حفظہ اللہ
0300-6161913

سال اشاعت	مئی 2014ء
ناشر	مکتبہ قدوسیہ
طبع	دوم
تعداد	1100
قیمت	
کمپوزنگ و ڈیزائننگ	سعد گرافکس 0321-4162260

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

فہرست مضامین

پیش لفظ

قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ﴿١٠٦﴾﴾۔

(بنی اسرائیل:106)

''اور ہم نے قرآن کو تھوڑا تھوڑا کر کے اس لیے نازل کیا کہ آپ اسے ٹھہر ٹھہر کر لوگوں کو سنائیں اور ہم نے خود بھی اسے بتدریج نازل کیا۔''

اس حکم کے تحت یہ ضروری ہو گیا کہ ہر قاریِ قرآن کو قرآنِ کریم کی قراءت (تلاوت) نہایت اطمینان اور تسلی سے کرنی چاہیے، اب مختلف زبانوں کی طرح عربی زبان میں بھی تغیر وتبدل کے پیش نظر قرآنِ پاک کو تجویدی قوائد واحکام سیکھے بغیر کما حقہ پڑھنا ممکن نہیں رہا، تاکہ حروف مرقق کی ترقیق، مفخم کی تفخیم، مقصور کی قصر، ممدود کی مد، مظہر کا اظہار، مدغم کا ادغام، مخفی کا اخفا وغیرہ میں کوئی لحن نہ ہو۔ علم تجوید انہی باتوں کی طرف راہ نمائی کرتا ہے، ''تجوید وقراءت'' قرآن پڑھنے کا طریقہ وفن ہے، اس کے لغوی معنی آراستہ اور درست کرنا کے ہیں، اصطلاح میں ایسا فن کہ جس سے حروفِ قرآن کی قراءت درست ہو جائے کہ ہر ہر حرف صحیح مخارج وصفات سے اپنی مکمل شکل میں بغیر افراط وتفریط، بلا تکلف وتعسف نرمی وسہولت کے ساتھ ادا ہونے لگ جائے، قرآن کے الفاظ ادا کرنے میں آواز نہ زیادہ زور کی ہو اور نہ ہی کمزور، نہ بے جا کرخت اور نہ سُست، نہ اس میں کوئی لحن یعنی لغزش اور غلطی ہو اور نہ ہی بے جا تفخیم وترقیق۔

وقت کی ضرورت کے مطابق اس علم کی ابتداء دوسری صدی ہجری کے نصف 150 ہجری سے ہو چکی تھی، آج ہمارے پاس اس فن اور علم سے متعلقہ تمام اصطلاحات، معلومات اور قواعد وضوابط انہی نفوس مقدسہ کے توسط سے پہنچے ہیں جن کی تعلیم وتربیت بلواسطہ یا بلاواسطہ چمنستان رسالت مآب ﷺ سے ہوئی۔

اسی فن سے متعلق میری یہ کاوش کوئی نئی اور اضافی چیز نہیں، بلکہ انہی سابقہ خدمات کا اعادہ ہے، میں بھی اس خدمت میں اس دعا کے ساتھ شامل ہو رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے خُدّامِ قرآن کے قدموں میں جگہ دے دے، چنانچہ میں نے اس ادنیٰ سی کاوش کا نام ''جواہر التجوید'' رکھا ہے، اس میں میری یہ کوشش رہی ہے کہ علم تجوید، اس کی اصطلاحات، لحن اور اس کی اقسام، مخارج کا بیان (باتصویر)، حروف کی آواز وصفات اور ان کے احکام، ادغام، مد، ہمزہ، وقف، سکتہ اور رموز واوقاف کے احکام و بیان کے سلسلہ میں تمام تر امثال صرف اور صرف قرآنِ کریم سے ہی لی جائیں۔

الحمد للہ میں اس میں کامیاب رہا، دوسرا یہ کہ مسئلہ دال، ضاد، ظاء، ذال اور زاء کو نقشہ کے ذریعہ وضاحت اور مشابہت میں پایا جانے والا اختلاف استاذ الاساتذہ سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سمیت دیگر جید علماء کرام کے فتاویٰ جات کی روشنی میں کتاب کے آخر میں شامل اشاعت ہے۔

میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ممنونِ احسان ہوں اپنے استاذِ محترم شیخ القراء، الشیخ قاری محمد ادریس العاصم صاحب اور ان کے ہونہار فرزند ارجمند الشیخ قاری محمد ابوبکر العاصم صاحب کا جن کی حوصلہ افزائی وراہ نمائی سے کتاب مکمل ہوئی، علاوہ ازیں مرکزی جمعیت القراء سیالکوٹ کے ذمہ داران خصوصاً قاری محمد ایوب بسمل صاحب، قاری شاہ جہاں صاحب، قاری محمد عبداللہ بلتستانی صاحب، قاری شفیق الرحمٰن علوی صاحب اور قاری احمد نواز ساجد صاحب کا کہ جن کی پرخلوص مشاورت اور تحریک میرے لیے معاون ثابت ہوئی۔

والسلام
خادم القرآن
(قاری) **عبدالرحمن**
جامعہ رحمانیہ، ناصر روڈ، سیالکوٹ
24/9/2013

حرفِ چند

حضور نبی مکرم ﷺ نے قرآنِ کریم کو مہارت اور عمدگی سے پڑھنے والے کے لیے بڑے بڑے پاک باز فرشتوں کے ساتھ کی خوشخبری سنائی ہے۔

الشیخ عطیہ "مقدمہ" "ھدایۃ القاری" میں لکھتے ہیں کہ قرآنِ کریم کی قراءت نہایت تسلی اور اطمینان سے کرنی چاہیے، کیونکہ فہم قرآن اور حفظ کے لیے یہی آسان طریقہ ہے اور ایسا پڑھنا تجویدی قواعد واحکام سیکھے بغیر ممکن نہیں ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا﴾۔ کا مفہوم بھی یہی ہے کہ لسانی ریاضت یعنی بار بار پڑھنا اور ہمیشہ پڑھنا۔

علم تجوید کی تدوین کا آغاز دوسری صدی کے نصف 150ھ سے ہوا، اس سے قبل طریقہ تعلیم یہ تھا کہ جیسے نبی کریم ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے سنا، اسی انداز میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تعلیم دے دی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنے حافظہ اور ضبط پر بڑا عبور تھا، علاوہ ازیں اہل عرب اپنے فطری ملکہ، قوت حافظہ، مادری محاورات وصلاحیت سے قرآنِ مجید کو اس کے قواعد واحکام کے مطابق پڑھتے رہے، چنانچہ جب اسلامی فتوحات کی وسعت اور غیر عربوں کو عربوں سے اختلاط ہوا، تو علمائے دین اور ائمہ قُرَّاء نے خدمت قرآن وسنت کے لیے اپنی علمی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے علم تجوید کو مدون کیا، جو بلاشبہ امت مسلمہ پر ان کا بہت بڑا احسان ہے۔

اگرچہ ایک عرصہ سے کچھ کم فہم علماء نے علم تجوید کو عجمی فتنہ سے تعبیر کیا ہوا ہے جو کہ سراسر جہالت ہے، وہ تو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے "مجلس التحقیق الاسلامی لاہور" کے زیر ادارت ماہنامہ "رُشد" لاہور کے ذمہ داران محترم حافظ انس مدنی، قاری حمزہ مدنی اور سرپرست اعلیٰ حافظ عبدالرحمن مدنی کو کہ جنھوں نے بروقت احساس کرتے ہوئے نہایت عمدہ، علمی، تحقیقی اور جامع "قراءت نمبر" شائع کر دیے، جو دورِ حاضر کی بہت بڑی

علمی خدمت ہے۔

علم تجوید کے متعلق کہ یہ ایک عجمی فتنہ ہے کا پروپیگنڈا خلاف حقیقت ہے، چنانچہ سلفی علمائے کرام اور قراء عظام استاذ القراء قاری محمد اسلم رحمۃ اللہ علیہ، استاذ القراء الشیخ قاری محمد ادریس عاصم صاحب، استاذ القراء قاری محمد یحییٰ رسول نگری صاحب اور استاذ القراء الشیخ قاری محمد ابراہیم میر محمدی صاحب نے بھی اسی علم کی ترویج کے تحت سب سے پہلے اسی سوچ کی نفی کی اور نہایت سہل اور دلنشین انداز میں اس موضوع پر تحقیقی کتب تالیف کیں۔

ہمارے محترم بھائی قاری عبدالرحمٰن صاحب (فاضل درس نظامی وتجوید وقراءت) انہی مذکورہ اساتذہ کے شاگردوں میں سے ہیں، جنھوں نے اس علم کی اشاعت وترویج کے لیے زیر مطالعہ کتاب لکھ کر عمدہ کاوش کے ساتھ خوبصورت اضافہ کیا ہے، موصوف شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد علی جانباز رحمۃ اللہ علیہ کے ابن الاخ ہیں اور جامعہ رحمانیہ ناصر روڈ سیالکوٹ کے مہتمم اور صدر مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ تحقیق وتالیف کا بھی عمدہ ذوق رکھتے ہیں، اس سے قبل مرکزی جمعیت القراء سیالکوٹ کے زیر اہتمام ''اقراء تجویدی قاعدہ'' کی تالیف سے خوب تحسین پا چکے ہیں، جس میں انھوں نے عربی الفاظ کو اردو حروف کے ساتھ رومن انداز میں ایسی مہارت کے ساتھ لکھا اور ترتیب دیا ہے کہ کم سے کم پڑھا لکھا بھی نہایت آسانی کے ساتھ قرآن پاک پڑھ سکتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن خُدّامِ قرآن وحدیث کی کاوشوں کو ہمارے لیے استفادہ اور اُن کے لیے صدقہ جاری وذریعہ نجات بنائے، آمین۔

خادم العلماء

عبدالحنان جانباز

01-10-2013

جامعہ رحمانیہ، ناصر روڈ سیالکوٹ

جواہر التجوید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحمد للّٰہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین سیدنا محمد والہ وأصحابہ أجمعین، أما بعد!

تجوید کی چند ضروری اصطلاحات

حرکاتِ ثلاثہ:

زبر، زیر اور پیش کو عربی میں حرکاتِ ثلاثہ کہتے ہیں، جس حرف پر حرکت ہو اسے متحرک کہتے ہیں۔

زبر: زبر کو عربی میں فتحہ اور نصب کہتے ہیں اور جس حرف پر زبر ہو اسے مفتوح اور منصوب کہتے ہیں۔

زیر: زیر کو کسرہ اور جر کہتے ہیں اور جس حرف کے نیچے زیر ہو اسے مکسور اور مجرور کہتے ہیں۔

پیش: پیش کو ضمہ اور رفع کہتے ہیں اور جس حرف پر پیش ہو اسے مضموم اور مرفوع کہتے ہیں۔

حرکات یعنی زبر، زیر اور پیش کی ادائیگی:

زبر: سیدھا منہ کھول کر ادا کیا جاتا ہے ـــــ جیسے: بَ۔ تَ۔ ثَ، جَعَلَ، عَدَلَ

زیر: ہونٹوں کو نیچے کی طرف جھکا کر ـــــ جیسے: بِ۔ تِ۔ ثِ، اِبِلِ، اِبِلِ

پیش: ہونٹوں کو گول نا تمام بند کر کے ـــــ جیسے: بُ۔ تُ۔ ثُ، صُحُفُ، کُتُبٌ

تنبیہ: پیش دونوں ہونٹوں کے پوری طرح گول ہونے سے ادا ہوتا ہے، پھر ہونٹوں کا دائرہ جتنا کم ہوگا پیش اتنا ہی صحیح ادا ہوگا۔

ساکن: ایسا حرف جس پر کوئی حرکت نہ ہو ساکن کہلاتا ہے، یعنی مجزوم ہو، جیسے: قُلْ کا لام۔

مشدد: جس حرف پر شد ہو، اسے مشدد کہتے ہیں، جیسے: اَنَّ کا نون۔

تنوین: دو زبر، دو زیر اور دو پیش نون تنوین کی علامت ہے، جیسے: بً۔ بٍ۔ بٌ۔

مبادیاتِ تجوید

تجوید کا لغوی معنی:

کسی چیز کا عمدہ کرنا، اچھا کرنا اور سنوارنا۔ اور اصطلاحِ قُرّاء میں تمام قرآنی حروف کو ان کے مخارج اور تمام صفات کے ساتھ بغیر کسی تکلف کے آسانی کے ساتھ ادا کرنا۔

زیادہ تر بڑی غلطیاں مخارجُ الحروف اور صفاتُ الحروف میں صحیح ادائیگی نہ ہونے کے سبب ہوتی ہیں، اسی لیے ''مخارج الحروف اور صفات الحروف'' میں ماہر ہونے کو ہی ''اصل علمِ تجوید'' کہا گیا ہے۔ اور اچھے لہجہ و مسحور کُن آواز سے پڑھنا در اصل آدابِ قرآنی میں سے ہے، جس طرح تلاوتِ قرآن کے لیے باوضو ہونا اور مسواک کرنا آداب کے درجے میں ہے۔ (خوش آوازی اللہ تعالیٰ کے عطیات میں سے ایک عطیہ ہے) لیکن گانے کی سُر والی آواز نکال کر پڑھنا جس سے قرآنِ مجید کا تقدس مجروح ہو جائز نہیں۔

موضوع:

احوال حروفِ تہجی، یعنی اَلِف سے لے کر یاء تک کے (29) حروف، انہی حروف سے قرآنِ مجید مرتب ہے، ان کو ''حروفِ ہجا'' اور ''مفردات'' بھی کہتے ہیں۔

غرض وغایت:

درستگی حروف ہے، یعنی تجوید کے احکام پڑھنے کے بعد قرآنِ مجید اسی طرح پڑھا جائے جس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

مرتبہ:

یہ علم دُنیا کے تمام علوم سے افضل واعلیٰ ہے، کیونکہ اس کا تعلق کتاب اللہ سے ہے، جو دُنیا کی تمام کتب سے افضل واعلیٰ ہے۔

حکم:

قواعدِ تجوید کو تفصیل کے ساتھ سیکھنا فرض کفایہ ہے اور قواعدِ تجوید کے موافق پڑھنا فرضِ عین ہے، یعنی ہر شخص پر لازم ہے، کیونکہ تلاوت قرآن ایک عبادت ہے اور دنیا کے تمام مذاہب میں عبادت کی مخصوص کیفیات ہوتی ہیں، جن کو بجا لانے سے ہی عبادت قبول تصور کی جاتی ہے۔

فائدہ:

اس علمِ تجوید کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور دونوں جہانوں میں کامیابی حاصل ہوتی ہے، کیونکہ جب کوئی مومن بندہ اللہ کے کلام کو قواعدِ تجوید سے پڑھتا ہے تو وہ اس سے یقیناً خوش ہوتا ہے، جب اس میں کامیابی ہو جائے تو پھر اس کے معنی سیکھنے کی بھی ضرور کوشش کرنی چاہیے۔

ارکانِ تجوید:

تجوید کے چار ارکان ہیں:

1۔ مخارج حروف کی پہچان

2۔ صفات حروف کی پہچان

3۔ تجوید کے تمام قواعد کی پہچان

4۔ زبان کو حروف کی صحیح ادائیگی کا عادی بنانا۔

وضاحت:

ادائیگی حروف میں مکمل عبور کسی ماہرین (تجوید) اساتذہ سے (روبرو) سیکھنے کے بغیر ممکن نہیں۔

لحن اور اس کی اقسام

لحن کا لُغوی معنی: غلطی۔

اور اصطلاحِ قُرَّاء میں۔ تمام قرآنی حروف کو قواعدِ تجوید کے خلاف اور غلط پڑھنے ہی کو لحن قَرَار دیا گیا ہے۔

لحن کی اقسام:

لحن کی دو قسمیں ہیں:

1۔ لحن جلی

2۔ لحن خفی

لحن جلی

لُغوی معنی: بڑی اور واضح غلطی۔ اور اصطلاحِ قُرَّاء میں۔ مخارجُ الحروف وصفاتِ لازمہ اور حرکاتُ وسکنات میں غلطی کرنا۔

لحن جلی کی اقسام:

1......ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ دینا:

درست حرف اور اس کا معنی		تبدیل شدہ حرف اور اس کا معنی	
قَلْبٌ	دل	كَلْبٌ	کُتا
اَلِيْمٌ	تکلیف دہ	عَلِيْمٌ	جاننے والا
عَسٰى	امید کرنا	عَصٰى	نافرمانی کرنا
طِيْنٌ	مٹی	تِيْنٌ	اِنجیر کا درخت
شَكٌّ	شُبہ کرنا	شَقٌّ	پھاڑنا

2......ایک حرکت کی جگہ دوسری حرکت پڑھ دینا:

درست حرکت اور اس کا معنی		تبدیل شدہ حرکت اور اس کا معنی	
أَنْعَمْتَ	تو نے انعام کیا	أَنْعَمْتُ	میں نے انعام کیا
وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ	اور قتل کیا داود علیہ السلام نے جالوت کو	وَقَتَلَ دَاوٗدَ جَالُوْتُ	اور قتل کیا جالوت نے داود کو (نعوذ باللہ)
لِمَ كَتَبْتَ	تو نے کیوں لکھا (مرد نے)	لِمَ كَتَبْتِ	تو نے کیوں لکھا (عورت نے)
أَهْلَكْتُ	میں نے ہلاک کیا	أَهْلَكْتَ	تو نے ہلاک کیا
وَاتَّبَعْتُ	میں نے پیروی کی	وَاتَّبَعْتَ	تو نے پیروی کی

3......کسی ساکن حرف کو متحرک پڑھ دینا:

حرف کی ساکن حالت اور اس کا معنی		حرف کی متحرک حالت اور اس کا معنی	
أَرْسَلْنَا	ہم نے بھیجا	أَرْسَلَنَا	اس نے ہمیں بھیجا
خَلَقْنَا	ہم نے پیدا کیا	خَلَقَنَا	اس نے ہمیں پیدا کیا
فَعَلْنَا	ہم نے کیا	فَعَلَنَا	اس نے ہمیں کیا
ضَرَبْنَا	ہم نے مارا	ضَرَبَنَا	اسی نے ہمیں مارا
خَسَفْنَا	ہم نے دھنسا دیا	خَسَفَنَا	اس نے ہمیں دھنسا دیا

4...... کسی متحرک حرف کو ساکن پڑھ دینا:

حرف کی متحرک حالت اور اس کا معنی		حرف کی ساکن حالت اور اس کا معنی	
صَدَقَنَا	اس نے ہم سے سچ کہا	صَدَقْنَا	ہم نے سچ کہا
وَعَدَنَا	اس نے ہم سے وعدہ کیا	وَعَدْنَا	ہم نے وعدہ کیا
نَصَرَنَا	اس نے ہماری مدد کی	نَصَرْنَا	ہم نے مدد کی
ظَلَمَنَا	اس نے ہم پر ظلم کیا	ظَلَمْنَا	ہم نے ظلم کیا
كَفَرَنَا	اس نے ہمارا انکار کیا	كَفَرْنَا	ہم نے انکار کیا

5...... مُشدد حرف کی جگہ مخفف پڑھ دینا:

حرف کی مشدد حالت اور اس کا معنی		حرف کی مخفف حالت اور اس کا معنی	
كَذَّبُوا	انہوں نے جھٹلایا	كَذَبُوا	انہوں نے جھوٹ بولا
نَزَّلَ	اس نے نازل کیا	نَزَلَ	وہ نازل ہوا
بَلَّغَ	اس نے تبلیغ کی	بَلَغَ	وہ پہنچا
صَدَّقَ	اس نے تصدیق کی	صَدَقَ	اس نے سچ کہا
رَمَّثَ	زائد ہونا	رَمَثَ	درست کرنا

6...... مخفف حرف کی جگہ مشدد پڑھ دینا:

حرف کی مخفف حالت اور اس کا معنی		حرف کی مُشدد حالت اور اس کا معنی	
كَفَرُوا	انہوں نے کفر کیا	كَفَّرُوا	انہوں نے مٹا دیا
قَتَلَ	اس نے قتل کیا	قَتَّلَ	اس نے ٹکڑے ٹکڑے کیا
عَطَبَ	روئی کا نرم ہونا	عَطَّبَ	خوشبودار کرنے کی تدبیر کرنا
خَرَجَ	وہ نکلا	خَرَّجَ	اس نے نکالا

سَرَقَ	اس نے چوری کی	سَرَّقَ	اس نے چوری کی نسبت کی

7......کسی حرف کو لمبا کر دینا:

حرف کی اصل حالت اور اس کا معنی		حرف کی تبدیل شدہ حالت اور اس کا معنی	
عَلَّمَ	اس نے سکھایا	عَلَّمَا	ان دونوں نے سکھایا
خَلَقَ	اس نے پیدا کیا	خَلَقَا	ان دونوں نے پیدا کیا
نَصَرَ	اس نے مدد کی	نَصَرَا	ان دونوں نے مدد کی
كَذَبَ	اس نے جھوٹ بولا	كَذَبَا	ان دونوں نے جھوٹ بولا
كَرُمَ	وہ معزز ہوا	كَرُمَا	وہ دونوں معزز ہوئے

8......کسی حرف کو کم کر دینا:

حرف کی اصل حالت اور اس کا معنی		حرف کی تبدیل شدہ حالت اور اس کا معنی	
كَانَا	وہ دونوں تھے	كَانَ	وہ ایک تھا
قَالَا	ان دونوں نے کہا	قَالَ	اس ایک نے کہا
رَفَعَا	ان دونوں نے بلند کیا	رَفَعَ	اس ایک نے بلند کیا
عَرَفَا	ان دونوں نے جان لیا	عَرَفَ	اس ایک نے جان لیا
جَمَعَا	ان دونوں نے جمع کیا	جَمَعَ	اس ایک نے جمع کیا

لحن جلی کا حکم:

یہ حرام ہے، کیونکہ تلاوت قرآنِ مجید میں ایسی غلطی سے بسا اوقات معنیٰ مُرادِ الٰہی کے خلاف ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے گناہ کبیرہ کا سبب بنتی ہے۔ (اس سے بچنا ضروری ہے)

لحن خفی

لُغوی معنیٰ: چھوٹی اور پوشیدہ غلطی۔ اور اصطلاحِ قُرّاء میں۔ حروف کے حسین اور خوبصورتی سے تعلق رکھنے والی صفات میں کمی بیشی کرنا۔

1...... اِخفاء، اِظہار، اِقلاب اور اِدغام کو صحیح ادا نہ کرنا۔

2......زبر ـَـ یا پیش ـُـ والی رَاء کو پُر (موٹی) کی بجائے باریک پڑھنا۔

3......لفظِ اللہ کے لَام سے پہلے زبر یا پیش کی حالت میں پُر (موٹا) نہ پڑھنا۔

4......لفظِ اللہ کے لَام سے پہلے زیر کی حالت میں باریک نہ پڑھنا۔

5......مَدَّ ات میں آواز کو ہلانا۔

6......غُنَّہ کی ادائیگی میں زیادہ دیر لگانا یا آواز کا کپکپانا۔

7...... پُر (موٹا) حرف کے بعد الف کو پُر (موٹا) پڑھنے کی بجائے باریک پڑھ دینا۔

8...... باریک حرف کے بعد الف کو پُر (موٹا) پڑھ دینا۔

9......زَبر، زیر اور پیش کو ناقص ادا کرنا۔

10......غُنّہ ایک الف سے کم یا زیادہ کرنا۔

قُرّاء کرام نے مذکورہ اَغلاط کو لحن خفی میں شمار کیا ہے۔

لحن خفی کا حکم:

یہ مکروہ ہے، لیکن اس سے بچنا ضروری ہے، کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا اندیشہ ہے۔

تنبیہ:

مشاہدہ میں آیا ہے کہ طالب علم تجوید پڑھتے ہوئے جن اَغلاط پر استاذ کی نشاندہی کرنے سے محتاط رہتے ہیں، علمِ تجوید سے فراغت کے بعد مشق سے دوری کی وجہ سے

دوبارہ لحن جلی وخفی میں شامل ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ ان طلباء کے لیے ضروری ہے کہ علمِ تجوید سے فراغت کے بعد بھی اس بات کا خیال کریں کہ دورانِ تلاوت ہمیشہ لحن جلی وخفی سے اپنی تلاوت کو پاک رکھیں۔

تلاوتِ قرآنِ مجید کے درجے

1۔ترتیل

2۔تدویر

3۔حدر

1۔ترَتِیْل:

قرآنِ مجید کی تلاوت خوب ٹھہر ٹھہر کر اطمینان کے ساتھ کرنا، جیسا کہ محفل یا جلسہ میں تلاوت کی جاتی ہے۔

2۔تدوِیْر:

قرآنِ مجید کی تلاوت ترتیل سے قدرے تیز کرنا، جیسا کہ جہری نمازوں میں پڑھا جاتا ہے۔

3۔حدَرْ:

قرآنِ مجید کی تلاوت تیز تیز کرنا، جیسا کہ نمازِ تراویح میں پڑھا جاتا ہے۔

وضاحت:

تینوں جگہوں میں مخارج وصفات اور قواعد ضروریہ کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

ابتداء کی اقسام

(تعوذ وبسملہ کے اعتبار سے)

1...... سورت کے شروع سے تلاوت کی ابتداء کی جائے۔ تو ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ'' کے ساتھ ''بِسْمِ اللّٰہِ'' بھی پڑھنا ضروری ہے، مثلاً: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝۔

2...... سورت کے درمیان سے تلاوت کی ابتداء کی جائے۔ تو ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ'' ضروری ہے اور ''بِسْمِ اللّٰہِ'' میں اختیار ہے، مثلاً: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، ثُمَّ نَظَرَ ۝ یا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، ثُمَّ نَظَرَ ۝

3...... تلاوت کرتے کرتے کوئی بھی سورت درمیان سے شروع ہو جائے تو صرف بسملہ ہی پڑھیں گے، مثلاً: عَنِ النَّعِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ وَالْعَصْرِ ۝

وضاحت: سورت توبہ کے ابتداء میں کسی حالت میں بھی بسملہ نہیں پڑھیں گے، اگرچہ تلاوت کی ابتداء سورت توبہ ہی سے کی جائے یا پڑھتے پڑھتے سورت توبہ درمیان میں آ جائے۔

ابتداء کی اقسام

1 ← ابتداء تلاوت ابتداء سورت ← تعوذ اور بسملہ دونوں ضروری ہیں

2 ← ابتداء سورت درمیان تلاوت ← صرف بسملہ پڑھیں گے

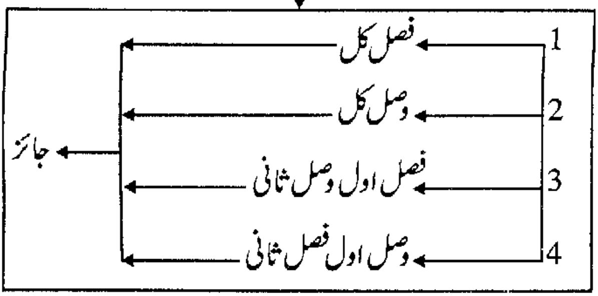
3 ← ابتداء تلاوت درمیان سورت ← تعوذ ضروری اور بسملہ میں اختیار ہے

ابتداء کی اقسام

(فصل ووصل کے اعتبار سے)

(1) ابتداء تلاوت ابتداء سورت

(تعوذ اور بسملہ دونوں ضروری ہیں)



وضاحت:

1۔ فصل کل:

''استعاذہ، بسملہ اور سورت (تینوں) کو علیحدہ علیحدہ سانس سے پڑھنا''

جیسے: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ وَالْعَصْرِ ○

2۔ وصل کل:

''استعاذہ، بسملہ اور سورت (تینوں) کو ایک سانس سے پڑھنا''

جیسے: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ وَالْعَصْرِ ○

3۔ فصل اول وصل ثانی:

”استعاذہ کو علیحدہ سانس سے اور بسملہ وسورت کو دوسرے سانس سے پڑھنا“

جیسے: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ وَالْعَصْرِ ○

4۔ وصل اول فصل ثانی:

”استعاذہ وبسملہ کو ایک سانس سے اور سورت کو دوسرے سانس سے پڑھنا“

جیسے: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ وَالْعَصْرِ ○

(2) ابتداء سورت درمیان تلاوت

(صرف بسملہ پڑھیں گے)

1 فصل کل ← جائز
2 وصل کل ← جائز
3 فصل اول وصل ثانی ← جائز
4 وصل اول فصل ثانی ← نا جائز

وضاحت:

1۔ فصل کل:

پہلی سورت کا آخر، بسملہ اور اگلی سورت کے شروع کو علیحدہ علیحدہ سانس سے پڑھنا،

جیسے: ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَھُمْ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ وَالْفَجْرِ ○

2۔ وصل کل:

پہلی سورت کا آخر، بسملہ اور اگلی سورت کے شروع (تینوں) کو ایک سانس سے پڑھنا، جیسے: ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ وَالْفَجْرِ ○

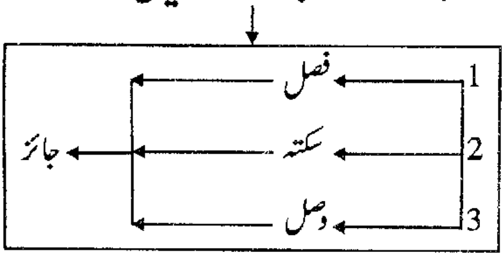
3۔ فصل اول وصل ثانی:

پہلی سورت کے آخر کو علیحدہ سانس سے اور بسملہ اور اگلی سورت کے شروع کو دوسرے سانس سے پڑھنا، جیسے: ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ وَالْفَجْرِ ○

4۔ وصل اول فصل ثانی:

پہلی سورت کا آخر اور بسملہ کو ایک سانس سے اور اگلی سورت کے شروع کو دوسرے سانس سے پڑھنا، جیسے: ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَالْفَجْرِ ○ (یہ صورت ناجائز ہے)۔

ابتداء سورت براءت درمیان تلاوت



وضاحت:

سورت انفال مکمل کرنے کے بعد سورت براءت کو شروع کیا جائے۔ تو ''بسم اللہ'' پڑھے بغیر درج ذیل تین صورتیں جائز ہیں:

1۔ فصل: ''سورت انفال کے آخر کو علیحدہ سانس سے اور سورت براءت کے شروع کو

دوسرے سانس سے پڑھنا" جیسے: اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ۔

2۔ سکتہ: "سورت انفال کے آخر پر تھوڑا سا رُک کر بغیر سانس توڑے سورت براءت سے شروع کرنا" جیسے: اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ س بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ۔

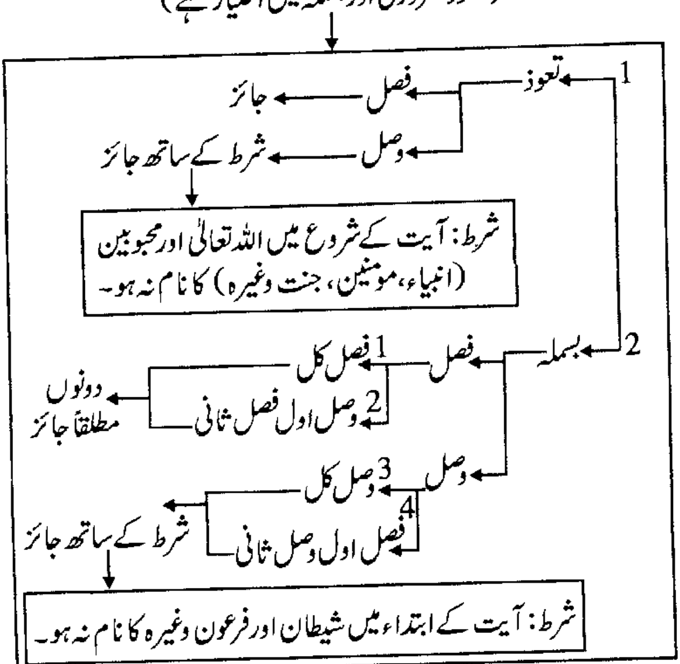
3۔ وصل: "سورت انفال کا آخر اور سورت براءت کے شروع کو ایک سانس سے پڑھنا" جیسے: اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ۔

وضاحت:

آیت کے گول نشان (○) سے ہم سانس لینا اور وقف کرنا مُراد لے رہے ہیں۔

(3) ابتداء تلاوت درمیان سورت

(تعوذ ضروری اور بسملہ میں اختیار ہے)



وضاحت:

*......اگر بسملہ نہ پڑھی جائے تو درج ذیل دو صورتیں بنتی ہیں:

1۔ فصل:

استعاذہ کو علیحدہ سانس سے اور کسی سورت کے درمیان کو دوسرے سانس سے پڑھنا،

جیسے: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ ثُمَّ نَظَرَ ○ (یہ صورت مطلقاً جائز ہے)۔

2۔ وصل:

استعاذہ اور کسی سورت کے درمیان کو ایک سانس سے پڑھنا،

جیسے: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ ثُمَّ نَظَرَ ○

(یہ صورت شرط کے ساتھ جائز ہے)۔

شرط یہ ہے کہ: آیت کے ابتداء میں اللہ تعالیٰ کے ذاتی وصفاتی نام اور اسی طرح انبیاء کرام، فرشتوں، مومنین اور جنت کا تذکرہ نہ ہو اور نہ ہی کوئی ایسی ضمیر ہو جو ان کی طرف لوٹتی ہو۔

مثالیں:

*......آیت کے ابتداء میں اللہ تعالیٰ کے ذاتی یا صفاتی نام، جیسے: اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ○ اور اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی ○ یا اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی۔ یا اللہ کے نام کی طرف کوئی ضمیر لوٹ رہی ہو، جیسے: ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ○۔

*......یا انبیاء علیہم السلام کا نام ہو، جیسے: وَاِسْمٰعِیْلَ وَالْیَسَعَ وَیُوْنُسَ وَلُوْطًا ○ یا ان کی طرف کوئی ضمیر لوٹ رہی ہو، جیسے: اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّۃَ ○۔

*......یا فرشتوں کا ذکر ہو، جیسے: وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّۃٍ وَّالْمَلٰٓئِکَۃُ وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ ○ یا ان کی طرف کوئی ضمیر لوٹ رہی ہو،

جیسے: وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۝ -

✵...... یا ایمان والوں کی صفات کا ذکر ہو، جیسے: اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ تو ایسے تمام مواقع میں اَعُوْذُ بِاللّٰهِ کا آیت سے وصل نہ کیا جائے تا کہ ادب واحترام ملحوظ رہے۔

✱......اور اگر استعاذہ کے ساتھ بسملہ بھی پڑھی جائے تو درج ذیل چار صورتیں بنتی ہیں:

1۔ فصل کل:

استعاذہ، بسملہ اور سورت کے درمیان کو علیحدہ علیحدہ سانس سے پڑھنا،

جیسے: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ ثُمَّ نَظَرَ ۝

2۔ وصل اول فصل ثانی:

استعاذہ اور بسملہ کو علیحدہ سانس سے اور سورت کے درمیان کو دوسرے سانس سے پڑھنا، جیسے: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ ثُمَّ نَظَرَ ۝ (اور یہ دونوں صورتیں مطلقاً جائز ہیں)۔

3۔ وصل کل:

استعاذہ، بسملہ اور سورت کے درمیان کو ایک ہی سانس سے پڑھنا،

جیسے: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - ثُمَّ نَظَرَ -

4۔ فصل اول وصل ثانی:

استعاذہ کو علیحدہ سانس سے اور بسملہ وسورت کے درمیان کو دوسرے سانس سے پڑھنا،

جیسے: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ نَظَرَ (اور یہ دونوں صورتیں شرط کے ساتھ جائز ہیں)۔

شرط یہ ہے کہ آیت کے ابتداء میں شیطان، فرعون اور ہامان وغیرہ کا نام اور اسی طرح جہنم کا تذکرہ نہ ہو اور نہ ہی کوئی ایسی ضمیر ہو جو ان کی طرف لوٹتی ہو،

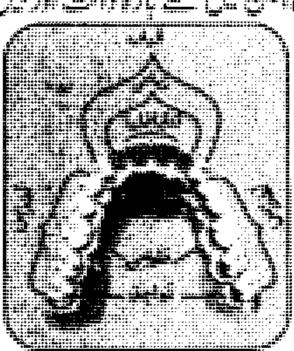
جیسے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ، جَہَنَّمُ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ، وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ، فَاَکْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ۔

دانتوں کا بیان

زیادہ تر مخارج کا تعلق چونکہ دانتوں سے ہے، اس بنا پر پہلے دانتوں کے ناموں کو نظم کی صورت میں پیش کرتے ہیں، تاکہ دانتوں کے نام آسانی سے یاد ہو جائیں۔

ہے تعداد دانتوں کی کل تیس اور دو
ثنایا ہیں چار رباعی ہیں دو دو
ہیں انیاب چار اور باقی رہے بیس
کہ کہتے ہیں قُرّاء اَضراس انہیں کو
ضواحِک ہیں چار طواحن ہیں بارہ
نواجذ بھی ہیں ان کے بازو میں دو دو

وضاحت: انسان کے منہ میں بتیس دانت ہوتے ہیں، جن میں سے بارہ دانت اور بیس داڑھیں ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:



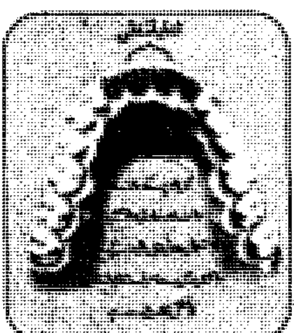
1۔ثنایا: سامنے والے اوپر نیچے کے چار دانت۔

1۔ثنایا عُلیا: سامنے اوپر والے دو دانت۔

2۔ثنایا سُفلیٰ: سامنے نیچے والے دو دانت۔

2۔رَبَاعی: ثنایا کے دائیں بائیں اوپر نیچے چار دانت۔

3۔اَنیاب: رَباعی کے دائیں بائیں اوپر نیچے نوک دار چار دانت۔



4۔ضَواحِک: انیاب کے دائیں بائیں اوپر نیچے چار داڑھیں۔

5۔طَواحن: ضَواحِک کے دائیں بائیں اوپر نیچے بارہ داڑھیں، یعنی ہر جانب تین تین داڑھیں۔

6۔نَواجِذ: طَواحِن کے دائیں بائیں اوپر نیچے آخری چار داڑھیں۔

7۔اَضرَاس: ضواحِک،طواحِن،نواجِذ کواَضراس (اَضرَاس کی واحد ضِرْس) کہتے ہیں۔

مخارِج کا بیان

مخارِج مخرج کی جمع ہے اور مخرج کا لغوی معنیٰ ''نکلنے کی جگہ'' اور اصطلاح قُرّاء میں اس سے مُراد یہ ہے کہ حرف کو ادا کرتے وقت جس جگہ پر آواز ٹھہرے وہ ہی جگہ اس کے نکلنے کی ہے،لہٰذا(29) حروف تہجی کے نکلنے کی جگہوں کو ہی مخارج کہا گیا ہے۔

مخارج کی تعداد:

اس میں قُرّاء کا اختلاف ہے۔

1...... خلیل بن احمد فراہیدی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مخارِج کی تعداد (17) ہے۔اوران کی تائید امام جزری رحمۃ اللہ علیہ، ابوالقاسم ہذلی رحمۃ اللہ علیہ، ابوالحسن بن شریح رحمۃ اللہ علیہ اور بوعلی سینا رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کی ہے۔(جمہور قُرّاء کے نزدیک (17) مخارج کا قول زیادہ صحیح ہے)۔

2...... علامہ سیبویہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مخارج کی تعداد (16) ہے اور ان کی تائید امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ، مکی بن ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ ابن حاجب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کی ہے۔

3...... امام فَرّاء کے نزدیک مخارِج کی تعداد (14) ہے اور ان کی تائید قطرب رحمۃ اللہ علیہ، جری رحمۃ اللہ علیہ اور ابن کیسان رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے۔

مخارِج کی اقسام:

مخارِج کی دو قسمیں ہیں: 1۔مخرج محقق 2۔مخرج مقدر

1۔مخرج محقق:

جب حلق،لسان اور شفتان کے اجزائے خاص میں سے کسی خاص جگہ پر آواز ٹھہر جائے۔تو اُسے ''مخرج محقق'' کہتے ہیں۔

2۔مخرج مقدر:

جب حلق،لسان اورشفتان کے اجزائے خاص میں سے کسی خاص جگہ پر آواز نہ ٹھہرے، جیسے:''جوف دہن'' اور خیشوم تو اسے ''مخرج مقدر'' کہتے ہیں۔

وضاحت:

مخرج محقق تین ہیں:

1۔حلق

2۔لسان

3۔شفتان۔

مخرج مقدر دو ہیں:

1۔جوف دھن

2۔خیشوم۔

اصول مخارج

1	حلق	مخرج:3	اقصیٰ حلق، وسط حلق، ادنیٰ حلق	حروف:6
2	لسان	مخرج:10	حروف:18	
3	شفتان	مخرج:2	حروف:4	
4	جوف دہن	مخرج:1	حروف:3	
5	خیشوم	مخرج:1	حروف:2	

اصول مخارج کی تفصیل

اصلِ اول: حلق

1۔ اقصیٰ حلق 2۔ وسطِ حلق 2۔ ادنیٰ حلق

1۔ اقصیٰ حلق: 1

حلق کا مُنہ سے دُور اور سینے کے قریب والا حصہ (یعنی حلق کا گہری جگہ والا حصہ) اس سے (ء، ہ) حروف ادا ہوتے ہیں، مثال: أَمَرَ، هَاجَرَ۔

2۔ وسطِ حلق: 2

حلق کا درمیان والا حصہ (یعنی اُبھری ہوئی ہڈی کی جگہ) اس سے (ع، ح) حروف ادا ہوتے ہیں، مثال: عَلِمَ، حَزِنَ۔

3۔ ادنیٰ حلق: 3

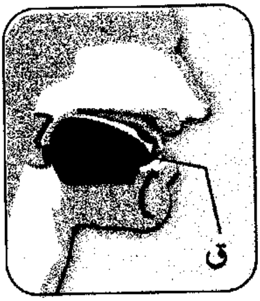
حلق کا کوّے کے پاس مُنہ کے بہت زیادہ قریب والا حصہ، اس سے (غ، خ) حروف ادا ہوتے ہیں، مثال: رَغَدَ، دَخَلَ۔

مخرج کے اعتبار سے ان چھ کو ''حروفِ حَلْقِیَہ'' کہتے ہیں۔

اصلِ ثانی: لسان

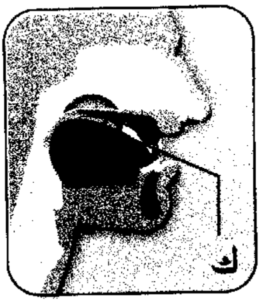
1	اقصیٰ لسان ←	مخرج: 2 ←	حرف: 2
2	وسط لسان ←	مخرج: 1 ←	حروف: 3
3	حافہ لسان ←	مخرج: 1 ←	حرف: 1
4	طرفِ لسان ←	مخرج: 3 ←	حروف: 3
5	رأسِ لسان ←	مخرج: 3 ←	حروف: 9

اقصٰی لسان:



4۔مخرج نمبر:1

زبان کی جڑ جب کوّے (لَھات) کے قریب سے اس کے مقابل اوپر نرم تالو سے ٹکرائے تو یہ (ق) حرف ادا ہوتا ہے، مثال: قَوْمًا، اَقْوَامًا۔



5۔مخرج نمبر:2

ق کے مخرج سے ذرا نیچے منہ کی جانب زبان کی جڑ کے قریب سے اس کے مقابل اوپر سخت تالو سے لگے۔ تو یہ (ك) حرف ادا ہوتا ہے، مثال: يَكُوْنُ، اَكْثَرَ

ان دونوں حرفوں کو مخرج کے اعتبار سے ''لھویہ، لھاتیہ'' کہتے ہیں۔

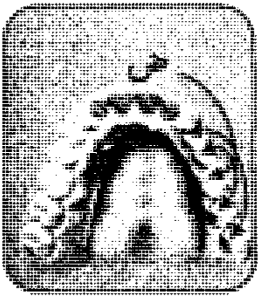
6۔وسطِ لسان:



زبان کا درمیان اور اس کے مقابل اوپر سخت تالو کے ملاپ سے ج، ش، ی (یائے متحرک اور یائے لین) ادا ہوتے ہیں، مثال: جَعَلَ، يَجْعَلُ، خَاشِعَةٌ، يَشْرَبُ، يُخَالِفُ، كَيْفَ

ان تینوں حرفوں کو مخرج کے اعتبار سے ''شَجَرِیَہ'' کہتے ہیں۔

7۔حافہ لسان:



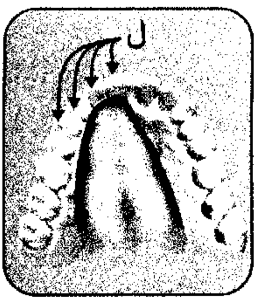
زبان کا حافہ (کروٹ) جب دائیں یا بائیں جانب اوپر والی پانچ داڑھوں سے ملے۔ (بائیں جانب قدرے آسان ہے) تو یہ (ض) حرف ادا ہوتا ہے،

مثال: مَرَضًا ، نَضْرَةً۔

اس حرف کو مخرج کے اعتبار سے "حَافِيَه" کہتے ہیں۔

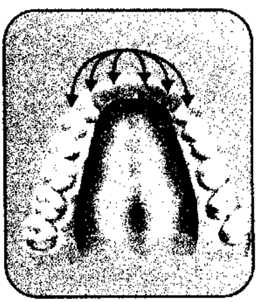
طرفِ لسان:

8۔مخرج نمبر:1



زبان کا کنارہ ساتھ ادنٰی حافہ جب ثنایا، رباعی، اَنیاب اور ضواحِک کے دائیں یا بائیں جانب مسوڑھوں کو لگے۔ (دائیں جانب قدرے آسان ہے) تو یہ (ل) حرف ادا ہوتا ہے، مثال: قَالَ، قُلْ

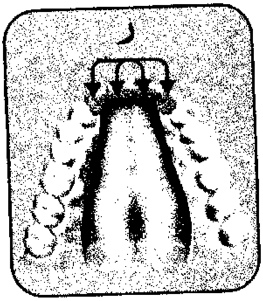
9۔مخرج نمبر:2



زبان کا کنارہ جب ثنایا، رباعی اور اَنیاب کے مسوڑھوں سے لگے۔تو یہ (ن) حرف ادا ہوتا ہے،

مثال: كَانَ، مِنْ۔

10۔مخرج نمبر:3

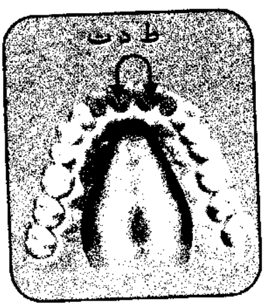


زبان کا کنارہ ساتھ پشت زبان (یعنی زبان کا وہ حصہ جو اوپر کے تالو کی طرف ہے) جب ثنایا اور رَباعی کے مسوڑھوں سے لگے۔ تو یہ (ر) حرف ادا ہوتا ہے، مثال: خَسِرَ، اَرْسَلَ۔

ان تینوں کو مخرج کے اعتبار سے ''طَرْفِیَه، ذَلْقِیَه'' کہتے ہیں۔

رَأسِ لسان:

11۔مخرج نمبر:1



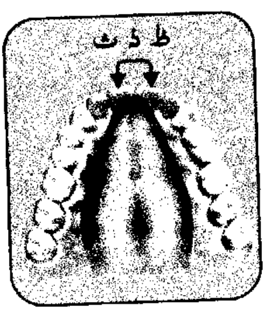
زبان کی نوک جب ثنایا عُلیا کی جڑ سے لگے۔

تو یہ (ط، د، ت) حروف ادا ہوتے ہیں،

مثال: طَبَعَ، یُرِیْدُ، عَنَتَ، یَطْبَعُ، فَقَدَ، مَضَتْ۔

ان تینوں حرفوں کو مخرج کے اعتبار سے ''نِطعِیَه'' کہتے ہیں۔

12۔مخرج نمبر:2



زبان کی نوک جب ثنایا عُلیا کے کنارے سے لگے۔

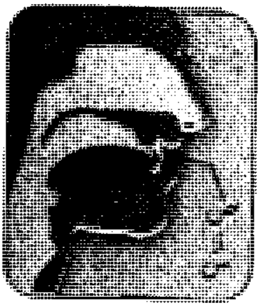
تو یہ (ظ، ذ، ث) حروف ادا ہوتے ہیں، مثال:

لِنَنْظُرَ، وَاِذَا، ثُبُوْرًا، اَظْلَمَ، اِذْهَبْ، اَثْقَلَتْ۔

ان تینوں حرفوں کو مخرج کے اعتبار سے ''لِثَوِیَه'' کہتے ہیں۔

13۔مخرج نمبر3:

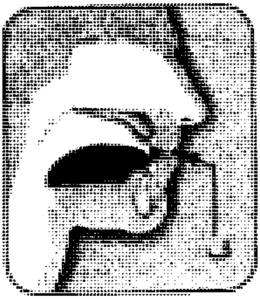
جب ثنایا سُفلیٰ کے کنارے سے زبان کی نوک ٹکرانے کے ساتھ ثنایا عُلیا سے بھی لگے۔تو یہ (ص، ز، س) حروف ادا ہوتے ہیں، مثال: صُحُفِ، أُنْزِلَ، فَسَوْفَ، اَصْحٰبُ، أُزْلِفَتْ، يَسْعٰى۔



ان تینوں حرفوں کو مخرج کے اعتبار سے "اَسَلِيَة" کہتے ہیں، جب کہ صفت کے اعتبار سے ان کا معروف نام "صَفِيرِيه" ہے۔

اصل ثالث: شفتان

14۔مخرج نمبر:1

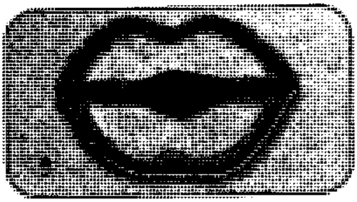


ف: ثنایا علیا کے کنارے اور نچلے ہونٹ کے اندرونی تری والا حصہ ملنے سے ادا ہوتا ہے۔

مثال: آخَافُ، اَفْلَحَ

15۔مخرج نمبر:2

و: (متحرک اور لین) ب، م: یہ تینوں حروف ہونٹوں سے ادا ہوتے ہیں۔



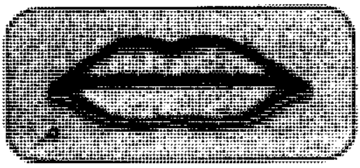
و: دونوں ہونٹوں کے گول ہوکر ناتمام ملنے سے ادا ہوتا ہے۔

مثال: وَهُوَ، خَوْفٍ۔



ب: دونوں ہونٹوں کے اندرونی تری والے حصے کے ملانے سے ادا ہوتا ہے۔

مثال: اَعْبُدُ، اَبْصَارُ



م: دونوں ہونٹوں کے بیرونی خشکی والے حصے ملانے سے ادا ہوتا ہے۔

مثال: كَمَا، كُمْ

ان چاروں حرفوں کومخرج کے اعتبار سے "شَفْوِيَه" کہتے ہیں۔

اصل رابع: جوفِ دہن

16۔مخرج:

جوفِ دہن (پورے مُنہ کے اندر کا خالی حصہ) اس سے "الف، و، ی" (حروفِ مَدّہ) نکلتے ہیں۔



1۔زبر کے بعد الف بغیر جزم وحرکت کے ہو،

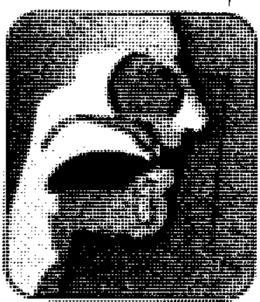
مثال: هَا طَا قَا۔

2۔پیش کے بعد واؤ ساکن ہو، مثال: رُوْ جُوْ مُوْ۔

3۔زیر کے بعد یاء ساکن ہو، مثال: نِيْ فِيْ جِيْ۔

ان تینوں حرفوں کو مخرج کے اعتبار سے "جَوْفِيَه، هَوَائِيَه، مَدِّيَه" کہتے ہیں۔

اصل خامس: خیشوم



17۔مخرج:

خیشوم (ناک کا بانسا) یعنی ناک کی جڑ کا اندرونی حصہ، اس سے نون اور میم کا غُنّہ ادا ہوتا ہے،

(غُنّہ کی مقدار ایک الف ہے)، مثال: اَنَّ، مِمَّ۔

وضاحت: غُنّہ ایک ایسی آواز کا نام ہے جو کہ ہرنی اپنے بچے کے گم ہو جانے پر نکالتی ہے، نیز مکھی کا بھنبھنانا بھی اس میں شمار کیا جا سکتا ہے۔

مخارج کے اعتبار سے حروف کے القاب (10) ہیں:

1۔حلقیہ 2۔لہاتیہ 3۔شجریہ 4۔حافیہ 5۔طرفیہ، ذلقیہ 6۔نطعیہ

7۔لثویہ 8۔صفیریہ، اسلیہ 9۔شفویہ 10۔جوفیہ، ہوائیہ، مدیہ

مخارِج حروف کے اَلقاب کی وجہ تسمیہ سوالاً جواباً

سوال حروف حلقیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب (ء، ہ، ع، ح، غ، خ) کو۔ کیونکہ یہ چھ حروف حلق سے ادا ہوتے ہیں۔

سوال حروفِ لَہاتیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب لَہات عربی زبان میں کوّے کو کہتے ہیں، کوّا حلق میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جو گلے کی نالی کے اُوپر کی جانب لٹکا ہوا ہے، یہ اوپر سے موٹا ہے اور اس کا سِرا نوک دار ہے، اسے عربی میں چھوٹی زبان بھی کہتے ہیں۔

سوال حروفِ شجریہ کسے کہتے ہیں؟

جواب شجر عربی زبان میں دونوں جبڑوں کے درمیان شگاف (دراڑ) اور جُھری کو کہتے ہیں، اُردو میں اس کا ہم معنیٰ کوئی لفظ نہیں ہے، چونکہ یہ (ج، ش، ی) تینوں حروف مُنہ کے درمیانی کھلے حِصہ سے ادا ہوتے ہیں۔

یاء کی تین حالتیں ہیں: یائے مدہ، یائے لین، یائے متحرک۔ یائے مدّہ جوفِ دَھن سے، یائے لین اور یائے متحرک زبان اور تالو کے درمیان سے ادا ہوتے ہیں۔

سوال حافہ کسے کہتے ہیں؟

جواب حافہ زبان کی کروٹ کو کہتے ہیں، حافہ کی تین قسمیں ہیں: (1) اقصیٰ حافہ: حافہ کا وہ حصہ جو نواجذ کے سامنے ہے۔ (2) وسط حافہ: حافہ کا وہ حصہ جو طواحن کے سامنے ہے۔ (3) ادنیٰ حافہ: حافہ کا وہ حصہ جو ضواحک کے سامنے ہے

سوال طرفیہ، ذلقیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب ذَلَق، عربی میں نوک کو اور طرف، زبان کے سِرا کو کیونکہ یہ (ل، ن، ر) حروف زبان کے سِرے اور نوک سے ادا ہوتے ہیں۔

سوال نطعیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب نطع عربی میں ان چھوٹے چھوٹے گڑھوں اور شکنوں کو کہتے ہیں جو اُوپر کے تالو میں دانتوں کی جڑوں کے نزدیک واقع ہیں۔

سوال لِثْوِیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب لِثہ عربی میں مسوڑھوں کو کہتے ہیں، یعنی لثہ منہ میں وہ نرم گوشت ہے جس میں دانت ترتیب سے جڑے ہوتے ہیں۔

سوال صَفِیرِیہ اور اَسَلِیَّہ کسے کہتے ہیں؟

جواب صَفِیرِیہ اس لیے کہ ان تینوں (صاد، زا، سین) کو ادا کرتے وقت مثل سیٹی کی آواز پیدا ہوتی ہے اور اَسَلِیَہ اس لیے کہ یہ حروف زبان کی باریک نوک سے ادا ہوتے ہیں۔

سوال شَفَوِیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب شَفَتْ عربی میں ہونٹ کو کہتے ہیں، واوَ کی تین حالتیں ہیں، 1۔ واوَ مدہ، 2۔ واوَ لین، 3۔ واوَ متحرک۔ واوَ مدہ جوف دھن سے ادا ہوتا ہے، واوَ لین اور واوَ متحرک دونوں ہونٹوں سے ادا ہوتے ہیں۔

سوال جَوفِیہ، ہوائیہ، مَدِّیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب جوفیہ اس لیے کہ یہ حروف مُنہ کے خلا سے ادا ہوتے ہیں، ہوائیہ اس لیے کہ یہ حروف ہوا پر مکمل ادا ہوتے ہیں، مَدِّیہ اس لیے کہ ان میں مَدّ کی جاتی ہے۔

حرف کی صحیح ادائیگی معلوم کرنے کا طریقہ:

ہر حرف کا مخرج معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ساکن حرف کے شروع میں ہمزہ (أ) متحرکہ لگا کر اور متحرک حرف کے آخر میں (دو آنکھوں والی گول) ھاء لگا کر اُس حرف کا تلفظ کریں، جہاں اس حرف کی آواز ٹھہرے وہی اس کا مخرج ہوگا۔

جیسے: أَبْ ,إِبْ ,أُبْ ,أَشْ ,إِشْ ,أُشْ اور بَہْ ,بِہْ ,بُہْ وغیرہ۔

ملتی جلتی آوازوں والے حروف کے اوصاف اور ان کی مشق

1۔ ہمزہ اور عین کی آواز میں فرق:

ہمزہ کی آواز: سخت اور جھٹکے والی ہوتی ہے۔ جیسے: اَ اِ اُ، اِلَيۡهِ، يَأۡلَمُوۡنَ۔

عین کی آواز: قدرے نرم اور بغیر جھٹکے والی ہوتی ہے۔ جیسے: عَ عِ عُ، عَلَيۡهِ، يَعۡلَمُوۡنَ۔

تنبیہ:

عین کو اَدا کرتے وقت گلا نہ گھونٹا جائے، بلکہ اسے بلا تکلف اَدا کیا جائے، لیکن اگر اس کی اَدا مشکل ہو تو درمیان حلق کو ہلکا سا دبا کر اَدا کریں۔

2۔ تا اور طا کی آواز میں فرق:

تا کی آواز: باریک اور بغیر جھٹکے والی ہوتی ہے۔ جیسے: تَ تِ تُ، تَرَكَ، يَتۡرُكُ۔

طا کی آواز: موٹی اور جھٹکے والی ہوتی ہے۔ جیسے: طَ طِ طُ، طَعَمَ، يَطۡعَمُ۔

3۔ ثا، سین اور صاد کی آواز میں فرق:

ثا کی آواز: باریک اَور نرم ہوتی ہے، جیسے ثَ ثِ ثُ، نَثَرَ، نَثۡرًا۔

سین کی آواز: باریک اور سیٹی والی ہوتی ہے، جیسے سَ سِ سُ، كَسَرَ، كَسۡرًا۔

صاد کی آواز: موٹی اور سیٹی والی ہوتی ہے، جیسے صَ صِ صُ، نَصَرَ، نَصۡرًا۔

4۔ حا اور ھا کی آواز میں فرق:

حا کی آواز: درمیان حلق سے رگڑ کھا کر نکلتی ہے۔ جیسے: حَ حِ حُ، حَاكِمٌ، بَحۡرٌ۔

ھا کی آواز: ''ھائے'' کی ھا کی طرح ہوتی ہے۔ جیسے: هَ هِ هُ، هَاجَرَ، شَهۡرٌ۔

تنبیہ:

حا کو ادا کرتے وقت گلا نہ گھونٹا جائے، بلکہ اسے بِلا تکلف ادا کیا جائے، لیکن اگر اس کی ادا مشکل ہو تو درمیان حلق کو ہلکا سا دبا کر اَدا کریں۔

5۔ ذال، زا، ظا اور ضاد کی آواز میں فرق:

ذال کی آواز: باریک اور نرم ہوتی ہے، جیسے ذَ ذِ ذُ. ذَكَرَ. يَذْكُرُ۔

زا کی آواز: باریک اور سیٹی والی ہوتی ہے، جیسے زَ زِ زُ. زَرَعَ. يَزْرَعُ۔

ظا کی آواز: موٹی اور نرم ہوتی ہے، جیسے ظَ ظِ ظُ. ظَلَمَ. يَظْلِمُ۔

ضاد کی آواز: بہت موٹی اور نرم ہوتی ہے اور جماؤ سے نکلتی ہے،

جیسے: ضَ، ضِ ضُ، ضَرَبَ، يَضْرِبُ۔

6۔ قاف اور کاف کی آواز میں فرق:

قاف کی آواز: موٹی اور جھٹکے والی ہوتی ہے، جیسے: قَ قِ قُ، خَلَقَ، اِقْتَرَبَ۔

کاف کی آواز: باریک اور بغیر جھٹکے والی ہوتی ہے، جیسے كَ كِ كُ. كَفَرَ. يَكْفُرُ۔

الف اور ہمزہ میں فرق

1۔	زبر کے بعد الف بغیر جزم وحرکت کے ہو، جیسے: كَانَ، قَالَ، مَا۔	ہمزہ متحرک اور ساکن دونوں طرح کا ہوتا ہے، نیز یہ جھٹکے سے ادا ہوتا ہے، جیسے أَكْرَ، شَأْنٌ، جَآءَ۔
2۔	الف کی آواز منہ کے خلاء میں پھیلتی ہے اور نرم ہوتی ہے، جیسے بَا، تَا، ثَا۔	ہمزہ کی آواز سخت ہوتی ہے، ادائیگی کے وقت سینہ پر دباؤ ہوتا ہے اور مخرج میں اس کی آواز بند ہو جاتی ہے، جیسے أَ، إِ، أُ۔
3۔	الف ہمیشہ کلمہ کے درمیان یا آخر میں ہوتا ہے، جیسے كَانَ، كَانَا۔	ہمزہ کلمہ کے شروع، درمیان اور آخر میں آسکتا ہے جیسے أَخَذَ، سَئَلَ، بَدَأَ۔
4۔	الف صفات کے لحاظ سے ضعیف ہے۔	ہمزہ صفات کے لحاظ سے قوی ہے۔

صفات کا بیان

صفات: صفت کی جمع ہے اور صفت کا لغوی معنیٰ: حالت اور کیفیت ہے۔

اور اصطلاح قُرّاء میں ہر حرف کو اس کے مخرج سے ادا کرتے وقت جو کیفیت یا حالت پیدا ہوتی ہے، اسے صفت کہتے ہیں، مثلاً: کسی حرف کو موٹا یا باریک یا کسی حرف کی آواز میں سختی یا نرمی یا کسی حرف کی آواز مثل سیٹی کے یا کسی حرف کی آواز میں جھٹکا سا محسوس ہونا، وغیرہ۔

صفات کا مقام:

جس طرح انسانی جسم میں دل اور دماغ کا مرتبہ ومقام ہے، ایسے ہی علم تجوید میں مخارج اور صفات کا مرتبہ ومقام ہے، یا جس طرح سونے، چاندی کا وزن کرنے کے لیے ترازو اور کھرے سے کھوٹے کی پہچان کے لیے کسوٹی کا ہونا ضروری ہے، اسی طرح حرفوں کے وزن کے لیے ان کے مخارج کا جاننا ضروری ہے اور ان کے کھرے، کھوٹے کی پہچان کے لیے علمِ صفات کا جاننا ضروری ہے۔

وضاحت: علمِ تجوید میں مخارج اور صفات کا علم بہت ضروری قرار دیا گیا ہے۔

صفات کے فوائد:

صفات کے تین فائدے ہیں:

1...... جن حروف کے مخرج ایک جیسے ہوں، صفات ہی کی وجہ سے ان کو ایک دوسرے سے جُدا کیا جاتا ہے، مثلاً: صِفتِ اِستِعلَاء اگر نہ ہوتی تو (ت ط)، (ذ ظ)، (س ص) میں کوئی فرق نہ رہتا۔

2...... صِفات ہی کی وجہ سے قوی حروف اور ضعیف حروف کی پہچان ہوتی ہے، مثلاً حروف مجہورہ قوی ہیں اور حروف مہموسہ ضعیف ہیں۔

3...... صِفات ہی کی وجہ سے حروف کی درست ادائیگی اور خوبصورتی ظاہر ہوتی ہے، عربی زبان کی یہی وہ خوبی ہے جو غیر زبانوں میں نہیں ہے۔

صفاتِ لازمہ وعارضہ میں فرق:

صِفاتِ لَازِمہ اور صِفاتِ عَارِضَہ میں بنیادی طور پر چار فرق ہیں:

1...... صِفاتِ لَازِمہ میں غلطی کرنے کو لحن جلی اور صِفاتِ عَارِضَہ میں غلطی کرنے کو لحن خفی کہتے ہیں۔

2...... صِفاتِ لَازِمہ کسی سبب پر واقع نہیں ہوتی، جب کہ صِفاتِ عَارِضَہ کسی سبب پر واقع ہوتی ہیں۔

3...... صِفاتِ لَازِمہ تمام حروف میں ہوتی ہیں اور صِفاتِ عَارِضَہ بعض حروف میں ہوتی ہیں۔

4...... صِفاتِ لَازِمہ حروف میں ہر وقت اور ہر حال میں ہوتی ہیں، جب کہ صِفاتِ عَارِضَہ حروف میں کبھی ہوتی ہیں اور کبھی نہیں ہوتی۔

صفات[1] لازمہ[2]

تعریف: ایسی صفات جو حروف میں ہر حال میں پائی جائیں اور اگر وہ صفات ادا نہ ہوں تو حرف وہ حرف ہی نہ رہے، بلکہ دوسرے حرف سے بدل جائے یا ناقص ادا ہو۔

صِفَاتُ لَازِمَہ
(جو ہر حال میں پائی جائیں)

- 1 متضادہ (جس کی کوئی مقابل صفت ہو)
  - ہمس جہر
  - شدت توسط رخوت
  - استعلاء استفال
  - اطباق انفتاح
  - ازلاق اصمات
- 2 غیر متضادہ (جس کی کوئی مقابل صفت خاص نہ کی گئی ہو)
  - صفیر
  - قلقلہ
  - لین
  - اِنحراف
  - تکریر
  - تفشی
  - استطالت
  - غُنّہ

---

[1] صفاتِ عارضہ کی تفصیل صفحہ نمبر: 65 پر ملاحظہ فرمائیں۔

[2] صِفاتِ لَازِمہ: کو ذَاتِیہ، مُمَیِّزَہ اور مُقَوِّمَہ بھی کہتے ہیں۔

1۔ ذَاتِیہ سے مُراد حروف کی ذات میں دخل رکھنے والی۔

2۔ مُمَیِّزَہ سے مُراد ایک ہی مخرج سے نکلنے والے حروف میں فرق و ممتاز کرنے والی۔

3۔ مُقَوِّمَہ سے مُراد حروف کو درست رکھنے والی، قائم کرنے والی۔

صِفَاتِ لَازِمَہ مُتَضَادَہ:

صِفَاتِ لَازِمَہ مُتَضَادَہ کی تعریف: جو ہر حال میں پائی جائیں۔

صفاتِ لازمہ متضادہ مقابل کی ایسی دو صفات ہیں جو ایک ہی وقت میں کسی ایک حرف میں وہ دونوں جمع نہ ہوسکیں اور نہ ہی کوئی ایک حرف ان دو (مقابل) صفات میں سے کسی ایک صِفت سے خالی ہو۔

1۔ھَمْس:

لغوی معنی: پستی اور ضعف کے ہیں اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو ''مَھْمُوْسَۃْ'' کہتے ہیں۔ وضاحت اس طرح ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں ایسی کمزوری کے ساتھ ٹھہرے کہ سانس جاری رہ سکے اور آواز میں ایک قسم کی ''پستی'' ہو، جیسے: اَلْمَبْثُوْثُ کی ثا۔

حروفِ مہموسہ (10) ہیں، ان کا مجموعہ (فَحَثَّہٗ شَخْصٌ سَکَتَ) ہے۔

2۔جَھْر:

لغوی معنی: بلندی اور قوت کے ہیں اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو ''مَجْھُوْرَۃْ'' کہتے ہیں۔ وضاحت اس طرح ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں ایسی قوت کے ساتھ ٹھہرے کہ سانس کا جاری رہنا بند ہو جائے اور آواز میں ایک قسم کی ''بلندی'' ہو۔

حروفِ مہموسہ کے علاوہ باقی (19) حروف مجہورہ ہیں۔ ان کا مجموعہ ''عَظُمَ وَزْنُ قَارِئٍ ذِیْ غَضٍّ جَدَّ طَلَبٌ'' ہے۔

3۔شِدَّت:

لغوی معنی: سختی اور قوت کے ہیں اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو ''شَدِیْدَۃْ'' کہتے ہیں۔ وضاحت اس طرح ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں ایسی قوت کے ساتھ ٹھہرے کہ آواز کا جاری رہنا بند ہو جائے، جیسے: (اَشَدُّ) کی دال۔

حروفِ شدیدہ (8) ہیں، ان کا مجموعہ (اَجِدُ قَطٍ بَکَتْ) ہے۔

4۔ رِخْوَتْ:

لغوی معنی: نرمی کے ہیں اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو "رِخْوَہْ" کہتے ہیں۔ وضاحت اس طرح ہے کہ ان حروف کوادا کرتے وقت آواز مخرج میں ایسی نرمی سے ٹھہرتی ہے کہ آواز جاری رہتی ہے، جیسے: اَلْاَرْضُ کی ضاد۔

یہ حروف (16) ہیں، جو کہ (8) شَدِیْدَہْ اور (5) مُتَوَسِّطَہْ کے علاوہ ہیں۔

ان کا مجموعہ "خَسَّ حَظٍّ شَصَّ هَزٍّ وَصِغْثُ یَافَذْ" ہے۔

تَوَسَّطْ:

لغوی معنی: درمیانی حالت کے ہیں اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو "مُتَوَسِّطَہْ" کہتے ہیں۔ وضاحت اس طرح ہے کہ ان حروف کوادا کرتے وقت آواز مخرج میں نہ تو شدیدہ کی طرح سختی سے بند ہو اور نہ ہی رِخوہ کی طرح نرمی سے جاری رہے، بلکہ درمیانی حالت میں رہے، جیسے: (اَلْعَصْرِ) کی رَاء۔

یہ حروف (5) ہیں، ان کا مجموعہ (لِنْ عُمَرَ) ہے۔

5۔ اِسْتِعْلَاءْ:

لغوی معنی: بلندی کی طرف اٹھنا۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو "مُسْتَعْلِیَہْ" کہتے ہیں۔ وضاحت اس طرح ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت ہمیشہ زبان کی جڑ اُوپر تالو کی طرف اُٹھ جاتی ہے، جس کی وجہ سے یہ حروف خوب موٹے ہو جاتے ہیں، جیسے: (طَارِقٌ) کا قاف۔

یہ سات حروف ہیں، ان کا مجموعہ (خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ) ہے۔

6۔ اِسْتِفَالْ:

لغوی معنی: پستی یا نیچے رہنا۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو "مُسْتَفِلَہْ"

کہتے ہیں۔ وضاحت اس طرح ہے کہ ان حروف کوادا کرتے وقت زبان کی جڑ اُوپر کے تالو کی طرف نہیں اٹھتی، جس کی وجہ سے یہ حروف باریک رہتے ہیں، جیسے: (وَكِيْلُ) کا لام۔

حُروفِ مُستَعْلِيَہ کے علاوہ باقی (22) حُروفِ مُستَفِلَہ ہیں۔

ان کا مجموعہ ''أَنْشُرْ حَدِيْثَ عِلْمِكَ سَوْفَ تُجَهِّزُ بَذَا'' ہے۔

7۔ اِطْبَاق:

لغوی معنیٰ: ڈھانپنا، بند کرنا۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو ''مُطْبِقَة'' کہتے ہیں۔ وضاحت اس طرح ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا درمیان اُوپر کے تالو کے ساتھ لپٹ جاتا ہے، جس کی وجہ سے یہ حروف خوب موٹے ہو جاتے ہیں، جیسے: (مُحِيْطٌ) کی طا۔

یہ حروف (4) ہیں، ان کا مجموعہ (صَطْ ضَظْ) ہے۔

8۔ اِنْفِتَاح:

لغوی معنیٰ: الگ رہنا، جدا رہنا۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو ''مُنْفَتِحَة'' کہتے ہیں۔ وضاحت اس طرح ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا درمیان اُوپر کے تالو سے جدا رہتا ہے، جس کی وجہ سے یہ حروف باریک ادا ہوتے ہیں، خواہ زبان کی جڑ اُوپر کے تالو سے لگ بھی جائے، جیسے (كُوِّرَتْ) کی تا۔

مُطْبِقَہ حروف کے علاوہ باقی (25) حروف مُنْفَتِحَہ ہیں۔

ان کا مجموعہ ''مَنْ أَخَذَ وَجَدَ سَعَةً فَزَكَا حَقٌّ لَهُ شُرْبُ غَيْثٍ'' ہے۔

9۔ اِزْلَاق:

لغوی معنیٰ: پھسلنا یا کنارہ۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو ''مُزْلِقَة'' کہتے ہیں۔ وضاحت اس طرح ہے کہ یہ حروف ہونٹوں اور زبان کے کنارہ سے بہت سہولت اور جلدی سے ادا ہوتے ہیں، جیسے: (زُلْفًا) کی لام اور فا۔

یہ حروف (6) ہیں، ان کا مجموعہ (فَرَّ مِنْ لُبٍّ) ہے۔

10۔ اِصْمَاتْ:

لغوی معنی: منع کرنا، ٹھہراؤ پیدا کرنا۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو ''مُصْمِتَةْ'' کہتے ہیں۔ وضاحت اس طرح ہے کہ یہ حروف اپنے مخرج سے مضبوطی اور جماؤ سے ادا ہوتے ہیں، آسانی اور جلدی سے نہیں۔ جیسے: (لَقَدْ) کا دال۔

''مُزْلِقَةْ'' (6) حروف کے علاوہ باقی (23) حروف مُصْمِتَةْ ہیں۔ ان کا مجموعہ ''جُذْ غَشَّ سَاخِطٍ صَدَّ ثِقَةً اِذْ وَعْظُهٗ يَحُضُّكَ'' ہے۔

صِفَاتِ لَازِمَہ غیر مُتَضَادَہ:

صِفَاتِ لَازِمَہ غیر متضادہ کی تعریف:

یہ حرفوں کی وہ لازمی اور ضروری صفات ہیں جن کا حروف میں پایا جانا لازمی اور ضروری ہو، مگر اپنے مفہوم کے اعتبار سے بالکل الگ الگ ہوں (ان میں مُقابلہ نہ ہو) یہ صفات بعض حروف میں ہوں گی اور بعض میں نہ ہوں گی۔

1/11۔ قَلْقَلَةْ:

لغوی معنی: جنبش دینا، حرکت دینا۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو ''قَلْقَلَةْ'' کہتے ہیں۔ وضاحت اس طرح ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت حالتِ سکون[1] میں مخرج میں جنبش اور حرکت پیدا ہو جاتی ہے، جیسے: (تَبْ) کی بَا۔

یہ (5) حروف ہیں، جن کا مجموعہ (قُطْبُ جَدٍّ) ہے۔

---

[1] حالت سکون سے یہ مُراد نہیں کہ متحرک حالت میں صفت قلقلہ نہیں پائی جاتی، یہ صفت لازمہ ہے، حروف قلقلہ میں ہر حال میں پائی جاتی ہے، مگر حالت سکون اور وقفی حالت میں زیادہ محسوس ہوتی ہے اور متحرک حالت میں کم محسوس ہوتی ہے، کیونکہ حرکت کی وجہ سے حرف میں جنبش پہلے سے ہی موجود ہوتی ہے۔

قَلْقَلَہْ کے پانچ درجے:

1۔ جب مشدد حرف پرٹھہرا جائے، جیسے: ﴿بِالْحَقِّ﴾

2۔ جب ساکن حرف پرٹھہرا جائے، جیسے: ﴿مُحِيْطٌ﴾

3۔ جب مشدد حرف پرٹھہرا نہ جائے، جیسے: ﴿رَبَّكَ﴾

4۔ جب ساکن حرف پرٹھہرا نہ جائے، جیسے: ﴿يَجْعَلَ﴾

5۔ جب حرف قلقلہ متحرک ہو، جیسے: ﴿دَخَلَ﴾

2/12۔ صَفِیْر:

لغوی معنی: تیز سیٹی کے۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو "صَفِيْرِيَہْ" کہتے ہیں۔ وضاحت اس طرح ہے کہ یہ حروف اپنے مخرج سے سیٹی کی طرح تیز باریک آواز سے ادا ہوتے ہیں، جیسے: (أحسَن) کی سین۔ یہ (ص، ز، س) تین حروف ہیں۔

3/13۔ لِیْن:

لغوی معنی: نرم ہونا، آسان ہونا۔ اور جن حرفوں میں یہ صفت پائی جائے ان کو "لِيْنِيَہْ" کہتے ہیں۔ وضاحت اس طرح ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت ان میں اتنی نرمی پائی جاتی ہے کہ اگر ان پر کوئی مَدّ کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔

یہ (و، ی) دو حروف ہیں جب یہ دونوں ساکن ماقبل مفتوح ہوں، جیسے: (غَوْلٌ، وَيْلٌ)۔

4/14۔ اِنْحِرَاف:

لغوی معنی: پھرنا، لوٹنا۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو "مُنْحَرِفَہْ" کہتے ہیں اور یہ (ل، ر) ہیں، جیسے (اَلْاَرْضُ) کا لام اور راء۔

وضاحت اس طرح ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا کنارہ دوسرے حرف کے مخرج کی طرف لوٹ جاتا ہے، یعنی لام کو ادا کرتے وقت زبان کا کنارہ "راء" کے مخرج کی طرف اور "راء" کے ادا کرتے وقت زبان کا کنارہ "لام" کے مخرج کی طرف لوٹ جاتا ہے۔

5/15۔ تَکرِیرْ:

لغوی معنیٰ: کسی چیز کا بار بار ہونا۔ اور جس حرف میں یہ صفت پائی جاتی ہے اس کو حرفِ "مُکَرَّرَہْ" کہتے ہیں اور وہ "راء" ہے، وضاحت اس طرح ہے کہ اس کو ادا کرتے وقت زبان پر ایک قِسم کا لرزہ یعنی کپکپی سی پیدا ہو جاتی ہے جس سے تکرار سا محسوس ہوتا ہے، جیسے: (اَرْسَلَ) کی رَاء۔ ①

صفتِ تکریر کی ادائیگی کا طریقہ:

رَاء کے تلفظ کے وقت زبان کے اُوپر والے حِصہ کو تالو کے اُوپر والے حِصہ کے ساتھ مضبوطی سے چمٹائیں، تا کہ زبان نہ لرزے اگر چہ رَاء مشدد ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ زبان لرزنے سے حقیقی تکرار آئے گا جو کہ غلط ہے، جیسے (کَرَّۃٌ، مَرَّۃٌ)۔

6/16۔ تَفَشِّی:

لغوی معنیٰ: منتشر ہونا، پھیلنا۔ اور جس حرف میں یہ صفت پائی جائے اس کو "مُتَفَشِّی" کہتے ہیں اور وہ صرف "ش" ہے۔ وضاحت اس طرح ہے کہ اس حرف کو ادا کرتے وقت آواز مُنہ کے اندر پھیل جاتی ہے، جیسے: (اَلْعَرْشُ، غَوَاشٌ) کی شین۔

7/17۔ اِستِطَالَتْ:

لغوی معنیٰ: لمبا کرنا، دراز کرنا۔ اور جس حرف میں یہ صفت پائی جائے اس کو "مُستَطِیلْ" کہتے ہیں اور وہ صرف (ض) حرف ہے۔

وضاحت اس طرح ہے کہ اس حرف کو ادا کرتے وقت شروع حافہ (کروٹ) زبان سے آخر حافہ زبان (نواجذ سے ضواحِک) تک آواز کو درازی رہتی ہے، چونکہ ضَاد کا مخرج تمام مخرجوں سے لمبا ہے، اس لیے اس میں آواز بھی لمبی ہو جاتی ہے، جیسے: (ضَآلًّا) کی ضَاد۔

---

① تکرار کی دو قسمیں ہیں: 1۔ حقیقی تکرار، 2۔ مشابہ تکرار۔ اس حرف میں حقیقی تکرار کرنا غلط ہے، بلکہ مشابہت تکرار ہونی چاہیے۔

حرفِ مُستَطِیل اور حروفِ مَدّہ میں فرق:

حروفِ مَدّہ میں جو درازیٔ آواز میں پائی جاتی ہے وہ استطالت سے مختلف ہے، کیونکہ حروفِ مَدّہ کی درازی جوف دہن میں ہے اور جوفِ دہن مخرج مقدر ہے جس میں آواز محدود نہیں ہوتی، لہٰذا ادائیگی حروف مَدّہ میں ہوا میں کمی یا زیادتی قبول کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے، اسی لیے اس میں قصر وتوسط اور طول تمام مقداریں قبول کرنے کی طاقت موجود ہے۔ اس کے برعکس حرفِ ضاد کی صفت استطالت میں یہ طاقت نہیں، کیونکہ مخرج کے محقق ہونے کی وجہ سے آواز محدود ہوتی ہے، جس میں کمی یا زیادتی کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی، مختصراً اس کو ایسے سمجھو کہ حروفِ مَدّہ کی درازی ان کی ذات اور آواز میں اور حرف ضاد کی درازی ان کے مخرج میں ہوتی ہے۔

حرفِ ضاد کی صحیح ادائیگی کا طریقہ:

ضاد کی ادائیگی اس طرح ہوگی کہ زبان کی بائیں کروٹ والے حصے کو لمبا کر کے اوپر کی پانچوں داڑھوں یعنی نواجذ، طواحن اور ضواحک پر لگا کر اس حرف کو اس طرح ادا کریں کہ آواز میں بلندی ہو صفتِ جہر کی وجہ سے، آواز جاری رہے صفتِ رخوت کی وجہ سے، منہ بھر کر خوب موٹی آواز نکلے صفتِ استعلاء اور صفتِ اطباق کی وجہ سے، جلدی ادا نہ ہو بلکہ جماؤ اور ٹھہراؤ کے ساتھ ادا ہو صفتِ استطالت اور صفتِ اصمات کی وجہ سے، جب حرفِ ضاد کو مضبوطی اور جماؤ کے ساتھ لمبا کر کے موٹی آواز میں ادا کریں گے تو اس کی آواز ہوا کے نکلنے کی طرح ظاہر ہوگی، کیونکہ زبان کی کروٹ کو داڑھوں پر مضبوطی سے لگا کر تلفظ کیا جاتا ہے۔

وضاحت: حرفِ ضَاد کی ادائیگی میں لوگ طرح طرح کی غلطیاں کرتے ہیں:

- ......بعض اس کو دَال کی طرح۔
- ......بعض ذَال کی طرح۔

✵......بعض زَاء کی طرح۔

✵......بعض بالکل ظاء ادا کرتے ہیں۔

✵......بعض تو اور بھی غضب کرتے ہیں کہ دَال میں وَاوٗ کی آواز مِلا کر ادا کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم ضاد ادا کر رہے ہیں۔

1۔ظاء	2۔ذَال	3۔زَاء	4۔دَال

سوال مخرج اور صفات کے لحاظ سے مذکورہ حرفوں میں سے کون سا حرف ضاد سے زیادہ مشابہ ہے؟

جواب دو حرفوں میں مشابہت کا سبب دونوں کا مخرج میں ایک ہونا یا دونوں کا صفات میں ایک ہونا، ان دو صورتوں میں صفات ممیّزہ حروف کو باہم ممتاز (فرق) کرتی ہیں۔
یہ بات یاد رکھیے کہ جو حرف کسی دوسرے حرف سے صفات میں ایک جیسا ہوگا اسی قدر ان حروف کی باہمی مشابہت ہوگی، اب ہم ان چاروں حروف کے مخرج اور صفات جو کہ ضاد کی جگہ عوام میں معروف ہیں، ضاد کے مخرج اور صفات کے ساتھ تقابل کرتے ہیں اور اس طرح معلوم ہوگا کہ کون سا حرف ضاد سے صفات میں ایک جیسا ہے۔

نمبرشمار	حروف	مخرج	صفات	درجات حروف
1۔	ض	زبان کا حافہ (کروٹ) جب دائیں یا بائیں جانب اوپر والی پانچ داڑھوں سے لگے (نواجذ، طواحن، ضواحک)۔	1۔جہر 2۔رخاوت 3۔استعلاء 4۔اطباق 5۔اصمات 6۔استطالت	اقویٰ
2۔	ظ	زبان کی نوک جب ثنایا عُلیا کے کنارے سے لگے۔	1۔جہر 2۔رخاوت 3۔استعلاء 4۔اطباق 5۔اصمات	اقویٰ

3۔	ذ	زبان کی نوک جب ثنایا عُلیا کے کنارے سے لگے۔	1۔جہر 2۔رخاوت 3۔استفال 4۔انفتاح 5۔اصمات	ضعیف
4۔	ز	زبان کی نوک جب ثنایا سُفلیٰ کے کنارہ سے ٹکرانے کے ساتھ ثنایا عُلیا سے بھی لگے۔	1۔جہر 2۔رخاوت 3۔استفال 4۔انفتاح 5۔اصمات 6۔صفیر	متوسط
5۔	د	زبان کی نوک جب ثنایا عُلیا کی جڑ سے لگے۔	1۔جہر 2۔شدت 3۔استفال 4۔انفتاح 5۔اصمات 6۔قلقلہ	قوی

خلاصہ کلام:

یاد رکھو کہ ضَاد نہ دَال ہے نہ زَاء، نہ واوَ ملا ہوا دال اور نہ ہی خالص ظاء، ہاں اگر اس کو اس کی تمام صفات کا خیال رکھتے ہوئے صحیح طور پر ادا کیا جائے تو اس کی آواز سننے میں ظاء کی آواز کے زیادہ مشابہ ہوتی ہے، مگر یہ مشابہت بغیر قصد وارادہ کے ہو، یعنی جس طرح ظاء پُر اور نرم ادا ہوتا ہے اسی طرح یہ بھی نرم اور پُر ہی ادا ہوتا ہے، البتہ ضَاد کا مخرج ظَاء کے مخرج سے الگ ہے اور کچھ تھوڑا سا فرق ان دونوں میں صفت استطالت کی وجہ سے بھی ہو جاتا ہے کہ ضَاد کی آواز میں تو اس صفت کی وجہ سے درازی (لمباپن) ہوتی ہے اور ظاء کی آواز میں یہ درازی نہیں ہوتی، مزید تفصیل صفحہ نمبر:137 پر ہے۔

8/18۔غُنّہ:

لغوی معنی: گنگناہٹ۔ اور اِصطلاحِ قُرّاء میں وہ ایک ایسی آواز ہے جو نون اور میم کو ادا کرتے وقت ناک کی جڑ میں پائی جاتی ہے۔

حروفِ غُنّہ: دو ہیں (م، ن)

غُنّہ کی قسمیں:

غُنّہ کی دو قسمیں ہیں: 1۔اصلی 2۔فرعی

غُنّہ اصلی:

غُنّہ اصلی کو غُنّہ آنی اور غُنّہ ذاتی بھی کہتے ہیں، جو کہ غُنّہ نون و میم میں ہر حال میں پایا جاتا ہے اور یہ غُنّہ بغیر قصد کے کیا جاتا ہے۔(یہ صفاتِ لازمہ میں سے ہے)

غُنّہ فرعی:

غُنّہ فرعی کو غُنّہ زمانی بھی کہتے ہیں جو اِرادہ کے ساتھ کیا جاتا ہے اور یہ غُنّہ نون و میم مشدد اور نون و میم بحالت اِخفاء اور مدغم بادغام ناقص میں پایا جاتا ہے۔(یہ صفاتِ عارضہ میں سے ہے)۔

غُنّہ کے پانچ درجے:

1۔ جب نون اور میم پر شد ہو، جیسے اِنَّا، ثُمَّ۔

2۔ جب نون اور میم کا ادغام ہو، جیسے لَنۡ يَّجۡعَلَ، مِنۡهُمۡ مَّا۔

3۔ جب نون اور میم میں اخفاء ہو، جیسے اُنۡذِرَ، عَلَيۡكُمۡ بِمَا۔

4۔ جب نون اور میم میں اظہار ہو، جیسے مَنۡ اَذِنَ، لَهُمۡ فِيۡهَا۔

5۔ جب نون اور میم متحرک ہوں، جیسے نَعۡبُدُ، وَمَا مَنَعَ۔

حرفوں کی صفات نکالنے کا طریقہ:

کسی حرف کی صفات معلوم کرنی ہو، تو آسان طریقہ یہ ہے کہ پہلے صفت ہمس میں غور کرنا شروع کریں، اگر وہ حرف حروفِ مہموسہ میں مِل جائے تو ٹھیک، ورنہ ہمس کے مُقابل جہر میں مِل جائے گا، اسی طرح تمام صفات کی آخر تک پہچان کر لیں۔

وضاحت:

ہر حرف میں کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ سات صفات پائی جائیں گی۔

تمام حروف کی صفات لازمہ کا نقشہ

نمبر شمار	حروف	موجودہ صفات
1۔	الف	جہر۔ رخوت۔ استفال۔ انفتاح۔ اصمات
2۔	ب	جہر۔ شدت۔ استفال۔ انفتاح۔ ازلاق۔ قلقلہ
3۔	ت	ہمس۔ شدت۔ استفال۔ انفتاح۔ اصمات
4۔	ث	ہمس۔ رخوت۔ استفال۔ انفتاح۔ اصمات
5۔	ج	جہر۔ شدت۔ استفال۔ انفتاح۔ اصمات۔ قلقلہ
6۔	ح	ہمس۔ رخوت۔ استفال۔ انفتاح۔ اصمات
7۔	خ	ہمس۔ رخوت۔ استعلاء۔ انفتاح۔ اصمات
8۔	د	جہر۔ شدت۔ استفال۔ انفتاح۔ اصمات۔ قلقلہ
9۔	ذ	جہر۔ رخوت۔ استفال۔ انفتاح۔ اصمات
10۔	ر	جہر۔ توسط۔ استفال۔ انفتاح۔ ازلاق۔ انحراف۔ تکریر
11۔	ز	جہر۔ رخوت۔ استفال۔ انفتاح۔ اصمات۔ صفیر
12۔	س	ہمس۔ رخوت۔ استفال۔ انفتاح۔ اصمات۔ صفیر
13۔	ش	ہمس۔ رخوت۔ استفال۔ انفتاح۔ اصمات۔ تفشی
14۔	ص	ہمس۔ رخوت۔ استعلاء۔ اطباق۔ اصمات۔ صفیر
15۔	ض	جہر۔ رخوت۔ استعلاء۔ اطباق۔ اصمات۔ استطالت
16۔	ط	جہر۔ شدت۔ استعلاء۔ اطباق۔ اصمات۔ قلقلہ
17۔	ظ	جہر۔ رخوت۔ استعلاء۔ اطباق۔ اصمات
18۔	ع	جہر۔ توسط۔ استفال۔ انفتاح۔ اصمات

19۔	غ	جہر۔ رخوت۔ استعلاء۔ انفتاح۔ اصمات
20۔	ف	ہمس۔ رخوت۔ استفال۔ انفتاح۔ ازلاق
21۔	ق	جہر۔ شدت۔ استعلاء۔ انفتاح۔ اصمات۔ قلقلہ
22۔	ك	ہمس۔ شدت۔ استفال۔ انفتاح۔ اصمات
23۔	ل	جہر۔ توسط۔ استفال۔ انفتاح۔ ازلاق۔ انحراف
24۔	م	جہر۔ توسط۔ استفال۔ انفتاح۔ ازلاق۔ غنہ
25۔	ن	جہر۔ توسط۔ استفال۔ انفتاح۔ ازلاق۔ غنہ
26۔	و	جہر۔ رخوت۔ استفال۔ انفتاح۔ اصمات۔ لین
27۔	ھ	ہمس۔ رخوت۔ استفال۔ انفتاح۔ اصمات
28۔	ء	جہر۔ شدت۔ استفال۔ انفتاح۔ اصمات
29۔	ی	جہر۔ رخوت۔ استفال۔ انفتاح۔ اصمات۔ لین

نقشہ صفات الحروف

جدول کے ذریعے قوی اور ضعیف حروف کی پانچوں اقسام کی پہچان

مندرجہ ذیل ملاحظہ فرمائیں: (میرے استاذ محترم قاری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ کی تحقیق کے مطابق)

نمبر شمار	حرف	صفاتِ قویہ	صفات ضعیفہ	درجات حروف
1	ط	1۔ جہر 2۔ شدت 3۔ استعلاء 4۔ اطباق 5۔ اصمات 6۔ قلقلہ		اقوی
2	ض	1۔ جہر 2۔ استعلاء 3۔ اطباق 4۔ اصمات 5۔ استطالت	رخاوت	اقوی
3	ظ	1۔ جہر 2۔ استعلاء 3۔ اطباق 4۔ اصمات	رخاوت	اقوی

4	ق	1۔جہر 2۔شدت 3۔استعلاء 4۔اصمات 5۔قلقلہ	انفتاح	اقویٰ
1/5	ج	1۔جہر 2۔شدت 3۔اصمات 4۔قلقلہ	1۔استفال 2۔انفتاح	قوی
2/6	د	1۔جہر 2۔شدت 3۔اصمات 4۔قلقلہ	1۔استفال 2۔انفتاح	قوی
3/7	ص	1۔استعلاء 2۔اطباق 3۔اصمات 4۔صفیر	1۔ہمس 2۔رخاوت	قوی
4/8	غ	1۔جہر 2۔استعلاء 3۔اصمات	1۔رخاوت 2۔انفتاح	قوی
5/9	ء	1۔جہر 2۔شدت 3۔اصمات	1۔استفال 2۔انفتاح	قوی
1/10	ب	1۔جہر 2۔شدت 3۔قلقلہ	1۔استفال 2۔انفتاح 3۔ازلاق	متوسط
2/11	ز	1۔جہر 2۔اصمات 3۔صفیر	1۔رخاوت 2۔استفال 3۔انفتاح	متوسط
1/12	ر	1۔جہر 2۔انحراف 3۔تکریر	1۔استفال 2۔انفتاح 3۔ازلاق 4۔توسط	ضعیف
2/13	ع	1۔جہر 2۔اصمات	1۔استفال 2۔انفتاح 3۔توسط	ضعیف
3/14	الف	1۔جہر 2۔اصمات	1۔رخاوت 2۔استفال 3۔انفتاح	ضعیف

4/15	ت	1۔شدت 2۔اصمات	1۔ہمس 2۔استفال 3۔انفتاح	ضعیف
5/16	خ	1۔استعلاء 2۔اصمات	1۔ہمس 2۔رخاوت 3۔انفتاح	ضعیف
6/17	ذ	1۔جہر 2۔اصمات	1۔رخاوت 2۔استفال 3۔انفتاح	ضعیف
7/18	ک	1۔شدت 2۔اصمات	1۔ہمس 2۔استفال 3۔انفتاح	ضعیف
8/19	س	1۔اصمات 2۔صفیر	1۔ہمس 2۔رخاوت 3۔استفال 4۔انفتاح	ضعیف
9/20	ش	1۔اصمات 2۔تفشی	1۔ہمس 2۔رخاوت 3۔استفال 4۔انفتاح	ضعیف
10/21	ل	1۔جہر 2۔انحراف	1۔استفال 2۔انفتاح 3۔ازلاق 4۔توسط	ضعیف
11/22	و	1۔جہر 2۔اصمات	1۔رخاوت 2۔استفال 3۔انفتاح 4۔لین	ضعیف
12/23	ی	1۔جہر 2۔اصمات	1۔رخاوت 2۔استفال 3۔انفتاح 4۔لین	ضعیف
13/24	ن	1۔جہر 2۔غنّہ	1۔استفال 2۔انفتاح 3۔ازلاق 4۔توسط	ضعیف

14/25	م	1۔جہر 2۔غُنّہ	1۔استفال 2۔انفتاح 3۔ازلاق 4۔توسط	ضعیف
1/26	ث	1۔اصمات	1۔ہمس 2۔رخاوت 3۔استفال 4۔انفتاح	اضعف
2/27	ح	1۔اصمات	1۔ہمس 2۔رخاوت 3۔استفال 4۔انفتاح	اضعف
3/28	ہ	1۔اصمات	1۔ہمس 2۔رخاوت 3۔استفال 4۔انفتاح	اضعف
4/29	ف	x	1۔ہمس 2۔رخاوت 3۔استفال 4۔انفتاح 5۔ازلاق	اضعف

وضاحت:

صفتِ توسط کے درجہ میں اختلاف ہے۔

سوال:

اس کو قوی درجہ میں شمار کریں یا ضعیف درجہ میں؟

جواب:

میرے استاذِ محترم کی تحقیق کے مطابق:

''اس کو صفاتِ ضعیفہ میں شمار کریں گے، کیونکہ صفت رخوت کے ساتھ زیادہ موافقت ہے۔

(شرح الشاطبیہ، مُلا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ)

صفاتِ عارضہ[1]

تعریف: ایسی صفات جو حروف میں کبھی پائی جائیں اور کبھی نہ پائی جائیں اور اگر یہ صفات ادا نہ ہوں تو حرف تو وہی رہے، مگر اس حرف کا حسن وزینت اور خوبصورتی باقی نہ رہے۔

صِفاتِ عَارِضَہ کی اَقسام:

مجودین کے نزدیک صِفاتِ عَارِضَہ کی (12) اقسام ہیں، جو مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ تفخیم	2۔ ترقیق	3۔ اِدغام	4۔ اِقلاب	5۔ اِظہار	6۔ اِخفاء
7۔ غُنّہ زمانی (ارادہ سے کیا جائے)	8۔ صِلہ	9۔ تسہیل	10۔ اِبدال	11۔ حذف	12۔ مدّ فرعی

تفخیم وترقیق حروف کے قواعد

(1) تَفْخِیم:

لغوی معنیٰ: بھرنا، موٹا کرنا۔ اور اصطلاح قُرّاء میں۔ حرف کو ایسی موٹی آواز سے پڑھنا کہ اس کی آواز سے مُنہ اچھی طرح بھر جائے (اور آواز میں مضبوطی ہو)۔

حرفِ مُفَخَّم:

ایسے حرف کو کہتے ہیں جو ایک خاص اَنداز کے ساتھ مُنہ بھر کر پڑھا جائے، جیسے: (خَابَ) کا خَا۔

---

[1] صِفاتِ عَارِضَہ: کو مُحَسِّنَہ، مُزَیِّنَہ اور مُحَلِّیَہ بھی کہتے ہیں۔

1۔ مُحَسِّنَہ سے مُراد آراستہ کرنے والی، خوبصورت بنانے والی۔

2۔ مُزَیِّنَہ سے مُراد زینت دینے والی، خوشنما بنانے والی۔

3۔ مُحَلِّیَہ سے مُراد کسی خاص موقع محل کے مطابق زیور پہنانے والی۔

(2) تَرْقِیْق:

لغوی معنی: دبلا پتلا ہونا، باریک ہونا۔ اور اصطلاح قُرَّاء میں حرف کو ایسی باریک آواز سے پڑھنا کہ اس کی آواز سے مُنہ نہ بھرے (اور آواز میں کمزوری ہو)۔

حرفِ مُرَقَّق:

ایسے حرف کو کہتے ہیں جو حرف ایک خاص انداز کے ساتھ باریک پڑھا جائے، جیسے: (عَالِمٌ) کا عین۔

وضاحت:

حروفِ مستعلیہ میں تفخیم ہمیشہ ہوتی ہے، متحرک ہوں یا ساکن، مگر ان کی حرکت یا ان سے پہلے حرف کی حرکت کے اعتبار سے تفخیم میں فرق آجاتا ہے۔

	تفخیم کے درجے مستعلیہ حروف میں حرکت کے اعتبار سے		تفخیم کے درجے مستعلیہ حروف میں ساکن کے اعتبار سے
1۔	مستعلیہ زبر والے حرف کے بعد الف ہو، اَخَافُ۔ خَابَ	1/5	مستعلیہ حرف ساکن اس سے پہلے زبر ہو، اَطْمَعُ، یَطْبَعُ
2۔	مستعلیہ زبر والے حرف کے بعد الف نہ ہو، صَبَرُوْا، یُنْصَرُوْنَ	2/6	مستعلیہ حرف ساکن اس سے پہلے پیش ہو، لَآ اُقْسِمُ، لَا یُقْبَلُ
3۔	مستعلیہ حرف پر پیش ہو، بَعْضُهُمْ۔ یَحْضُرُوْنَ	3/7	مستعلیہ حرف ساکن اس سے پہلے زیر ہو، وَعِظْهُمْ، وَاَعْرِضْ
4۔	مستعلیہ حرف پر زیر ہو، لَاغِیَةً۔ غِشَاوَةٌ		

مستعلیہ حروف کے مشابہ حروف:

یہ تین ہیں: (الف، لام، رَاء) اور یہ ایسے حروف ہیں جو موٹا ہونے میں بعض اوقات مستعلیہ حروف کے مشابہ ہوتے ہیں۔

الف کی تفخیم وترقیق

(1) الف سے پہلے اگر موٹا حرف ہو تو الف بھی موٹا ہوگا، مثال: قَالَ، خَالِدٌ

(2) الف سے پہلے اگر باریک حرف ہو تو الف بھی باریک ہوگا، مثال: کَانَ، حَاسِدٍ

وضاحت: الف موٹا کو اتنا موٹا نہ کیا جائے کہ واؤ پیدا ہو جائے، ایسے ہی الف باریک کو اتنا باریک نہ کیا جائے کہ اس میں اِمالہ (جھکاؤ) پیدا ہو جائے۔

لام کی تفخیم وترقیق

1۔ تَفْخِیْم:

لفظِ اَللّٰه یا اَللّٰهُمَّ کے لام سے پہلے زبر یا پیش ہو، تو لام کو موٹا پڑھا جائے گا، جیسے:

اِنَّ اللّٰهَ	سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ	هُوَ اللّٰهُ	وَتَاللّٰهِ	دَعَوا اللّٰهَ
وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ	رَسُوْلُ اللّٰهِ	عَبْدُ اللّٰهِ	قَدَرُ اللّٰهَ	

2۔ تَرْقِیْق:

لفظِ اَللّٰه یا اَللّٰهُمَّ کے لام سے پہلے زیر ہو، تو لام کو باریک پڑھا جائے گا، جیسے:

بِسْمِ اللّٰهِ	يَفْتَحِ اللّٰهُ	قُلِ اللّٰهُمَّ	بِاللّٰهِ	سَبِيْلِ اللّٰهِ

3۔ لفظِ اَللّٰه یا اَللّٰهُمَّ کے علاوہ باقی تمام لام باریک پڑھے جائیں گے، جیسے:

تَجَلّٰی	تَوَلّٰی	كَلَّا	مَا وَلّٰىهُمْ	كُلٌّ	وَاحْلُلْ	ثُلَّةٌ	عُتُلٍّ

نوٹ: لفظِ اَللّٰه یا اَللّٰهُمَّ میں لام تعریف کو بھی اِدغام کی وجہ سے موٹا پڑھا جائے گا اور بغیر ادغام کے لام تعریف کو باریک پڑھا جائے گا۔

رَاء کے احکام

راء کے تین احکام ہیں:

1۔تفخیم 2۔ترقیق 3۔مختلف فیہ

1۔تَفخِیم:

مندرجہ ذیل بارہ (12) حالتوں میں راء پُر (موٹی) ہوگی:

1۔راء پر زبر ہو، جیسے: فَرَضَ، رَفَثَ، مَرَحًا۔

2۔راء پر پیش ہو، جیسے: خَیْرُکُمْ، مَکَرُوْا، هَاجَرُوْا۔

3۔راء مشدد پر زبر ہو، جیسے: حَرَّمَ اللهُ، صَرَّفْنَا، سِرًّا وَّعَلَانِيَةً۔

وضاحت:

بعض ناواقف لوگ راء مُشدد کو دو راء شمار کرتے ہیں، مثلاً شَرِّ اس میں پہلی راء کو اس سے پہلے زبر کی وجہ سے پُر اور دوسری راء پر زیر کی وجہ سے باریک پڑھتے ہیں، یہ طریقہ غلط ہے، بلکہ راء مشدد حکم میں ایک راء کی مانند ہی ہے، پس اس راء مشدد کو صرف اس کے اُوپر حرکت کے مطابق پُر یا باریک پڑھیں۔

4۔راء مشدد پر پیش ہو، جیسے: يَضُرُّهُمْ، مِنْ زُّوْجِنَا، شَرٌّ لَّهُمْ۔

5۔راء ساکن اس سے پہلے زبر ہو، جیسے: اَرْسَلَ، تَرْفَعُ، مَرْجِعُ۔

6۔راء ساکن اس سے پہلے پیش ہو، جیسے: تُرْجَعُوْنَ، مُرْسَلُوْنَ، تُرْحَمُوْنَ۔

7۔راء ساکن اس سے پہلے زیر عارضی ہو، جیسے: اِرْجِعِيْ، اِرْكَبُوْا، اِرْكَبْ مَّعَنَا۔

8۔راء ساکن اس سے پہلے زیر دوسرے کلمہ میں ہو، جیسے: مَنِ ارْتَضٰى، اِنِ ارْتَبْتُمْ، اَمِ ارْتَابُوْا۔

9۔راء ساکن اس سے پہلے زیر اور اس کے بعد حروف مستعلیہ میں سے کوئی حرف اسی کلمہ

میں ہو، جیسے: قِرْطَاس، مِرْصَادْ، اِرْصَادْ، فِرْقَةْ۔

10۔ راء ساکن اس سے پہلے حرف ساکن اور اس سے پہلے زبر ہو، جیسے: اَلْقَدْرْ، وَالْعَصْرْ، اَلصَّبْرْ۔ (حالت وقف میں)

11۔ راء ساکن اس سے پہلے حرف ساکن اور اس سے پہلے پیش ہو، جیسے: اَلصُّدُوْرْ، اَلْقُبُوْرْ، اَلنَّاقُوْرْ۔ (حالت وقف میں)

12۔ راء مرامہ مضمومہ (پیش والی راء) پر جب روم کے ساتھ وقف کیا جائے، جیسے: قَدِيْرٌ، خَبِيْرٌ۔ (آخری حرف کی حرکت کو آہستہ آواز میں پڑھنا کہ صرف قریب والا ہی سن سکے، یہ وقف روم ہے)۔

2۔ ترقیق:

مندرجہ ذیل سات (7) حالتوں میں (راء) باریک ہوگی:

1۔ راء کے نیچے زیر ہو، جیسے: رِزْقًا، تَجْرِيْ۔

2۔ راء مشدد کے نیچے زیر ہو، جیسے: شَرِّ، دُرِّيٌّ، بِالْحُرِّ۔

3۔ راء ساکن اس سے پہلے زیر ہو، جیسے: شِرْكِكُمْ، شِرْعَةٌ۔

وضاحت:

مگر اس راء کے باریک ہونے کی تین شرائط ہیں:

1۔ زیر اصلی ہو۔

2۔ زیر اسی کلمہ میں ہو۔

3۔ راء کے بعد حرف مستعلیہ اسی کلمہ میں نہ ہو۔

اصلی کی مثال فِرْعَوْنُ	عارضی کی مثال اِرْجِعْ
ایک کلمہ کی مثال فَاَنْذِرْ	دوسرے کلمہ کی مثال رَبِّ ارْجِعُوْنِ
ایک کلمہ کی مثال مِرْصَادْ	دوسرے کلمہ کی مثال فَاصْبِرْ صَبْرًا

مذکورہ ان شرائط میں سے اگر کوئی شرط بھی ٹوٹ جائے تو راء (موٹی) پُر پڑھی جائے گی۔

4۔ راء ساکن اس سے پہلے حرف ساکن اور اس سے پہلے زیر ہو، جیسے: حِجْرٌ، بِهِ السِّحْرُ، اَلذِّكْرُ۔ (حالت وقف میں)

5۔ راء ساکن اس سے پہلے یاء ساکن[1] ہو، جیسے: خَيْرٌ، يَسِيْرٌ، بَصِيْرٌ۔ (حالت وقف میں)

6۔ راء مُمالہ یعنی وہ راء جس پر اِمالہ[2] کیا جائے، جیسے: مَجْرٖهَا۔[3]

7۔ راء مُرامہ مکسورہ (زیر والی راء) پر جب روم کے ساتھ وقف کیا جائے۔

جیسے: وَالْفَجْرِ، وَالْعَصْرِ۔

---

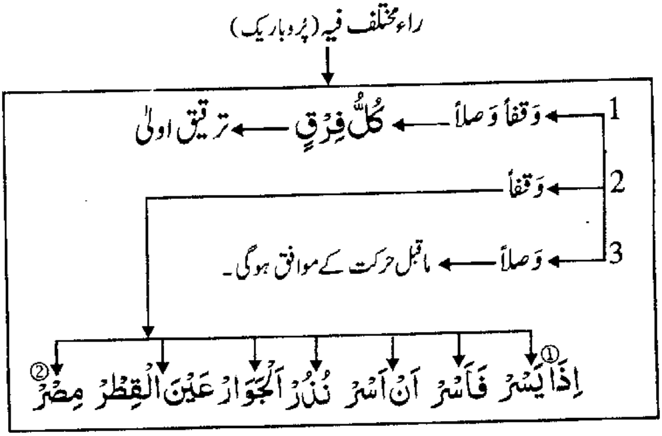
[1] راء ساکن اس سے پہلے یاء ساکن ہو تو پھر اس سے پہلے حرف کی حرکت کا کوئی اعتبار نہ ہوگا۔

[2] امالہ کا لغوی معنی مائل کرنا، جھکانا اور اصطلاح قُرّاء میں الف کو یاء کی طرف اور زبر کو زیر کی طرف مائل کرنا ہے۔

[3] روایت حفص میں صرف اسی کلمہ میں اِمالہ ہوا ہے اور اس کا تلفظ اسی طرح ہوگا، جس طرح اُردو زبان میں لفظ 'قطرے' اور 'ہمارے' کا ہوتا ہے۔

3۔ مُختَلِف فِیہِ:

راءِ مختلف فیہ کے آٹھ (8) کلمات ہیں:



راءِ پُر اور باریک کی صحیح ادائیگی کا طریقہ:

راء کی تفخیم کے وقت زبان کی پشت کا تعلق مضبوط ہوگا اور زبان کے کنارے کا تعلق کمزور ہوگا، جب کہ ترقیق کے وقت زبان کے کنارے کا تعلق مضبوط ہوگا اور زبان کی پشت کا تعلق کمزور ہوگا۔

---

① مذکورہ پانچوں کلمات کے آخر میں یائے مدّہ تھی، اس کو حذف کر دیا گیا۔

② لفظ مِصْرًا میں کوئی اختلاف نہیں، اس کو وصلاً وقفاً پُر ہی پڑھا جائے گا۔

میم کی مختلف حالتیں

1۔ متحرک: اسے بغیر غُنّہ کے پڑھنا، جیسے: مَالِ هٰذَا۔

2۔ مشدد: اس میں غُنّہ کا ضرور ہونا، جیسے ثُمَّ۔

3۔ ساکن: اس کی دو حالتیں ہیں:

1۔ غُنّہ 2۔ بغیر غُنّہ۔

1۔ غُنّہ سے پڑھنا:

میم ساکن کے بعد جب میم یا باء آ جائے تو غُنّہ ہوگا، جیسے: مِنْهُمْ مَّا، نُوْرُهُمْ بَيْنَ

2۔ بغیر غُنّہ کے پڑھنا:

جب میم ساکن کے بعد میم اور با کے علاوہ کوئی اور حرف ایک کلمہ یا دو کلموں میں آ جائے تو غُنّہ نہیں ہوگا، جیسے: اَمْرًا، وَامْضُوْا، كُنْتُمْ اَمْوَاتًا۔

میم ساکن کے احکام

میم ساکن کے تین احکام ہیں:

1۔ ادغام 2۔ اخفا 3۔ اظہار

اِدغام:

اِدغام کا لغوی معنی: داخل کرنا، ملانا۔ (یعنی ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنا) اور اصطلاحِ قُرَّاء میں: مدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح داخل کرنا کہ دونوں ایک ساتھ مشدد ادا ہوں۔

قاعدہ:

میم ساکن کے بعد اگر میم متحرک آ جائے تو اِدغام ہوگا اور اس اِدغام کو ''اِدغام صغیر مثلین'' کہتے ہیں، جیسے: اُخْرِجَكُمْ مِّنْ، لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ۔

اِدغامِ صغیر مثلین کا طریقہ:

پہلی میم کو دوسری میم کے ساتھ ملا کر ایک الف کے برابر غُنّہ کریں۔

اِخفاء:

اخفاء کا لغوی معنی: چھپانا۔ اور اصطلاح قُرّاء میں: میم کی آواز کو ناک میں چھپا کر اظہار و اِدغام کی درمیانی حالت کے ساتھ پڑھنا۔

قاعدہ:

میم ساکن کے بعد اگر باء آجائے تو اِخفاء ہوگا۔ اور اس اِخفاء کو ''اِخفاءِ شفوی'' کہتے ہیں، جیسے: بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ، وَمَا هُمْ بِسُكْرٰى۔

اِخفاء شفوی کا طریقہ:

میم کو ادا کرتے وقت دونوں ہونٹوں کے خشکی والے حصوں کو نرمی کے ساتھ ملا کر غُنّہ کی صفت کو ایک الف کے برابر بڑھا کر ناک سے پڑھا جائے، پھر دونوں ہونٹوں کے کھلنے سے پہلے تری والے حصوں کو سختی سے ملا کر ''باء'' کو پڑھا جائے۔

اِظہار:

اِظہار کا لغوی معنی: ظاہر کرنا۔ اور اصطلاح قُرّاء میں: میم کو اس کے مخرج سے بغیر غُنّہ کے تمام صفات کے ساتھ پڑھنا۔

قاعدہ:

میم ساکن کے بعد اگر میم اور باء کے علاوہ کوئی اور حرف ایک کلمہ یا دو کلموں میں آجائے تو وہاں اِظہار ہوگا اور اس اِظہار کو ''اِظہارِ شفوی'' کہتے ہیں۔ جیسے اَمْرًا، لَهُمْ فِيهَا۔

اِظہارِ شفوی کا طریقہ:

میم کو دونوں ہونٹوں کے خشکی والے حصوں کو ملا کر بغیر غُنّہ سے پڑھنا۔

وضاحت:

میم ساکن میں اظہار کرتے وقت نہ قلقلہ ہو نہ حرکت ہو اور نہ ہی سکتہ ہو، بلکہ اس سے بچنا ہوگا۔

اظہارِ شفوی کی امثال

نمبر شمار	حروف	ایک کلمہ کی امثال	سورت، آیت
1	ء	ہُمُ الظّٰمِئُوْنَ	النور:39
2	ت	تَمْتَرُوْنَ	الانعام:2
3	ث	لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ	النحل:74
4	ح	كَلَمْحٍ	القمر:50
5	د	مَّمْدُوْدٍ	الواقعة:30
6	ر	اَمْرًا	البقرة:117
7	ز	اِلَّا رَمْزًا	آلِ عمران:41
8	س	وَالشَّمْسِ	الشمس:1
9	ش	وَلَا تَمْشِ	لقمٰن:18
10	ض	وَامْضُوْا	الحجر:65
11	ط	قَمْطَرِيْرًا	الدھر:10
12	ع	جَمْعَهٗ	القيامة:17
13	ك	سَمْكَهَا	النازعات:28

نمبر شمار	حروف	دو کلموں کی امثال	سورت، آیت
14	ج	لَهُمْ جَنّٰتٍ	التوبة:100
15	خ	اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ	الاعراف:74
16	ذ	تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ	یونس:27
17	ص	اَخَاهُمْ صٰلِحًا	الاعراف:73
18	ظ	وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ	العنکبوت:14
19	غ	فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ	النحل:106
20	ف	لَهُمْ فِيْهَا	الانبیاء:100
21	ق	قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ	ابراھیم:9
22	ل	اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ	بنی اسرائیل:7
23	ن	اَلَمْ نُرَبِّكَ	الشعراء:26
24	و	وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ	ابراھیم:22
25	ھ	اَنْفُسِكُمْ هَلْ لَّكُمْ	الروم:28
26	ی	اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ	النحل:103

نون کی مختلف حالتیں

1۔متحرک: اسے بغیر غُنّہ کے پڑھنا، جیسے: اَذِنَ۔

2۔مشدد: اس میں غُنّہ کا ضرور ہونا، جیسے: اِنَّ۔

3۔ساکن وتنوین: اس کی دو حالتیں ہیں:

1۔ غُنّہ 2۔بغیر غُنّہ۔

1۔غُنّہ سے پڑھنا:

جب نون ساکن وتنوین کے بعد حروفِ حلقی اور لام، رَاء کے علاوہ کوئی اور حرف ایک کلمہ یا دو کلموں میں آجائے تو غُنّہ ہوگا، جیسے: اَنْزَلَ ،مِنْ نُّوْرٍ ,قَرْحٌ فَقَدْ,نُوْحٍ وَّعَادٍ۔

2۔بغیر غُنّہ سے پڑھنا:

جب نون ساکن وتنوین کے بعد حروفِ حلقی اور لام، رَاء میں سے کوئی حرف ایک کلمہ یا دو کلموں میں آجائے تو غُنّہ نہیں ہوگا، جیسے: عَنْهُ،مَنْ رَّحِمَ ،وَعْدٌ غَيْرُ,يَوْمٌ لَّا ۔

نون ساکن وتنوین کے احکام

نون ساکن:

جس پر کوئی حرکت نہ ہو۔

نون تنوین:

وہ نون ساکن زائد جو کلمہ کے آخر میں واقع ہو۔

نون ساکن اور تنوین میں فرق:

1.....نون ساکن لکھا ہوتا ہے، مثلاً: عَنْ، اَفَمَنْ وغیرہ، اس سے دو کلمات مُستثنیٰ ہیں:

(1) لَنَسْفَعًا اصل میں لَنَسْفَعَنْ ہے۔

(2) وَلَيَكُوْنًا اصل میں وَلَيَكُوْنَنْ ہے۔

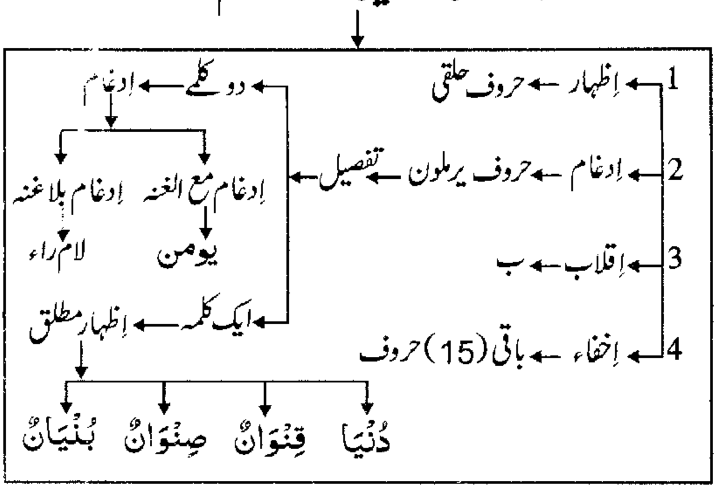
نون تنوین لکھا نہیں ہوتا، بلکہ اس کی جگہ دو زبر۔ دو زیر۔ دو پیش ہوتے ہیں، جیسے: جُزْءًا۔ قُرَيْشٍ۔ اَحَدٌ مگر اس سے ایک کلمہ وَكَاَيِّنْ مستثنیٰ ہے جو کہ اصل میں وَكَاَيٍّ تھا۔

2.....نون ساکن وقفاً وصلاً پڑھا جاتا ہے، مثلاً: وَمَنْ . سَاُنْزِلُ وغیرہ، مگر نون تنوین صرف وصلاً پڑھا جاتا ہے، مثلاً: اَحَدٌ، كُلٌّ۔

3.....نون ساکن اسم، فعل اور حرف میں آتا ہے، مثلاً: اَلْاَنْهٰرُ. يَنْصُرُوْنَ. مِنْ وغیرہ، مگر نون تنوین صرف اسم ہی میں آتا ہے، مثلاً عَذَابٌ۔

4.....نون ساکن کلمہ کے درمیان اور آخر میں آتا ہے، مثلاً: عِنْدِ. كُنْ وغیرہ، مگر نون تنوین صرف کلمہ کے آخر میں آتا ہے، مثلاً: كُفُوًا، نَارٌ۔

نون ساکن وتنوین① کے احکام کا نقشہ



① نونِ تنوین پہلے کلمہ کے آخر میں اور حروفِ حلقی، حروفِ یرملون، حرفِ باء اور حروفِ اخفاء دوسرے کلمہ کے شروع میں آتے ہیں، مثال: كُفُوًا اَحَدٌ۔

اِظہار:

اِظہار کا لغوی معنی: ظاہر کرنا۔ اور اصطلاحِ قُرّاء میں: نون کو اس کے مخرج سے بغیر غُنّہ کے تمام صفات کے ساتھ پڑھنا۔

قاعدہ:

نون ساکن یا نون تنوین کے بعد حروفِ حلقی میں سے کوئی حرف ایک کلمہ یا دو کلموں میں آجائے، تو اِظہار ہوگا اور اس اِظہار کو "اِظہارِ حلقی" کہتے ہیں۔ جیسے عَنْهُ، مِنْ اَحَدٍ۔

حروفِ حلقی یہ ہے: ء، ھ، ع، ح، غ، خ

طریقہٴ اظہار:

نون ساکن کو بغیر غُنّہ اور بغیر سکتہ کے ادا کرنے کے بعد حرف حلقی کو ادا کیا جائے نہ نون میں قلقلہ ہو اور نہ ہی غُنّہ کی طرف میلان ہو۔

اِظہارِ حلقی کی امثال

حروف حلقی	ایک کلمہ کی امثال	سورت، آیت
(ء)	يَنْئَوْنَ	الانعام:26
(ھ)	عَنْهُ	الانعام:26
(ع)	اَنْعَمْتَ	الفاتحہ:6
(ح)	وَانْحَرْ	الکوثر:2
(غ)	فَسَيُنْغِضُوْنَ	بنی اسرائیل:51
(خ)	اَلْمُنْخَنِقَةُ	المائدۃ:3
حروف حلقی	**دوکلموں کی امثال**	**سورت، آیت**
(ء)	مِنْ اَحَدٍ	التوبۃ:127

(ھ)	مِنْ هَادٍ	المومن:33
(ع)	مِنْ عِنْدِ	البقرۃ:109
(ح)	مِنْ حَيْثُ	البقرۃ:191
(غ)	مِنْ غَمٍّ	الحج:22
(خ)	مِنْ خِلَافٍ	المائدۃ:33
حروف حلقی	تنوین کی امثال	سورت، آیت
(ء)	عَذَابًا اَلِيْمًا	الأحزاب:7
(ھ)	فَرِيْقًا هَدٰى	الاعراف:30
(ع)	حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ	النمل:6
(ح)	بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ	الصّٰفّٰت:101
(غ)	وَعْدٌ غَيْرُ	ھود:65
(خ)	عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ	الحجرات:13

اظہارِ حلقی کے درجے

اعلیٰ	متوسط	ادنیٰ
جب نون ساکن وتنوین کے بعد ء ،ھ آ جائیں۔	جب نون ساکن وتنوین کے بعد ع ،ح آ جائیں۔	جب نون ساکن وتنوین کے بعد غ ،خ آ جائیں۔

وضاحت:

حروفِ حلقی کا مخرج نون کے مخرج سے جس قدر دور ہوگا اُتنا ہی اعلیٰ قسم کا اظہار ہوگا اور جس قدر قریب ہوگا اُتنا ہی کم درجہ کا اظہار ہوگا۔

اِدغام:

اِدغام کا لغوی معنیٰ: ملانا، داخل کرنا، (یعنی ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنا) اور اصطلاح قُرّاء میں: مدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح داخل کرنا کہ دونوں ایک ساتھ مشدد ادا ہوں۔

قاعدہ:

نون ساکن یا نون تنوین کے بعد حروف (یَرْمَلُوْنَ) میں سے کوئی حرف دوسرے کلمہ کے شروع میں آجائے تو اِدغام ہوگا۔

اِدغام کی دو قسمیں ہیں:

1۔ اِدغام مع الغُنّۃ

2۔ اِدغام بلا غُنّۃ۔

ادغام مع الغُنّۃ:

یُوْمِنُ کے چار حروف (ی، و، م، ن) میں ہوگا۔

ادغام مع الغُنّۃ کی امثال

حروفِ ادغام	نون ساکن کی امثال	سورت، آیت
(ی)	مَنْ یَّقُوْلُ	البقرۃ:8
(و)	مِنْ وَّاقٍ	الرعد:34
(م)	مِنْ مَّطَرٍ	النساء:102
(ن)	مِنْ نُّوْرٍ	النور:40
حروفِ ادغام	نون تنوین کی امثال	سورت، آیت
(ی)	کِتٰبًا یَّلْقٰهُ	بنی اسرائیل:31

(و)	هَادِيًاوَّنَصِيْرًا	الفرقان:31
(م)	لَيْلَةٍمُّبٰرَكَةٍ	الدخان:3
(ن)	خَيْرٌنُّزُلًا	الصّٰفّٰت:62

وضاحت:

(یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ، نٓ وَالْقَلَمِ) میں بطریق شاطبی اِظہار۔ اور بطریق: جزری اِظہار وادغام دونوں جائز ہیں۔

اِدغام بِلاغنّہ:

(راء، لام) میں ہوگا۔

اِدغام بِلاغُنّہ کی امثال

حروفِ ادغام	نون ساکن کی امثال	سورت، آیت
(ر)	مِنْ رَّسُوْلٍ	النساء:64
(ل)	مِنْ لَّدُنْهُ	الکھف:2
حروفِ ادغام	نون تنوین کی امثال	سورت، آیت
(ر)	مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا	البقرۃ:25
(ل)	مَالًا لُّبَدًا	البلد:6

نون ساکن کے اُدغام کی شرط:

نون ساکن پہلے کلمہ کے آخر میں ہو اور حروف (یُوْمِنْ) میں سے کوئی حرف دوسرے کلمہ کے شروع میں ہوں تو اِدغام ہوگا، لیکن اگر دونوں ایک ہی کلمہ میں جمع ہوں تو ادغام نہ ہوگا بلکہ (اِظہارِ مطلق) ہوگا۔ اس کی قرآنِ مجید میں صرف چار مثالیں ہیں۔

اور وہ یہ ہیں:

دُنْيَا	قِنْوَانٌ	صِنْوَانٌ	بُنْيَانٌ

اِقلاب:

اِقلاب کا لغوی معنی: تبدیل کرنا۔ اور اصطلاح قُرّاء میں۔ نُون ساکن اور نونِ تنوین کے بعد باء ایک کلمہ یا دو کلموں میں آجائے تو نون ساکن اور نون تنوین کو میم سے بدل کر غُنّہ اور اِخفاء کے ساتھ پڑھیں گے۔

قاعدہ۔

نون ساکن یا نونِ تنوین کے بعد ''ب'' آجائے تو وہاں اِقلاب ہوگا۔

اِقلاب کی امثال

حرفِ اِقلاب	ایک کلمہ کی امثال	سورت، آیت
(ب)	تُنۢبِتُ	البقرة:61
حرفِ اِقلاب	دوکلموں کی امثال	سورت، آیت
(ب)	مِنۢ بَعۡدِ	البقرة:109
حرفِ اِقلاب	تنوین کی امثال	سورت، آیت
(ب)	اَلِيۡمٌۢ بِمَا	البقرة:10

اِخفاء:

اِخفاء کا لغوی معنی: چھپانا۔ اور اصطلاحِ قُرّاء میں۔ نون کی آواز کو ناک میں چھپا کر اظہار و اِدغام کی درمیانی حالت کے ساتھ پڑھنا۔

قاعدہ:

نون ساکن اور نونِ تنوین کے بعد حروفِ حلقی، حروفِ یرملون، (ب) اور (الف) کے علاوہ باقی (15) حروف میں سے کوئی حرف ایک کلمہ یا دو کلموں میں آجائے تو اِخفاء ہوگا اور اس اِخفاء کو ''اِخفاء حقیقی'' کہتے ہیں۔

اِخفاء کا طریقہ:

نُون ساکن اور نونِ تنوین کو ادا کرتے وقت زبان کے کنارہ کو دانتوں (ثنایا، رباعی،

اَنیاب) کے مسوڑھوں کے ساتھ نرمی سے لگائیں اور آواز کو ناک میں چھپا کر بغیر تشدید کے اس طرح ادا کریں کہ نہ اِدغام ہو نہ اِظہار، بلکہ ان کی درمیانی حالت ہو، اس کو ''اِخفائے حقیقی'' کہتے ہیں۔ حروفِ اخفاء یہ ہیں: ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ف، ق، ک۔

وضاحت:

یہ پندرہ حروف نہ تو نون کے مخرج سے زیادہ قریب ہیں کہ ان میں ادغام کیا جائے اور نہ ہی نون کے مخرج سے زیادہ دور ہیں کہ ان میں اظہار کیا جائے، اس لیے نونِ ساکن اور نونِ تنوین کو ادغام اور اظہار کے درمیان پڑھا جائے گا۔

اِخفاءِ حقیقی کی امثال

حروف	ایک کلمہ کی امثال	سورت، آیت
(ت)	كُنْتُمْ	البقرۃ:28
(ث)	اُنْثٰى	آلِ عمران:36
(ج)	فَاَنْجَيْنٰهُ	الاعراف:64
(د)	اَنْدَادًا	البقرۃ:22
(ذ)	مُنْذِرٌ	الرعد:7
(ز)	اَنْزَلَ	البقرۃ:91
(س)	نَنْسٰهُمْ	اَلاعراف:52
(ش)	اَنْشَرَهٗ	عبس:22
(ص)	يُنْصَرُوْنَ	البقرۃ:86
(ض)	مَنْضُوْدٍ	الواقعۃ:29
(ط)	قِنْطَارًا	النساء:20

(ظ)	اُنْظُرْنَا	البقرۃ:104
(ف)	يُنْفِقُوْنَ	البقرۃ:3
(ق)	يَنْقُضُوْنَ	البقرۃ:27
(ك)	مِنْكُمْ	البقرۃ:184
حروف	دو کلموں کی امثال	سورت، آیت
(ت)	مَنْ تَشَآءُ	آلِ عمران:26
(ث)	مِنْ ثَمَرَةٍ	البقرۃ:25
(ج)	فَمَنْ جَآءَهٗ	البقرۃ:275
(د)	مِنْ دِيَارِنَا	البقرۃ:246
(ذ)	مِنْ ذَكَرٍ	آلِ عمران:195
(ز)	فَاِنْ زَلَلْتُمْ	البقرۃ:209
(س)	مَنْ سَفِهَ	البقرۃ:130
(ش)	فَمَنْ شَهِدَ	البقرۃ:185
(ص)	مِنْ صِيَامٍ	البقرۃ:196
(ض)	وَمَنْ ضَلَّ	ھود:108
(ط)	عَنْ طَآئِفَةٍ	التوبۃ:66
(ظ)	مِنْ ظَهِيْرٍ	السبا:22
(ف)	مِنْ فَضْلِهٖ	البقرۃ:90
(ق)	مِنْ قَرِيْبٍ	النساء:17
(ك)	مَنْ كَانَ	النساء:36

حروف	نونِ تنوین کی امثال	سورت، آیت
(ت)	یَومًا تُرْجَعُوْنَ	البقرۃ:281
(ث)	سَحَابًا ثِقَالًا	الاعراف:58
(ج)	صَالِحًا جَعَلَا	الاعراف:190
(د)	دَكًّا دَكًّا	الفجر:21
(ذ)	قَآئِمًا ذٰلِكَ	آلِ عمران:75
(ز)	يَوْمَئِذٍ زُرْقًا	طٰهٰ:102
(س)	بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ	الصّٰفّٰت:84
(ش)	صَبَّارٍ شَكُوْرٍ	السبا:19
(ص)	بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ	الحاقۃ:6
(ض)	قُوَّةٍ ضُعْفًا	الروم:54
(ط)	قَوْمٌ طَاغُوْنَ	الذّٰریٰت:53
(ظ)	سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ	النور:40
(ف)	قَرْحٌ فَقَدْ	آلِ عمران:140
(ق)	عَاقِرٌ قَالَ	آلِ عمران:40
(ك)	رِزْقٌ كَرِيْمٌ	التوبۃ:74

اخفاء کے درجے

اعلیٰ	متوسط	ادنیٰ
نون ساکن وتنوین کے بعد ط، د، ت حروف آجائیں۔	نون ساکن وتنوین کے بعد ث، ج، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ظ، ف حروف آجائیں۔	نون ساکن وتنوین کے بعد ق، ك حروف آجائیں۔

اِدغام کا بیان

لغوی معنی: ملانا، داخل کرنا۔ (یعنی ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنا) اور اصطلاحِ قُرَّاء میں۔ مُدغم کو مُدغم فیہ میں اس طرح داخل کرنا کہ دونوں ایک ساتھ مُشدد ادا ہوں۔

وضاحت:

ادغام کی شرط: پہلا حرف ساکن ہو اور دوسرا حرف متحرک ہو (پہلے حرف کو مُدغم اور دوسرے کو مُدغم فیہ کہتے ہیں، مثلاً مِنۡ لَّدُنۡهُ)۔

اِدغام کی دو قسمیں ہیں:

1۔ (اِدغام کبیر)

2۔ (اِدغامِ صغیر)

اِدغامِ کبیر کی تعریف:

مُدغم و مُدغم فیہ اگر دونوں متحرک ہوں تو مدغم کو ساکن کر کے مُدغم فیہ میں داخل کیا جائے۔

روایتِ حَفص میں اِدغامِ کبیر کے صرف پانچ کلمات ہیں:

1۔ (نِعِمَّا) اصل میں (نِعۡمَ مَا)۔

2۔ (مَكَّنِّيْ) اصل میں (مَكَّنَنِيْ)۔

3۔ (لَا تَاْمَنَّا) اصل میں (لَا تَاْمَنُنَا)۔

4۔ (تَاْمُرُوۡنِّيْ) اصل میں (تَاْمُرُوۡنَنِيْ)۔

5۔ (اَتُحَآجُّوۡنِّيْ) اصل میں (اَتُحَآجُّوۡنَنِيْ)۔

وضاحت:

(لَا تَاْمَنَّا) میں دو وجہیں جائز ہیں:

1۔ (اِدغام مع الاشمام)۔ 2۔ (اِظہار مع الروم)۔

اِدغامِ صغیر کی تعریف:

اگر مُدغم ساکن ہو اور مُدغم فیہ متحرک ہو تو مُدغم کو مُدغم فیہ میں داخل کیا جائے،
جیسے: (اِذْ ذَّھَبَ)۔

کیفیت کے اعتبار سے ادغام کی اقسام

کیفیت کے اعتبار سے ادغام کی دو قسمیں ہیں:

1۔ادغام تام 2۔ادغام ناقص

ادغام تام کی تعریف:

مُدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح داخل کریں کہ مدغم کی کوئی صفت باقی نہ رہے،
جیسے: مَنْ رَّحِمَ قُلْ رَّبِّیْ۔

ادغام ناقص کی تعریف:

مُدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح داخل کریں کہ مُدغم کی کوئی صفت باقی رہے،
جیسے: اَنْ یُّوْصَلَ، وَاحِدًا وَّنَحْنُ۔

اِدغام کا طریقہ:

زبان کو مشدد حرف کے لیے یک لخت اٹھا کر بغیر وقفہ کیے تلفظ کیا جائے، اگر درمیان میں وقفہ ہو گیا تو اِدغام درست نہ ہو گا۔

سبب اِدغام یا مدغم و مدغم فیہ کے اعتبار سے اِدغام کی اقسام

اس کی تین قسمیں ہیں:

1۔ادغام مثلین 2۔ادغام متجانسین 3۔ادغام متقاربین

1۔ادغام مثلین:

مُدغم اور مدغم فیہ جب دونوں مخرج وصفات میں متحد ہوں، پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو، تو پہلے کو دوسرے میں داخل کرنا، جیسے: قُلْ لَّکُمْ مثلین میں صرف اِدغام تام ہوتا ہے۔

مثلین کے مُدغم فیہ حروف:

مثلین کا چودہ حروف میں اِدغام ہوتا ہے، وہ یہ (ب، ت، د، ذ، ر، ع، ف، ك، ل، م، ن، و، ھ، ی) حروف ہیں۔ ان کا مجموعہ (فَحِ وَكَلِّمْ تَهْدِ بِنَذِيرٍ) ہے۔

اِدغام صغیر مثلین کی امثال

نمبر شمار	حروف	امثال	سورت، آیت
1	(ب)	اِذْهَبْ بِّكِتَابِيْ	النمل:27
2	(ت)	فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ	الأنبياء:15
3	(د)	قَدْ دَّخَلُوْا	المائدة:61
4	(ذ)	اِذْ ذَّهَبَ	الأنبياء:87
5	(ر)	وَاذْكُرْ رَّبَّكَ	الاعراف:205
6	(ع)	لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ	الكهف:82
7	(ف)	فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ	بنی اسرائیل:33
8	(ك)	يُدْرِكْكُّمْ	النساء:28
9	(ل)	قُلْ لِّعِبَادِيْ	بنی اسرائیل:53
10	(م)	اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ	ابراهيم:21
11	(ن)	مِنْ نَّارٍ	الرحمٰن:15
12	(و)	اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا	التوبة:72
13	(ھ)	يُوَجِّهْهُّ	النحل:76
14	(ی)	يٰبُنَيَّ	لقمان:13

وضاحت: اس قاعدہ سے حروفِ مدّہ مستثنیٰ ہیں، لہٰذا ان کا ادغام نہیں ہوگا۔

مثلاً اِصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا ۔ فِیْ یَوْمٍ ۔

البتہ یائے لین اور واؤ لین کا اپنے جیسے حرف میں ادغام ہوگا،

مثلاً الَّذِیْ۔ عَصَوْا وَّکَانُوْا۔

2۔ ادغام متجانسین:

مدغم اور مدغم فیہ جب مخرج میں متحد ہوں اور صفات میں مختلف ہوں، پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو، تو پہلے کو دوسرے میں داخل کرنا، جیسے: وَکَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ۔

متجانسین کے مدغم فیہ حروف:

متجانسین کا سات حروف میں اِدغام ہوا ہے، چھ میں تام اور ایک میں ناقص۔

ادغام تام کی امثال

نمبر شمار	حروف	امثال	سورت، آیت
1	'ت' کا 'ط' میں	فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ	الصّٰفّٰت:14
2	'ت' کا 'د' میں	اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُکُمَا	یونس:89
3	'ذ' کا 'ظ' میں	اِذْ ظَّلَمْتُمْ	الزخرف:39
4	'ث' کا 'ذ' میں	یَلْهَثْ ذّٰلِكَ	الاعرف:176
5	'د' کا 'ت' میں	وَجَدْ تُّمُوْهُمْ	النساء:89
6	'ب' کا 'م' میں	اِرْکَبْ مَّعَنَا	ھود:42

وضاحت نمبر:1

یَلْهَثْ ذّٰلِكَ. اِرْکَبْ مَّعَنَا میں بطریق شاطبی اِدغام۔ اور بطریق جزری اِدغام واِظہار دونوں جائز ہیں۔

وضاحت نمبر:2

مندرجہ ذیل کلمات میں طاء کا تاء میں اِدغام ناقص ہوا ہے، کیونکہ اِدغام کے وقت طاء کی صفت استعلاء واطباق باقی رہ جاتی ہے۔

ادغامِ ناقص کی امثال

(یہ الفاظ قرآنِ مجید میں صرف چار ہیں)

نمبر شمار	حروف	امثال	سورت، آیت
1	'ط' کا 'ت' میں	لَئِنْ بَسَطْتَّ	المائدة:28
2	= = =	مَا فَرَّطْتُّ	الزمر:56
3	= = =	اَحَطْتُّ	النمل:22
4	= = =	مَا فَرَّطْتُّمْ	یوسف:80

وضاحت:

1......اس قاعدہ سے حروفِ حلقی اور حروفِ شجریہ مستثنیٰ ہیں، لہٰذا ان میں ادغام نہیں ہوگا، مثلاً: فَاصْفَحْ عَنْهُمْ، فَسَبِّحْهُ، اَشْيَآءَهُمْ۔

2......حروفِ حلقی کا ادغام نہ ہم جنس میں اور نہ متقارب میں ہوگا، البتہ حروفِ حلقی کا ادغام صرف اپنے جیسے حرف میں ہوگا، مثلاً لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ۔

3......اگر مُدغم حرف حلقی اور مُدغم فیہ غیر حلقی ہو تو ادغام متقارب ہوگا، اس قاعدہ سے یہ کلمہ مستثنیٰ ہے، مثلاً لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا۔

ادغام کا فائدہ:

ادائیگی حروف میں آسانی کے لیے ادغام کیا جاتا ہے، اگر ادغام سے ادائیگی حروف میں آسانی کی بجائے مشکل آئے تو ادغام نہیں ہوگا۔

3۔ ادغام متقاربین:

مُدغم اور مُدغم فیہ جب قریب المخرج ہوں، پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو، تو پہلے کو دوسرے میں داخل کرنا، جیسے: مَنْ رَّحِمَ۔

متقاربین کے مدغم فیہ حروف:

متقاربین کا بھی سات حروف میں اِدغام ہوا ہے، تین میں تام، دو میں ناقص۔ اور دو میں مختلف فیہ ہے۔

ادغام تام کی امثال

حروف	امثال	سورت، آیت	امثال	سورت، آیت
’ن‘ کا ’ر‘ میں	مِنْ رَّبِّهِمْ	الانبیاء:2	مَنْ رَّحِمَ	ھود:43
’ن‘ کا ’ل‘ میں	مِنْ لَّدُنَّا	طٰہٰ:99	مِنْ لَّدُنْهُ	الکھف:2
’ل‘ کا ’ر‘ میں	قُلْ رَّبِّ	المومنون:93	قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ	الانبیاء:56

ادغام ناقص کی امثال

حروف	امثال	سورت، آیت	امثال	سورت، آیت
’ن‘ کا ’و‘ میں	مِنْ وُّجْدِكُمْ	الطلاق:6	مِنْ وَّاقٍ	الرعد:34
’ن‘ کا ’ی‘ میں	مَنْ يَّقُوْلُ	البقرۃ:8	اَنْ يُّسْجَنَ	یوسف:25

مختلف فیہ کی امثال (تام وناقص)

حروف	امثال	سورت، آیت
’ق‘ کا ’ک‘ میں	اَلَمْ نَخْلُقكُّمْ (تام اولیٰ)	المرسلات:20
’ن‘ کا ’م‘ میں	مِنْ مِّثْلِهٖ	البقرۃ:23

لامِ تعریف (لامِ اَلْ) کا بیان

اس کی دو قسمیں ہیں:

1۔ اِظہار 2۔ اِدغام

1۔ اظہار:

لامِ تعریف (لامِ اَلْ) کا چودہ حروف میں اِظہار ہوا ہے، وہ یہ (ء، ب، غ، ح، ج، ك، و، خ، ف، ع، ق، ی، م، ھـ) حروف ہیں، ان کا مجموعہ یہ ہے: اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَهٗ ان کو حروفِ قمریہ (اِظہار قمری) کہتے ہیں۔

اِظہارِ قمری کی امثال

نمبر شمار	حروف قمریہ	امثال	سورت، آیت
1	(ء) لامِ اَلْ کے بعد	اَلْاَبْرَارُ	الدھر:5
2	(ب) لامِ اَلْ کے بعد	اَلْبَصِيْرُ	الرعد:16
3	(غ) لامِ اَلْ کے بعد	اَلْغَفُوْرُ	ھود:107
4	(ح) لامِ اَلْ کے بعد	اَلْحِسَابُ	الرعد:18
5	(ج) لامِ اَلْ کے بعد	اَلْجَلَالُ	الرحمٰن:78
6	(ك) لامِ اَلْ کے بعد	اَلْكَبِيْرُ	الرعد:۹
7	(و) لامِ اَلْ کے بعد	اَلْوَاقِعَةُ	الواقعہ:1
8	(خ) لامِ اَلْ کے بعد	اَلْخَآئِنِيْنَ	یوسف:52
9	(ف) لامِ اَلْ کے بعد	اَلْفِيْلُ	الفیل:1
10	(ع) لامِ اَلْ کے بعد	اَلْعِقَابُ	الرعد:6

11	(ق) لَامِ اَلْ کے بعد	اَلْقَارِعَةُ	القارعة:1
12	(ی) لَامِ اَلْ کے بعد	اَلْيَوْمُ	المائدة:3
13	(م) لَامِ اَلْ کے بعد	اَلْمِحَالِ	الرعد:13
14	(ھـ) لَامِ اَلْ کے بعد	اَلْهُدٰى	البقرة:159

اِدغام:

لَامِ تعریف (لَامِ اَلْ) کا چودہ حروف میں ادغام ہوا ہے، وہ یہ (ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن) حروف ہیں، ان کا مجموعہ یہ ہے: تَثْ، دَذْ، رَزَسَ، شَصْ، ضَطْ، ظَلَنَ۔ ان کو حروفِ شمسیہ (اِدغامِ شمسی) کہتے ہیں۔

اِدغامِ شمسی کی امثال

نمبر شمار	حروفِ شمسیہ	امثال	سورت، آیت
1	(ت) لَامِ اَلْ کے بعد	اَلتَّآئِبُوْنَ	التوبة:112
2	(ث) لَامِ اَلْ کے بعد	اَلثِّقَالَ	الرعد:12
3	(د) لَامِ اَلْ کے بعد	اَلدُّعَآءُ	ابراهيم:39
4	(ذ) لَامِ اَلْ کے بعد	اَلذّٰرِيٰتُ	الذاريات:1
5	(ر) لَامِ اَلْ کے بعد	اَلرُّسُلَ	ابراهيم:44
6	(ز) لَامِ اَلْ کے بعد	اَلزُّبُرُ	القمر:43
7	(س) لَامِ اَلْ کے بعد	اَلسَّمَآءُ	البقرة:164
8	(ش) لَامِ اَلْ کے بعد	اَلشَّهْرُ	البقرة:194
9	(ص) لَامِ اَلْ کے بعد	اَلصَّبْرُ	البقرة:153
10	(ض) لَامِ اَلْ کے بعد	اَلضَّآلِّيْنَ	الفاتحه:7

11	(ط)لامِ اَل کے بعد	اَلطَّارِقُ	الطارق:1
12	(ظ)لامِ اَل کے بعد	اَلظّٰلِمِيْنَ	هود:106
13	(ل)لامِ اَل کے بعد	وَاللَّيْلِ	الليل:1
14	(ن)لامِ اَل کے بعد	اَلنُّجُوْمُ	الحج:18

وضاحت:

مذکورہ قاعدہ لامِ تعریف کے ساتھ ہی خاص ہے فَالْتَقَطَهٗ اٰلُ فِرْعَوْنَ. فَالْتَقَمَهٗ. قُلْنَا. قُلْ نَعَمْ. جَعَلْنَا اور ایسے ہی هَلْ تَرٰى اور بَلْ طَبَعَ وغیرہ میں ادغام نہ ہوگا، کیونکہ یہ (ل) لامِ تعریف کا نہیں، بلکہ مذکورہ مثالوں میں لامِ فعل ہے اور مدغم حرف لامِ تعریف ہی ہوتا ہے کوئی اور لام نہیں ہوتا۔

حروفِ قمریہ:

قمر کا معنی: چاند، جس طرح چاند کی موجودگی میں ستارے موجود رہتے ہیں، اسی طرح لامِ تعریف (لامِ اَل) کے بعد حروفِ قمریہ آجائیں تو لام بھی موجود رہتا ہے۔

حروفِ شمسیہ:

شمس کا معنی: سورج، جس طرح سورج کی موجودگی میں ستارے غائب ہو جاتے ہیں، اسی طرح لامِ تعریف (لامِ اَل) کے بعد حروفِ شمسیہ آجائیں تو لام بھی مدغم ہو کر غائب ہو جاتا ہے۔

مَدّ کا مختصر تعارف

محلِ مَدّ

1۔الف 2۔واؤ 3۔یا (مَدّہ ہوں یا لین)

حروفِ مَدّہ:

1۔زبر کے بعد الف بغیر جزم وحرکت کے ہو، جیسے: بَا. تَا. صِرَاطَ۔

2۔پیش کے بعد جزم والا واؤ ہو، جیسے: بُوْ. تُوْ. کُوْنُوْا۔

3۔زیر کے بعد جزم والی یاء ہو، جیسے: بِیْ. تِیْ. قِیْلَ۔

حروفِ لین:

1۔واؤ لین: زبر کے بعد واؤ ساکن ہو، جیسے: بَوْ. تَوْ. قَوْلٌ۔

2۔یائے لین: زبر کے بعد یائے ساکن ہو، جیسے: بَيْ. تَيْ. بَيْعٌ۔

محلِ مَدّ کے درجے

1۔حروفِ مَدّہ: قوی محل مَدّ ہیں۔

2۔حروفِ لین: ضعیف محل مَدّ ہیں۔

وضاحت:

حروفِ مدہ قوی محل مَدّہ ہونے کی وجہ یہ ہے۔ان کی ادائیگی کے وقت زبان اور تالو کے درمیان کا نہ ٹکرانا ہے، کیونکہ ان کا مخرج جوفِ دہن ہے، اور حروفِ مَدّہ کی ذات میں مدیت پائی جاتی ہے، جب کہ حروفِ لین اصل میں حروفِ مَدّہ نہیں، کیونکہ ان کا مخرج محقق ہے، حروفِ لین کو محل مَدّ میں اس لیے شمار کیا گیا ہے کہ یہ حروفِ مَدّہ سے مشابہ ہیں۔ (صفتِ لین کی وجہ سے، نا کہ ان کی ذات میں مدیت کی وجہ سے)۔

سببِ مدّ

1۔ ہمزہ

2۔ سکون

3۔ تشدید

سبب مدّ کی مثالیں:

1۔ ہمزہ، جیسے: شَآءَ، مَآ اٰمَرَ۔

2۔ سکون، جیسے: آلْئٰنَ، مُسْتَقِیْمْ۔

3۔ تشدید، جیسے: کَآفَّةٍ، حَآجَّكَ۔

قاعدہ بڑی مدّ:

محل مدّ کے بعد سبب مدّ ہو، تو بڑی مدّ ہوگی، جیسے: شَآءَ، آلْئٰنَ، کَآفَّةٍ، مَآ اٰمَرَ۔

قاعدہ چھوٹی مدّ:

محل مدّ کے بعد سبب مدّ نہ ہو، تو چھوٹی مدّ ہوگی، جیسے: بَا، بُوْ، بِیْ، اُوْتِیْنَا۔

وضاحت:

اگر محل مدّ کے بعد والے حرف پر سکون عارضی ہو، (یعنی حالت وقف میں)
جیسے: (اَلرَّحِیْمْ، مُسْتَقِیْمْ، قَوْلْ، بَیْعْ) تو اس میں بڑی اور چھوٹی مدّ دونوں کر سکتے ہیں۔

مَدّ کے احکام

لغوی معنیٰ: کھینچنا، دراز کرنا۔ اور اصطلاحِ قُرَّاء میں۔ حروف مَدّہ یا حروفِ لین پر آواز کا کھینچنا یا دراز کرنا۔

مَدّ کی دو قسمیں ہیں:

1۔ مَدّ اصلی 2۔ مَدّ فرعی

مَدّ اصلی کی تعریف:

حروفِ مَدّہ کو ان کی اصلی اور ذاتی مقدار کے مطابق لمبا کر کے پڑھا جائے اور وہ بغیر کسی سبب کے واقع ہو، جیسے: بَا، بُوْ، بِیْ۔

مَدّ فرعی کی تعریف:

حروفِ مَدّہ کو ان کی اصلی اور ذاتی مقدار سے زیادہ لمبا کر کے پڑھا جائے اور وہ کسی سبب کے ساتھ واقع ہو، جیسے: شَآءَ، آلْٰٔنَ، کَآفَّةً۔

مِقدارِ مَدّ[1]:

مِقدارِ مَدّ میں دو قول ہیں:

1۔ طول تین الف، توسط دو الف۔

2۔ طول پانچ الف، توسط تین الف۔ (بعض نے ڈھائی الف بھی لکھا ہے)

قصر دونوں قولوں میں ایک الف ہے۔

وضاحت:

مذکورہ مِقداریں مَدّ اصلی کے علاوہ ہیں۔

---

[1] ایک اَلِف کی مقدار معلوم کرنے کا طریقہ علماء تجوید نے یوں بیان کیا ہے کہ کھلی ہوئی انگلی کو متوسط طریقہ سے بند کرنا یا کھولنا۔

مدّ فرعی کی اقسام

- 1 واجب (متصل)
- 2 جائز (منفصل)
- 3 لازم
  - کلمات قرآنیہ
    - مدّ لازم کلمی مخفف
    - مدّ لازم کلمی مثقل
  - حروف مقطعات
    - مد لازم حرفی مخفف
    - مد لازم حرفی مثقل
    - مد لازم لین
- 4 عارض
  - مدّ عارض وقفی
  - مدّ عارض لین

مدّ واجب (متصل):

حرفِ مدّہ کے بعد[1] ہمزہ اسی کلمہ میں آجائے، جیسے: (سَآءَ، سِیْٓءَ، سُوْٓءٌ)
اس کی مقدار توسط۔

مدّ جائز (منفصل):

حرفِ مدّہ کے بعد[2] ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں آجائے، جیسے: (مَآ اَمَرَ)
اس کی مقدار توسط ہے، لیکن یہاں بطریقِ جزری قصر بھی جائز ہے۔

وضاحت: مدّ واجب وصلاً وقفاً ہوتا ہے، مدّ جائز وصلاً ہوتا ہے وقفاً نہیں ہوتا۔

مدّ عارِض وقفی:

حرفِ مدّہ کے بعد والے حرف پر سکون عارضی ہو (یعنی وقف کی وجہ سے ساکن ہو)
جیسے: عَابِدُوْنَ اس کی مقدار طول، توسط، قصر ہے، لیکن طول اولیٰ ہے۔

---

[1] ایسا ہمزہ جو عین کے سرا کی طرح کا ہو۔

[2] ایسا ہمزہ جو الف کی شکل میں لکھا گیا ہو۔

مَدّ عارِض لین:

حرف لین کے بعد والے حرف پر سکون عارضی ہو (یعنی وقف کی وجہ سے ساکن ہو)

جیسے: (بَيْتْ، مَوْتْ)

اس کی مقدار قصر، توسط، طول ہے لیکن قصر اولیٰ ہے۔

مَدّ لازم کی اقسام

1۔ مَدّ لازم کلمی مخفف:

حرفِ مَدّہ کے بعد والے حرف پر سکون اصلی ہو، جیسے: (آلْئٰنَ) اس کی مقدار طول۔

2۔ مَدّ لازم کلمی مثقل:

حرفِ مَدّہ کے بعد والے حرف پر تشدید ہو، جیسے: (كَآفَّةٍ) اس کی مقدار طول۔

3۔ مَدّ لازم حرفی مخفف:

حرفِ مَدّہ کے بعد حروفِ مقطعات میں سکون اصلی ہو، جیسے: (نٓ، صٓ، قٓ)

اس کی مقدار طول۔

4۔ مَدّ لازم حرفی مثقل:

حرفِ مَدّہ کے بعد حروفِ مقطعات میں تشدید ہو، جیسے: (طٰسٓمّٓ) میں سین، (الٓمّٓ) میں میم، اس کی مقدار طول۔

5۔ مَدّ لازم لین:

حرفِ لین کے بعد حروفِ مقطعات میں سکون اصلی ہو، جیسے: عین مریم (كٓهٰيٰعٓصٓ) اور عین شوریٰ (عٓسٓقٓ) اس کی مقدار طول، توسط ہوگی، لیکن طول اولیٰ ہے۔

حروفِ مقطعات

وہ حروف جن کو الگ الگ پڑھا جاتا ہے، وہ چودہ ہیں، وہ یہ ن، ق، ص، ع، س، ل، ك، م، ح، ی، ط، الف، ھ۔ رحروف ہیں اور یہ (29) سورتوں کے شروع میں آئے ہیں: ان کا مجموعہ نَقَصَ عَسَلُكُمْ حَيٌّ طَاهِرٌ ہے۔

اقسامِ حروفِ مقطعات

1 ← ن، ق، ص، ع، س، ل، ک، م ← ان میں محل اور سبب دونوں ہیں
↓ یہ تین حرفی ہیں
↓ مثال نٓ (نُوْن)
اس میں واؤ مدّہ محل ہے اور 'ن' کا سکون سبب ہے۔
الٓمٓ کی 'لام' میں الف مدّہ محل ہے اور 'م' کا سکون سبب ہے
اور الٓمٓ کی 'میم' میں یاء مدّہ محل ہے اور 'م' کا سکون سبب ہے

2 ← ح، ی، ط، ھ، ر ← ان میں صرف محل ہے ← یہ دو حرفی ہیں
↓ مثال طٰهٰ
↓ اس میں طاء اور ھاء کا الف محلِ مدّ ہے۔

3 ← الف ← اس میں صرف سبب ہے ← یہ تین حرفی ہے لیکن مدّ نہیں ہوگی
↓ مثال الٓمٓ
↓ الٓمٓ کا الف اس میں 'ف' کا سکون سبب ہے۔

ہمزہ کا بیان

ہمزہ کی دو قسمیں ہیں:

1۔ ہمزہ اصلی

2۔ ہمزہ زائدہ

ہمزہ اصلی:

وہ ہمزہ ہے جو وزن کرتے وقت (ف ع ل) کی جگہ میں ہو،

جیسے: اَخَذَ، سَئَلَ، بَدَاَ۔

ہمزہ زائدہ:

وہ ہمزہ ہے جو وزن کرتے وقت (ف ع ل) کی جگہ میں نہ ہو،

جیسے: اِجْتَنَبَ، اَکْرَمَ۔

ہمزہ زائدہ کی دو قسمیں ہیں:

1۔ ہمزہ وصلی　　　2۔ ہمزہ قطعی

ہمزہ وصلی:

جو شروع کلام میں باقی رہے اور درمیان کلام میں گر جائے،

جیسے: اَمِ ارْتَابُوْا اصل میں اَمْ اِرْتَابُوْا تھا، عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ اصل میں عَلٰی اَلْمُرْسَلِیْنَ تھا۔

ہمزہ قطعی:

جو شروع کلام اور درمیان کلام یعنی دونوں جگہ میں باقی رہے، جیسے: اَمْ اَبْرَمُوْا، لَآ اُقْسِمُ، اَقْسِطُوْا۔

ہمزہ کے احکام

ہمزہ کے چار احکام ہیں:

1۔ تحقیق 2۔ تسہیل 3۔ اِبدال 4۔ حذف

1۔ تحقیق:

لغوی معنی: خوب صاف پڑھنا یعنی واضح کر کے پڑھنا۔ اور اصطلاحِ قُرَّاء میں۔
ہمزہ کو اس کے مخرج سے اس کی تمام صفات کے ساتھ پڑھنا۔

قاعدہ:

جب دو ہمزہ ایک کلمہ میں یا دو کلمہ میں جمع ہوں اور دونوں قطعی متحرک ہوں تو اُن کی درج ذیل تین صورتیں ہیں:

1...... دونوں مفتوح ہوں، جیسے: ءَاَنْذَرْتَهُمْ، ءَاَنْتُمْ، وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ۔

2...... پہلا مفتوح دوسرا مکسور ہو، جیسے: ءَاِنَّكَ، اَئِمَّةَ، شَيْئًا اِدًّا۔

3...... پہلا مفتوح دوسرا مضموم ہو، جیسے: ءَاُنْزِلَ، ءَاُلْقِيَ، ءَاُنَبِّئُكُمْ۔

مذکورہ دونوں ہمزہ ہر جگہ تحقیق کے ساتھ پڑھے جائیں گے۔

2۔ تسہیل:

لغوی معنی: آسان کرنا یا نرم کرنا۔ اور اصطلاحِ قُرَّاء میں۔ ہمزہ کو ہمزہ اور حرفِ مَدّہ کے درمیان پڑھنا۔

تسہیل کی دو قسمیں ہیں:

1۔ تسہیل وجوبی 2۔ تسہیل جوازی

1۔ تسہیل وجوبی:

جہاں صرف تسہیل ہی ہو۔

قاعدہ:

جب دو ہمزہ قطعی مفتوح ایک کلمہ میں جمع ہوں، تو ان کو تحقیق کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے، مگر اس سے لفظ (ءَاَعْجَمِيٌّ) مستثنیٰ ہے، جس کے دوسرے ہمزہ میں تسہیل وجوبی ہوگی۔

2۔ تسہیل جوازی:

جہاں تسہیل کے علاوہ کوئی اور وجہ بھی جائز ہو۔

قاعدہ:

جب دو ہمزہ ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا قطعی مفتوح اور دوسرا وصلی مفتوح ہو، تو دوسرے ہمزہ میں تسہیل اور الف سے بدلنا دونوں جائز ہیں، جیسے: ءَآلْئٰنَ ، آلْئٰنَ ـــــ ءَآللّٰهُ ، آللّٰهُ ـــــ ءَآلذَّكَرَيْنِ ، آلذَّكَرَيْنِ۔

3۔ اِبدال:

لغوی معنیٰ: بدلنا۔ اور اصطلاحِ قُرّاء میں۔ ہمزہ کو خالص حرفِ مَدّہ سے بدل کر پڑھنا۔

اِبدال کی دو قسمیں ہیں:

1۔ اِبدال وجوبی 2۔ اِبدال جوازی

1۔ ابدالِ وجوبی:

جہاں صرف اِبدال ہی ہو۔

قاعدہ:

جب دو ہمزے ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو، تو دوسرے ہمزہ کو پہلے ہمزہ کی حرکت کے موافق حرفِ مَدّہ سے بدل کر پڑھیں گے،

جیسے: أَءْمَنُوا سے اٰمَنُوا، اِءْمَانٌ سے اِيْمَانٌ، أُؤْتُمِنَ سے اُوْتُمِنَ۔

ہمزہ منفردہ ساکنہ:

اگر ہمزہ ساکنہ منفردہ کلمہ کے شروع میں ہو تو اس کلمہ سے شروع کرنے کے لیے ہمزہ وصلی شروع میں لایا جائے گا اور اس ہمزہ ساکنہ کو اس سے پہلے حرف کی حرکت کے موافق حرفِ مَدّہ سے بدل کر پڑھا جائے گا، جیسے فِرْعَوْنُ ط اِيْتُوْنِيْ اور وصل کی صورت میں فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ پڑھا جائے گا۔

2۔ اِبدالِ جوازی:

جہاں اِبدال کے علاوہ کوئی اور وجہ بھی جائز ہو۔

قاعدہ:

جب دو ہمزہ ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا قطعی مفتوح اور دوسرا وصلی مفتوح ہو تو دوسرے ہمزہ کو الف سے بدلنا اور تسہیل کرنا دونوں جائز ہیں اور ابدال اولیٰ ہے،

جیسے: آٰلْئٰنَ، ءَاَلْئٰنَ ـــــ آٰللّٰهُ، ءَاَللّٰهُ ـــــ آٰلذَّكَرَيْنِ، ءَاَلذَّكَرَيْنِ۔

4۔ حذف:

لغوی معنی: گرانا، دور کرنا۔ اور اصطلاحِ قُرَّاء میں۔ ہمزہ کو درمیان کلام میں گرا کر پڑھنا۔

قاعدہ:

جب دو ہمزہ ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا قطعی مفتوح اور دوسرا وصلی مکسور ہو، تو دوسرے ہمزہ کو گرا کر پڑھیں گے۔

قرآنِ مجید میں ایسے سات کلمات ہیں:

نمبر شمار	کلمہ کی اصل حالت	کلمہ کی حذف شدہ حالت	سورت، آیت
1	ءَ اِتَّخَذْتُمْ	اَتَّخَذْتُمْ	البقرۃ:80
2	ءَ اِسْتَغْفَرْتَ	اَسْتَغْفَرْتَ	المنافقون:6
3	ءَ اِطَّلَعَ	اَطَّلَعَ	مریم:78
4	ءَ اِفْتَرٰی	اَفْتَرٰی	السبا:8
5	ءَ اِصْطَفٰی	اَصْطَفٰی	الصافات:153
6	ءَ اِسْتَكْبَرْتَ	اَسْتَكْبَرْتَ	ص:75
7	ءَ اِتَّخَذْنَاهُمْ	اَتَّخَذْنَاهُمْ	ص:63

ہمزہ وصلی اور قطعی کی پہچان

کلمہ کی تین قسمیں ہیں:

1۔اسم 2۔فعل 3۔حرف

1۔اسم:

وہ کلمہ ہے جو اپنا معنی خود بتائے اور اس میں کوئی زمانہ بھی نہ پایا جائے۔

اس کی دو قسمیں ہیں: 1۔اسمائے مصادر 2۔اسمائے غیر مصادر

1۔اسمائے مصادر:

ان اسماء کا ہمزہ وصلی مکسور ہوتا ہے، (جس کے ماضی کے کلمہ میں پانچ یا چھ حروف ہوں) اس کے مصدر میں ہمزہ وصلی مکسور ہوگا، مثلاً: اِمْتِحَانٌ، اِنْصِرَافٌ، اِنْتِقَامٌ، اِنْفِصَامٌ، اِسْتِغْفَارٌ وغیرہ۔ سوائے باب اِفعال کے (جس کا ماضی چار حروف کا ہو) اس کے مصدر کا ہمزہ قطعی ہوگا، مثلاً اِخْرَاجًا، اِطْعَامٌ۔

2۔اسمائے غیر مصادر:

ان اسماء کا ہمزہ وصلی بھی ہوتا ہے اور قطعی بھی۔

وصلی:

یہ کل (10) اسماء ہیں، جن میں سے سات قرآن میں ہیں اور تین غیر قرآن میں۔

قرآنی کلمات یہ ہیں:

نمبر شمار	امثال	سورت، آیت	نمبر شمار	امثال	سورت، آیت
1	اِبْنٌ	التوبة:30	2	اِمْرُؤٌ	النساء:176
3	اِسْمٌ	الاعلى:11	4	اِثْنَتَيْنِ	النساء:11
5	اِبْنَةٌ	التحريم:12	6	اِمْرَاَةٌ	النساء:12

7	اِثْنَيْنِ	ھود:40			

غیر قرآنی کلمات یہ ہیں:

اِبْنُمٌ (بیٹا)	اَیْمُنٌ (برکت)	اِسْتٌ (سرین)

قطعی:

اس کی پانچ قسمیں ہیں:

1۔اسمائے ضمیر 2۔علم 3۔اسمائے نکرہ 4۔اسمائے جمع 5۔اسمائے تفضیل

1۔اسمائے ضمیر:

وہ اسم جو کسی نام کی جگہ بولا جائے، مثلاً:

اَنْتَ	اَنْتُمَا	اَنْتُمْ	اَنَا
اَنْتُنَّ	اِيَّاكَ	اِيَّاهُ	اِيَّاهُمْ

2۔علم:

یہاں علم سے مُراد ہمزۃُ الْاَعْلَام ہے، یعنی ان اسماء کا ہمزہ جو غیر عربی ہیں، مثلاً

اِبْرَاهِيْمُ	اِسْمَاعِيْلُ	اِسْحَاقُ	اِدْرِيْسُ
اِلْيَاسُ	اِسْرَآئِيْلُ	اِنْجِيْلُ	اِبْلِيْسُ

3۔اسمائے نکرہ:

وہ اسم ہے جو کسی خاص چیز کے لیے نہ بنایا گیا ہو، مثلاً: اَرْضٌ، اِنْسَانٌ وغیرہ۔

4۔اسمائے جمع:

یہاں وہ ہمزہ مُراد ہے جو کسی اسم مفرد کا جمع بناتے وقت اس کے شروع میں آتا ہے۔

اَمثال اسمائے جمع

امثال	سورت، آیت	امثال	سورت، آیت
اَنْصَارٌ	البقرۃ:270	اَصْحَابٌ	البقرۃ:275
اَغْنِیَآءُ	البقرۃ:273	اَمْوَالٌ	البقرۃ:279
اَبْصَارٌ	اٰلِ عمران:13	اَوْلَادٌ	اٰلِ عمران:10
اَقْلَامٌ	اٰلِ عمران:44	اَبْنَآءُ	اٰلِ عمران:61
اَرْبَابٌ	اٰلِ عمران:64	اَلْسِنَۃٌ	اٰلِ عمران:78

5۔ اسمِ تفضیل:

وہ اسم جس میں کسی چیز کی بڑائی بیان کی جائے۔

اَمثال اسمِ تفضیل

امثال	سورت، آیت	امثال	سورت، آیت
اَقْوَمُ	البقرۃ:282	اَقْرَبُ	النحل:77
اَحَبُّ	یوسف:33	اَشَدُّ	البقرۃ:191
اَقْسَطُ	البقرۃ:282	اَحْسَنُ	حٰمٓ السجدۃ:33
اَظْلَمُ	البقرۃ:114	اَعْلَمُ	البقرۃ:30
اَکْبَرُ	البقرۃ:217	اَحْمَدُ	الصف:6

2۔ فعل:

وہ کلمہ ہے جو اپنا معنی خود بتائے اور اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے، فعل میں ہمزہ کی دو قسمیں ہیں:

1۔ وصلی 2۔ قطعی

1۔ وصلی:

وصلی ہمزہ تین قسم کے افعال میں آتا ہے:

ثلاثی مجرد کے امر کی امثال

امثال	سورت، آیت	امثال	سورت، آیت
اِسْمَعْ	النساء:46	اُقْتُلُوْا	التوبة:5
اُنْظُرْ	النساء:46	اُحْصُرُوْا	التوبة:5
اُقْعُدُوْا	التوبة:5	اِنْفِرُوْا	النساء:71
اِرْجِعِيْ	الفجر:28	اِشْرَحْ	طٰه:25
اِهْبِطْ	الاعراف:13	اِبْلَعِيْ	هود:44

ثلاثی مزید فیہ کے امر کی امثال

امثال	سورت، آیت	امثال	سورت، آیت
اِسْتَغْفِرْ	المومن:55	اِتَّقُوْا	البقرة:278
اِعْتَصِمُوْا	الِ عمران:103	اِجْتَنِبُوْا	الحج:30
اِمْتَازُوْا	يسين:59	اِسْتَجِيْبُوْا	الشورى:37
اَخْرِجُوْا	الأنعام:93	اِسْتَعِيْنُوْا	البقرة:153
اِسْتَمِعُوْا	الأنفال:204	اَنْصِتُوْا	الأنفال:204

3۔ ماضی ثلاثی مزید فیہ:

اس کی دو قسمیں ہیں:

1۔ معروف

2۔ مجہول

ماضی معروف کی اَمثال

امثال	سورت، آیت	امثال	سورت، آیت
اِقْتَرَبَ	الاعراف:185	اِسْتَكْبَرَ	البقرة:34
اِنْفَجَرَتْ	البقرة:40	اِسْتَجَارَ	التوبة:6
اِرْتَضٰى	الجن:27	اِهْتَدٰى	الروم:41
اِخْتَلَفْتُمْ	الانفال:42	اِجْتَنِبُوْا	الروم:17
اِنْقَلَبْتُمْ	الِ عمران:144	اِخْتَلَفُوْا	الجاثيه:17

ماضی مجہول کی اَمثال

امثال	سورت، آیت	امثال	سورت، آیت
اُبْتُلِيَ	الاحزاب:11	اُسْتُهْزِئَ	الانبياء:41
اُجْتُثَّتْ	ابراهيم:26	اُخْرِجْتُمْ	الحشر:11
اُسْتُضْعِفُوْا	السباء:32	اُضْطُرِرْتُمْ	الانعام:119
اُخْرِجُوْا	الِ عمران:195	اُحْكِمَتْ	هود:1
اُعِيْدُوْا	السجدة:20	اُخْفِيَ	السجدة:17

2۔ قطعی:

اس کے تین مواقع ہیں:

1۔ باب افعال

2۔ مضارع واحد متکلم

3۔ ہمزہ استفہام

باب افعال کی اَمثال

امثال	سورت، آیت	امثال	سورت، آیت
اَنْزَلَ	یونس:13	اَسْرَرْتُ	نوح:9
اَحْبَطَ	محمد:28	اَعْلَنْتُ	نوح:9
اَنْعَمْتَ	الفاتحہ:6	اَهْلَكْنَا	یونس:13
اَنْفَقْتَ	الانفال:63	اَخْلَفْتُمْ	ابراهیم:22
اَلْقَيْنَا	الحجر:19	اَكْرَمَ	الفجر:15

2۔ مضارع واحد متکلم:

اس کی پھر آگے دو قسمیں ہیں:

1۔ مجرد

2۔ مزید فیہ

ثلاثی مجرد کی اَمثال

امثال	سورت، آیت	امثال	سورت، آیت
اَحْكُمُ	الِ عمران:	اَنْصَحُ	هود:34
اَعُوْذُ	المومن:98	اَقُوْلُ	هود:31
اَبْرَحُ	الكهف:60	اَبْلُغَ	الكهف:60
اَذْكُرُ	الكهف:63	اَشْكُرُ	النمل:19
اَعْلَمُ	البقرة:30	اَسْئَلُكُمْ	الشعراء:164

ثلاثی مزید فیہ کی اَمثال

امثال	سورت، آیت	امثال	سورت، آیت
اَبْتَغِیْ	الأنعام:114	اَتَّبِعُكَ	الكهف:66
اُورِيكُمْ	الانبياء:27	اُنَبِّئُكَ	الكهف:78
اَعْتَزِلُكُمْ	مريم:48	اُشْرِكَ	الرعد:36
اَدْعُوْرَبِّیْ	مريم:48	اَسْتَغْفِرُ	مريم:47
اُرِيْدُ	هود:88	اُخَالِفَكُمْ	هود:88

3۔ ہمزہ استفہام:

جب کسی مخاطب سے سوال کرنا ہوتو جملہ کے شروع میں ہمزہ مفتوح زائدہ لگا دیتے ہیں۔

ہمزہ استفہام کی اَمثال

امثال	سورت، آیت	امثال	سورت، آیت
اَنَدْعُوْا	الانعام:71	اَحَقٌّ هُوَ	يونس:53
اَسِحْرٌ هٰذَا	يونس:77	اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ	الاعراف:172
اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ	هود:24	اَتَنْهٰنَا	هود:62
اَتَعْجَبِيْنَ	هود:73	اَلَيْسَ الصُّبْحُ	هود:82
اَلَمْ تَعْلَمْ	البقرة:106	اَلَمْ تَرَ	الفيل:1

3۔ حرف:

جو اپنا معنی خود نہ بتائے، لیکن دو اسموں یا دو فعلوں یا اسم و فعل کو جوڑنے کا کام دے،

اس میں ہمزہ کی دو قسمیں ہیں: 1۔ وصلی 2۔ قطعی۔

1۔ وصلی: لام تعریف کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے۔

ہمزہ وصلی کی اَمثال

سورت،آیت	امثال	سورت،آیت	امثال
النجم:1	اَلنَّجْمُ	القمر:1	اَلْقَمَرُ
الفاتحہ:2	اَلرَّحِيْمُ	البروج:14	اَلْغَفُوْرُ
المائدۃ:67	اَلرَّسُوْلُ	المطففين:22	اَلْاَبْرَارَ
البروج:14	اَلْوَدُوْدُ	البقرۃ:2	اَلْكِتَابُ
الشمس:1	اَلشَّمْسُ	البلد:2	اَلْبَلَدُ

2۔ قطعی: باقی تمام حروف کا ہمزہ قطعی ہوتا ہے۔

ہمزہ قطعی کی امثال

سورت،آیت	امثال	سورت،آیت	امثال
الزخرف:79	اَمْ	البقرۃ:19	اَوْ
الزخرف:5	اَنْ	البقرۃ:23	اِنْ
البقرۃ:20	اِنَّ	البقرۃ:260	اَنَّ
البقرۃ:14	اِذَا	الفتح:26	اِذْ
البقرۃ:9	اِلَّا	الکوثر:1	اِنَّا

ہمزہ وصلی وقطعی کا اعراب

1۔ اسم:

1......اسم میں ہمزہ وصلی کا اعراب مصادر اور غیر مصادر میں مکسور ہوگا۔

غیر مصادر	مصادر
اِبْنٌ ، اِمْرُؤٌ	اِمْتِحَانٌ ، اِسْتِغْفَارٌ

سوائے باب افعال کے کہ اس کا ہمزہ قطعی ہوگا، مثلاً اِکْرَام، اِتْمَام۔

2......اسم میں ہمزہ قطعی کا اعراب مکسور اور مفتوح ہوگا۔

مکسور	مفتوح
اِیَّاهُ، اِبْرَاهِیْمَ، اِسْحَاقَ	اَنْتَ، اَرْضٌ، اَقْوَالٌ، اَحْمَدُ

2۔فعل:

1......فعل میں ہمزہ وصلی مکسور و مضموم ہوگا۔

جب ماضی ثلاثی مزید فیہ معروف ہو، مثلاً اِخْتَلَفَ، یا مجہول ہو، مثلاً اُخْتُلِفَ وغیرہ۔

مکسور: فعل امر بناتے وقت فعل مضارع سے علامت مضارع ختم کرنے کے بعد اگر عین کلمہ مکسور، مفتوح یا ضمہ عارضی ہو تو ہمزہ وصلی مکسور ہوگا، مثلاً تَقْدِرُ سے اِقْدِرْ، تَجْمَعُ سے اِجْمَعْ، تَتَّخِذُوْا سے اِتَّخِذُوْا، تَبْکُوْا سے اِبْکُوْا۔

مضموم: اگر عین کلمہ پر ضمہ اصلی ہو تو ہمزہ وصلی مضموم ہوگا، مثلاً تَشْرُبُ سے اُشْرُبْ، تَشْکُرُ سے اُشْکُرْ۔

2......فعل میں ہمزہ قطعی مفتوح ہوگا، مثلاً اَکْبَرَ، اَکْثَرَ، اَعُوْذُ وغیرہ۔

3۔حرف:

حرف میں ہمزہ قطعی مکسور اور مفتوح ہوگا، مثلاً: اِنْ، اِنَّ، اَنْ، اَنَّ وغیرہ۔

نوٹ:

لامِ تعریف (اَلْ) کا ہمزہ ہمیشہ وصلی مفتوح ہوگا، مثلاً اَلرَّحِیْمُ، اَلشَّمْسُ، اَلْقَمَرُ وغیرہ۔

اجتماع ساکنین کا بیان

لغوی معنی: دوساکنوں کا اکٹھا ہونا۔ اور اصطلاحِ قُرَّاء میں ۔دوساکنوں کا ایک کلمہ یا دوکلموں میں جمع ہونا، اس کی دوقسمیں ہیں:

1۔اجتماع ساکنین علی حدہ۔ 2۔اجتماع ساکنین علی غیر حدہ۔

1۔اجتماع ساکنین علی حدہ:

تعریف: جب دوساکن ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ ان میں تغیر وتبدل نہ کیا جائے۔

1...... دوساکن ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن حرف مدہ ہواور دوسرا ساکن اصلی، تو دونوں ساکنوں کو وصلاً وقفاً باقی رکھیں گے، جیسے: آٰلْئٰنَ، قٓ۔

2...... دوساکن ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن حرف مدہ ہواور دوسرا ساکن عارضی ہو، تو دونوں ساکنوں کو صرف وقفاً باقی رکھیں گے، جیسے: عَلِيْمْ، يَفْعَلُوْنْ، يَسْجُدٰنْ۔

2۔اجتماع ساکنین علی غیر حدہ:

تعریف: جب دوساکن دوکلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ ان میں تغیر وتبدل کیا جاسکے۔

1...... دوساکن ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن حرف مَدّہ نہ ہواور دوسرا ساکن عارضی ہو، تو دونوں کو صرف وقفاً باقی رکھیں گے، جیسے: اِذَا يَسْرْ، اَلْعُسْرْ۔

اس کی چارقسمیں ہیں:

1۔حذف کرنا 2۔ضمہ دینا 3۔فتحہ دینا 4۔کسرہ دینا

1۔حذف کرنا:

جب دوساکن دوکلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن حرف مَدّہ ہو، تو اس پہلے ساکن کو گرادیں گے، جیسے: قَالُوا الْئٰنَ اصل میں قَالُوْا اَلْئٰنَ ہے۔ وَقَالُوا الْحَمْدُ اصل میں وَقَالُوْا اَلْحَمْدُ ہے، وَاِذَا الْكَوَاكِبُ اصل میں وَاِذَا اَلْكَوَاكِبُ ہے۔

2۔ضمہ دینا:

جب دو ساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن میم جمع ہو یا واؤ لین جمع ہو، تو پہلے ساکن کو ضمہ دے کر پڑھیں گے، جیسے: عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ اصل میں عَلَیْکُمْ اَلصِّیَامُ ہے۔ عَصَوُا الرَّسُوْلَ اصل میں عَصَوْا اَلرَّسُوْلَ ہے۔

3۔فتحہ دینا:

جب دو ساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن (مِنْ) حرفِ جر کا نون ہو یا الٓمّٓ اللہُ کا میم ہو، تو پہلے ساکن کو فتحہ دے کر پڑھیں گے، جیسے: مِنَ النَّاسِ اصل میں مِنْ اَلنَّاسِ، الٓمّٓ اللہُ اصل میں الٓمّْ اَللہُ ہے۔

4۔کسرہ دینا:

جب دو ساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن (مِنْ) حرفِ جر کا نون، (الٓمّٓ) کی میم، میم جمع اور واؤ لین جمع کے علاوہ کوئی اور حرف غیر مدّہ ہو، تو پہلے ساکن کو کسرہ دے کر پڑھیں گے، جیسے: قُلِ اللّٰھُمَّ اصل میں قُلْ اَللّٰھُمَّ ہے، اَنِ اضْرِبْ اصل میں اَنْ اِضْرِبْ ہے، قَدِیْرُنِ الَّذِیْ اصل میں قَدِیْرٌ اَلَّذِیْ ہے۔

نُونِ قُطنیٌ کا بیان

قُطنٌ کا لغوی معنی: روئی کے ہیں۔ اور اصطلاح قُرّاء میں: اس سے مُراد یہ ہے کہ جس طرح روئی کو اوپر نیچے دو اَستروں (کپڑوں) کے درمیان سی لیتے ہیں جیسے رضائی وغیرہ۔ اسی طرح یہ نون بھی دولفظوں کے درمیان میں روئی کی طرح چھپا ہوتا ہے، بعض قُرّاء نے یہ وجہ بھی بیان کی ہے کہ جس طرح زخم پر روئی رکھنے سے زخم مِل جاتا ہے اسی طرح اس نون کی وجہ سے بھی دو کلمے آپس میں مل جاتے ہیں، اسی مشابہت کی بنا پر اس کو نونِ قُطنی کہتے ہیں۔

قاعدہ:

تنوین کے بعد اگر ہمزہ وصلی ہو تو اس ہمزہ وصلی کو گرا کر تنوین کو اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کے مطابق مکسور پڑھتے ہیں، بعض جگہ پر چھوٹا سا نون بھی لکھا ہوتا ہے اسے نونِ قُطنی کہتے ہیں، مثلاً نُوحُ ۨ ابْنَهٗ۔

پہلے کلمہ کے آخر (تنوین) پر اگر وقف کریں تو دوسرے کلمہ کی ابتدا نونِ قطنی سے نہیں بلکہ ہمزہ وصلی سے ہوگی، مثلاً نُوْحٌ پر اگر وقف کریں تو اِبْنَهٗ پڑھیں گے، وقف کی صورت میں نونِ قطنی پڑھا نہیں جاتا۔

فائدہ: جس کلمہ کے آخر میں دو زبر، دو زیر، دو پیش ہوں تو وہاں پر ایک نون ساکن پڑھا جاتا ہے، حالانکہ وہ لکھا نہیں ہوتا، ایسے نون کو نونِ تنوین کہتے ہیں، کلمہ کے آخر میں دو زیر، دو پیش کو وقف کی حالت میں ساکن کر دیں، مثلاً بِرَسُوْلٍ پر وقف بِرَسُوْلْ سے اور قَدِیْرٌ پر وقف قَدِیْرْ سے ہوگا۔ ایسے ہی اگر کلمہ کے آخر میں دو زبر ہوں تو اس کو وقف کی حالت میں الف سے بدلیں گے، مثلاً بَصِیْرًا پر وقف کریں تو بَصِیْرَا ہو جائے گا (اس وقف کو وقف بالابدال کہتے ہیں)۔

امثال (نونِ قُطنی کے ساتھ)

امثال	سورت، آیت	امثال	سورت، آیت
نُوحُ نِ ابْنَهٗ	ھود:42	اَحَدُ نِ اللّٰهُ	اخلاص:1
بَعْضِ نِ الْقَوْلَ	السبا:31	بِغُلَامِ نِ اسْمُهٗ	مریم:7
مَثَلَا نِ الْقَوْمُ	الاعراف:177	عَادَ نِ الْاُوْلٰی	القمر:50

امثال (بغیر نونِ قُطنی کے)

امثال	سورت، آیت	امثال	سورت، آیت
نُوحُ (وقف) اِبْنَهٗ	ھود:42	اَحَدُ (وقف) اَللّٰهُ	اخلاص:1
بَعْضُ (وقف) اَلْقَوْلَ	السبا:31	بِغُلَامُ (وقف) اِسْمُهٗ	مریم:7
مَثَلَا (وقف) اَلْقَوْمُ	اعراف:177	عَادُ (وقف) اَلْاُوْلٰی	القمر:50

ھاء کا بیان

ھاء کی دو قسمیں ہیں: 1۔اصلی 2۔زائدہ

1۔ھاء اصلی:

جو حروف اصلیہ (ف ع ل) کی جگہ پر ہو اور وہ نفس کلمہ کی ہو، اس کو الگ کرنے سے معنی خراب ہو جاتا ہو، جیسے: نَفْقَهُ كَثِيْرًا، فَوَاكِهُ كَثِيْرًا، وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ، غَيْرَ مُتَشَابِهٍ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ، وَلَمَّا تَوَجَّهَ، لفظ اللہ جہاں بھی آئے۔

2۔ھاء زائدہ:

جو حروفِ اصلیہ (ف ع ل) کی جگہ پر نہ ہو اور نہ وہ نفس کلمہ کی ہو،

جیسے: يَرْضَهُ لَكُمْ، حِسَابِيَهْ۔

ہائے زائدہ کی تین قسمیں ہیں:

1۔ ہائے مدوّرہ

2۔ ہائے سکتہ

3۔ ہائے ضمیر

1۔ ہائے مدوّرہ:

تانیث کی وہ تائے مدوّرہ ہے جو گول "ۃ" کی شکل میں ہو، جو وقف میں ہائے ساکنہ سے بدل جاتی ہے، جیسے: نِعْمَةٌ سے نِعْمَهْ، حَامِيَةٌ سے حَامِيَهْ۔

2۔ ہائے سکتہ:

یہ وہ ہائے ساکنہ ہے جو کلمہ کی آخری حرکت کو ظاہر کرنے کے لیے لائی جاتی ہے، اس کا کوئی معنی نہیں ہوتا اور یہ ہر حال میں ساکن پڑھی جاتی ہے، قرآنِ پاک میں ہائے ساکنہ نو (9) مقام پر آتی ہے:

امثال	سورت، آیت	امثال	سورت، آیت
لَمْ يَتَسَنَّهْ	البقرة:259	مَالِيَهْ	الحاقة:28
فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ	الانعام:91	سُلْطَانِيَهْ	الحاقه:29
كِتَابِيَهْ	الحاقه:19، 25	مَاهِيَهْ	القارعه:10
حِسَابِيَهْ	الحاقه:20، 26		

3۔ ہائے ضمیر:

واحد مذکر غائب کی وہ ضمیر ہے، جو کلمہ کے آخر میں کاف ضمیر کی طرح (بمعنی اُس) ساتھ ملی ہوتی ہے، جیسے: كِتَابُهُ اس کی کتاب جَعَلَهُ اس نے بنایا، بِهِ اس کے ساتھ۔

ھائے ضمیر کے قواعد

اس کے دو قاعدے ہیں:

1۔ حرکت

2۔ صلہ

1۔ حرکت:

مکسور ہوگی یا مضموم۔

ہائے ضمیر مکسور:

اگر ہائے ضمیر سے پہلے کسرہ یا یائے ساکنہ ہو، تو ہائے ضمیر مکسور ہوگی، جیسے: بِهٖ، فِيْهِ

مستثنیٰ کلمات:

ہائے ضمیر مکسور سے چار کلمات مستثنیٰ ہیں: وَمَآ اَنْسَانِيْهُ، عَلَيْهُ اللّٰهَ، اَرْجِهْ، فَاَلْقِهْ مذکورہ کلمات دو جگہ مضموم اور دو جگہ ساکن ہیں۔

ہائے ضمیر مضموم:

اگر ہائے ضمیر سے پہلے فتحہ یا ضمہ ہو اور یائے ساکنہ کے علاوہ کوئی اور حرف ساکن ہو تو ہائے ضمیر مضموم ہوگی، جیسے: لَهُ الدِّيْنُ، اِسْمُهٗۤ اَحْمَدُ، اَخَاهُ، تُبْدُوْهُ، اَرْسَلَهٗ۔

مستثنیٰ کلمات:

ہائے ضمیر مضموم سے ایک کلمہ مستثنیٰ ہے، جیسے: وَيَتَّقْهِ اصل میں وَيَتَّقِيْهِ ہے۔

2۔ صلہ:

لغوی معنیٰ: کھینچ کر پڑھنا۔ اور اصطلاحِ قُرّاء میں۔ ہائے ضمیر کو اس طرح کھینچنا کہ اس کے کھینچنے سے واؤ مدّہ یا یائے مدّہ پیدا ہو، صلہ کا دوسرا نام اِشباع[1] بھی ہے۔

[1] حرکات کو اس طرح کھینچنا کہ زبر سے الف کی آواز، زیر سے یاء کی آواز اور پیش سے واؤ کی آواز پیدا ہوجائے۔

قاعدہ:

ہائے ضمیر سے پہلے وبعد دونوں متحرک ہوں، تو صلہ ہوگا، جیسے: وَرَسُوْلُهٗ اَحَقُّ۔

مستثنیٰ:

صلہ کے قاعدہ سے صرف ایک کلمہ مستثنیٰ ہے، يَرْضَهُ لَكُمْ۔

بغیر صلہ:

ہائے ضمیر سے پہلے یا بعد اگر کوئی حرف ساکن یا مشدد ہو یا دونوں ہی ساکن ہوں، تو ہائے ضمیر میں صلہ نہیں ہوگا، جیسے: فِيْهِ اَبَدًا، لَهُ الْمُلْكُ، بِهِ السِّحْرُ، مِنْهُ الْمَآءُ۔

مستثنیٰ:

بغیر صلہ کے قاعدہ سے صرف ایک کلمہ مستثنیٰ ہے: فِيْهٖ مُهَانًا۔

وضاحت:

ہائے ضمیر پر روم واشمام کے بارے میں قُرَّاء کا اختلاف ہے:

1......بعض قُرَّاء کے نزدیک مطلقاً جائز ہے۔

2......بعض قُرَّاء کے نزدیک مطلقاً ناجائز ہے۔

3......بعض قُرَّاء کے نزدیک تفصیل ہے اور وہ یہ ہے: (یہ قول ہی مُعتدل اور پسندیدہ ہے)

ہائے ضمیر سے پہلے پیش ہو، جیسے: رَسُوْلُهٗ یا پہلے زیر ہو جیسے: وَقَلْبِهٖ یا پہلے واؤ مدہ یا واؤ لین ہو، جیسے: قَتَلُوْهُ، وَشَرَوْهُ یا پہلے یائے مدہ یا یائے لین ہو، جیسے: اَخِيْهِ، عَلَيْهِ تو وقف بالروم اور وقف بالاشمام جائز نہیں ہوگا، باقی صورتوں میں جائز ہے، یعنی ہائے ضمیر سے پہلے زبر ہو، جیسے: لَنْ تُخْلَفَهٗ یا پہلے الف ہو، جیسے: اَخَاهُ یا پہلے صحیح ساکن ہو، جیسے: فَلْيَصُمْهُ

وقف کا بیان

لغوی معنی: ٹھہرنا، رُکنا۔ اور اصطلاحِ قُرَّاء میں۔ کلمہ غیر موصول (یعنی ایسا کلمہ جو ملا کر نہ لکھا گیا ہو) کے آخر پر سانس اور آواز توڑ کر ٹھہرنا، جیسے: عَنۡكُمۡ فِيۡهَا۔

وقف کی اقسام

وقف کی تین قسمیں ہیں:

1۔ موقوف علیہ کے اعتبار سے 2۔ معنی کے اعتبار سے 3۔ قاری کے اعتبار سے

1۔ وقف موقوف علیہ کے اعتبار سے:

اس کی پانچ قسمیں ہیں:

1۔ وقف بالسکون:

لغوی معنی: حرکت نہ ہونا، جزم ہونا اور اصطلاحِ قُرَّاء میں۔ اگر کلمہ کا آخری حرف پہلے ہی سے ساکن ہو، تو وہاں سانس اور آواز کو توڑ کر ٹھہرنا، جیسے: فَحَدِّثۡ۔ فَارۡغَبۡ۔ فَكَبِّرۡ۔

2۔ وقف بالاسکان:

لغوی معنی: ساکن کرنا، حرف کو بے حرکت کرنا۔ اور اصطلاحِ قُرَّاء میں۔ اگر کلمہ کا آخری حرف متحرک ہو، تو اس کو ساکن کر کے وہاں سانس اور آواز کو توڑ کر ٹھہرنا، جیسے: عٰلِمُ الۡغَيۡبِ۔

یہ (زبر، زیر، پیش، دوزیر، دوپیش) تینوں حرکتوں پر ہوتا ہے۔

3۔ وقف بالرَّوم:

لغوی معنی: قصد کرنا، تلاش کرنا۔ اور اصطلاحِ قُرَّاء میں۔ کلمہ کے آخری حرف کی حرکت (تہائی حصہ) کو آہستہ آواز میں پڑھنا کہ قریب والا ہی سن سکے، جیسے: تَقۡوِيۡمٍ۔ نَسۡتَعِيۡنُ۔

یہ (زیر، پیش، دوزیر، دوپیش) دونوں پر ہوتا ہے۔

4۔ وقف بالاشمام:

لغوی معنی: اشارہ کرنا، بوسونگھانا۔ اور اصطلاحِ قُرَّاء میں۔ کلمہ کے آخری حرف کو ساکن کر کے ہونٹوں کو ایسے گول کرنا جیسے ضمہ کی ادائیگی کے وقت کیا جاتا ہے،

جیسے: عَلِيمٌ، قَدِيرٌ۔ یہ صرف (پیش، دو پیش) پر ہوتا ہے۔

وضاحت:

*...... وقف بالرّوم صِرف حرکت اصلی پر ہے، عارضی حرکت پر نہیں،

جیسے: أَنذِرِ النَّاسَ میں أَنذِرْ پر وقف بالروم نہیں ہوگا، کیونکہ أَنذِرْ کی راء عارضی طور پر مکسور ہے۔

*...... وقف بالاشمام بھی حرکت اصلی پر ہے عارضی حرکت پر نہیں، جیسے: عَصَوُا الرَّسُولَ میں عَصَوُا کی واؤ پر وقف بالاشمام نہیں ہوگا، کیونکہ واؤ پر حرکت عارضی ہے۔

*...... وقف بالروم اور وقف بالاشمام کی ادائیگی ماہر استاد کے سکھانے ہی سے آسکتی ہے، بغیر استاد کے کامل ادائیگی نہیں آسکتی۔

5۔ وقف بالابدال:

لغوی معنی: بدلنا اور اصطلاحِ قُرَّاء میں۔ کلمہ کے آخری حرف پر دو زبر کی تنوین ہو، تو اس کو "وقفاً" الف مدّہ سے بدلنا، جیسے: تَوَّابًا سے تَوَّابَا۔ یا تائے مدوّرہ (گول ۃ) ہو، تو اس کو وقفاً ہائے ساکنہ سے بدلنا، جیسے: أُمَّةٌ سے أُمَّهْ۔

2۔ وقف معنی کے اعتبار سے:

اس کی چار قسمیں ہیں:

1۔ تام　　2۔ کافی　　3۔ حسن　　4۔ قبیح

1۔ تام:

ایسی جگہ پر وقف کرنا جہاں پہلے کلمہ کا بعد والے کلمہ سے لفظی اور معنوی دونوں تعلق

نہ ہوں، جیسے: مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ.

حکم:

بعد والے کلمہ سے ابتدا کی جائے گی۔

2۔ کافی:

ایسی جگہ پر وقف کرنا جہاں پہلے کلمہ کا بعد والے کلمہ سے معنوی تعلق ہو اور لفظی تعلق نہ ہو، جیسے: وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ. عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ. وَعَلٰى سَمْعِهِمْ۔

حکم:

بعد والے کلمہ سے ابتدا کی جائے گی۔

3۔ حسن:

ایسی جگہ پر وقف کرنا جہاں پہلے کلمہ کا بعد والے کلمہ سے لفظی اور معنوی دونوں تعلق ہوں، وقف کرنے سے معنی خراب نہ ہوتا ہو، جیسے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ. رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

حکم:

1۔ آیت کے درمیان میں اگر وقف ہو، جیسے: بِسْمِ اللّٰهِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تو پہلے کلمہ سے دوبارہ پڑھیں گے۔

2۔ آیت کے اختتام پر اگر وقف ہو، جیسے: رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ تو بعد والے کلمہ سے ابتدا کریں گے۔

4۔ قبیح:

ایسی جگہ پر وقف کرنا جہاں پہلے کلمہ کا بعد والے کلمہ سے لفظی ومعنوی دونوں تعلق ہوں اور وقف کرنے سے معنی بھی خراب ہوتا ہو، جیسے: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ۔

حکم:

یہ ناجائز ہے، صرف اضطراری حالت میں جائز ہے، لیکن اس صورت میں پہلے کلمہ سے دوبارہ پڑھیں گے۔

3۔ وقف قاری کے پڑھنے کے اعتبار سے:

اس کی چار قسمیں ہیں:

1۔ اختیاری

2۔ اضطراری

3۔ اختباری

4۔ انتظاری

1۔ اختیاری:

اختیاری طور پر، استراحت کی غرض سے (علاماتِ وقف پر) ٹھہرنا۔

2۔ اضطراری:

جو مجبوری کی حالت میں کیا جائے، مثلاً: کھانسی وغیرہ کا آ جانا۔

3۔ اختباری:

امتحان کی غرض سے ممتحن کسی جگہ پر روک دے، تو وقف اختباری کہلاتا ہے۔

4۔ انتظاری:

کسی کلمہ پر ٹھہر کر اس کے تمام اختلافاتِ قراءات کو مکمل کرنا۔

سکتہ کا بیان

لغوی معنی: خاموش ہونا، رُکنا۔ اور اصطلاحِ قُرّاء میں۔ کلمہ کے آخری حرف پر بغیر سانس توڑے تھوڑی دیر کے لیے ٹھہرنا۔

سکتہ کی دو قسمیں ہیں:

1۔ لفظی 2۔ معنوی

1۔ سکتہ لفظی:

جب صحیح حرف ساکن کے بعد ہمزہ ہو، تو ساکن پر سکتہ کرنا، جیسے: قَدْ اَفْلَحَ، مَنْ اٰمَنَ، اِنَّ الْاِنْسَانَ۔

وضاحت:

یہ سکتہ روایتِ حفص میں بطریق شاطبیؒ نہیں، البتہ بطریق جزریؒ ہے۔

2۔ سکتہ معنوی:

جن موقعوں میں دو کلموں کے درمیان معنوی جدائی کو ظاہر کرنا مقصود ہو، تو وہاں سکتہ کیا جاتا ہے۔

روایتِ حفص میں سکتہ معنوی چار جگہ پر ہوا ہے

امثال	سورت، آیت	امثال	سورت، آیت
عِوَجًا سکتہ قَیِّمًا	الکھف:1	مَرْقَدِنَا سکتہ هٰذَا	یٰسٓ:52
وَقِیْلَ مَنْ سکتہ رَاقٍ	القیامۃ:27	کَلَّا بَلْ سکتہ رَانَ	المطففین:14

وضاحت:

مذکورہ جگہوں پر بطریق شاطبی سکتہ اور بطریق جزری سکتہ و بغیر سکتہ دونوں جائز ہیں۔

چند ضروری مسائل

درج ذیل سات کلمات کا الف وقف میں تو پڑھا جاتا ہے اور وصل میں نہیں پڑھا جاتا۔

لکھنے کی صورت	وصل کی صورت	وقف کی صورت	سورت، آیت
اَنَاْ	اَنَ (اکیلا ہو کسی کلمہ کا حصہ نہ ہو)	اَنَا	قرآنِ پاک میں جہاں بھی آئے
لٰكِنَّاْ	لٰكِنَّ	لٰكِنَّا	الکہف:38
سَلَاسِلَاْ	سَلَاسِلَ	سَلَاسِلَا	الدھر:4
اَلظُّنُوْنَاْ	اَلظُّنُوْنَ	اَلظُّنُوْنَا	الاحزاب:10
اَلرَّسُوْلَاْ	اَلرَّسُوْلَ	اَلرَّسُوْلَا	الاحزاب:66
اَلسَّبِيْلَاْ	اَلسَّبِيْلَ	اَلسَّبِيْلَا	الاحزاب:67
قَوَارِيْرَاْ (پہلا)	قَوَارِيْرَ	قَوَارِيْرَا	الدھر:15

تنبیہ: وہ اَنَا جو نفس کلمہ کا ہو اس کا الف ہر حال میں پڑھا جاتا ہے، مثلاً:

نمبر شمار	اَمثال	سورت، آیت
1	جَآءَنَا	الملک:9
2	لِقَآءَنَا	یونس:15
3	وَاَنَابُوْا	الزمر:17
4	اَنَاسِيَّ	الفرقان:49
5	اَلْاَنَامِلَ	آلِ عمران:119
6	وَاَنَابَ	صٓ:24

وضاحت:

دوکلمات ایسے ہیں جن کو وقفاً دوطرح پڑھا جا سکتا ہے:

1۔ (فَمَآ آتٰنِ) حذف یاء (فَمَآ آتٰنْ) اور اثبات یاء (فَمَآ آتٰنِیْ)۔(النمل:36)۔

2۔(سَلٰسِلَا) حذف الف (سَلٰسِلْ) اور اثبات الف (سَلٰسِلَا)۔(الدھر:4)۔

درج ذیل کلمات کا الف خواہ کلمہ کے درمیان میں ہو یا آخر میں وہ وقفاً، وصلاً پڑھا نہیں جائے گا۔

لکھنے کی صورت	پڑھنے کی صورت	سورت، آیت
اَفَاْئِنْ	اَفَئِنْ	آلِ عمران:144
وَمَلَاْئِہٖ	وَمَلَئِہٖ	الاعراف:103
لِتَتْلُوَاْ	لِتَتْلُوَ	الرعد:30
لِیَبْلُوَاْ	لِیَبْلُوَ	محمد:4
لَنْ نَّدْعُوَاْ	لَنْ نَّدْعُوَ	الکھف:14
مِاْئَۃٌ	مِئَۃٌ	الانفال:65
اَوْلَاْاَذْبَحَنَّہٗ	اَوْلَاَذْبَحَنَّہٗ	النمل:21
لِشَاْیْءٍ	لِشَیْءٍ	الکھف:23
اَوْیَعْفُوَاْ	اَوْیَعْفُوَ	البقرہ:237
لَاْاَنْتُمْ	لَاَنْتُمْ	الحشر:13
لَاْاِلَی اللّٰہِ	لَاِلَی اللّٰہِ	آلِ عمران:158
لَاْاَوْضَعُوْا	لَاَوْضَعُوْا	التوبہ:47
ثَمُوْدَاْ	ثَمُوْدَ	ھود:68

وَمَلَاۡئِهِمۡ	وَمَلَئِهِمۡ	یونس:83
وَاَنۡ اَتۡلُوَا۟	وَاَنۡ اَتۡلُوَ	النمل:92
وَنَبۡلُوَا۟	وَنَبۡلُوَ	محمد:31
لِيَرۡبُوَا۟	لِيَرۡبُوَ	الروم:39
مِاْئَتَيۡنِ	مِئَتَيۡنِ	الانفال:65,66
مِنۡ نَّبَاِی	مِنۡ نَّبَاِ	الانعام:34
قَوَارِيۡرَا۟ (دوسرا)	قَوَارِيۡرَ	الدھر:16
اَنۡ تَبُوۡٓءَا۟	اَنۡ تَبُوۡٓءَ	المائدۃ:29
لَاۡاِلَی الۡجَحِيۡمِ	لَاِلَی الۡجَحِيۡمِ	الصٰفٰت:68
بِئۡسَ الِاسۡمُ (1)	بِئۡسَ لِسۡمُ	الحجرات:11

درج ذیل کلمات کو بڑی احتیاط سے پڑھیں، کیونکہ اکثر حفاظِ کرام بھی ان میں غلطی کر جاتے ہیں، ان کلمات میں جو مُشَدَّد حرف آئے اسے مُشَدَّد پڑھیں اور جو ساکن ہو اس کا سکون تام ادا کیا جائے اور جو حروف پُر ہیں انہیں پُر اور جو حروف باریک ہیں انہیں باریک ادا کیا جائے، جس کلمے میں دو یا تین غُنّے آ رہے ہوں، وہ سب کے سب کامل ادا ہوں۔

ذُرِّيَّتَهٗ	وَسَبِّحۡهُ	اَعُوۡذُ	عَهِدۡ
عَهِدۡتُّ	سِحۡرٍ	سَحَّارٍ	اَللّٰهُ

(1) بِئۡسَ الِاسۡمُ میں لا کے دائیں بائیں جو دو ہمزے لکھے ہوئے ہیں وہ پڑھنے میں نہیں آتے اور اس لفظ کے پڑھنے کا قاعدہ یہ ہے کہ بِئۡسَ کی سین کو تو مفتوح پڑھتے ہیں، پھر اس کے بعد لام کو مکسور اور اس لام کو اِسۡمُ کے سین سے ملا کر پڑھتے ہیں۔

آلْـٰٔنَ	وَجْهَهٗ	وَطُبِعَ عَلٰى
مَبْعُوْثُوْنَ	جِبَاهُهُمْ	ءَاَنْذَرْتَهُمْ
ءٰۤالذَّكَرَيْنِ	بِمُزَحْزِحِهٖ	اَنْ يُّعَمَّرَ
وَاعْتَصِمُوْا	لُجِّيٍّ يَّغْشٰـهُ	اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ
يُدَعُّوْنَ دَعًّا	عَلٰۤى اَعْقٰبِكُمْ	اَحْسَنَ الْقَصَصِ
يٰنُوْحُ اهْبِطْ	لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ	فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ
اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ	مِنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى	حَبًّا وَّنَبَاتًا

وَعَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ	جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ
صُمٌّۢ بُكْمٌ	لَيًّاۢ بِاَلْسِنَتِهِمْ
نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى	مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ
وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ	اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ
اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ	فَتًى يَّذْكُرُهُمْ

وقف کرتے وقت آخری حرف کیسے پڑھیں؟

لکھنے کی صورت		وقف کی صورت
ذٰلِكَ	زبر والا حرف بھی ساکن ہو جائے گا۔	ذٰلِكْ
قِطْرٍ	زیر والا حرف بھی ساکن ہو جائے گا۔	قِطْرْ
اَلْوَدُوْدُ	پیش والا حرف بھی ساکن ہو جائے گا۔	اَلْوَدُوْدْ
مِنْ هَادٍ	دو زیر والا حرف بھی ساکن ہو جائے گا۔	مِنْ هَادْ
مِسْكٌ	دو پیش والا حرف بھی ساکن ہو جائے گا۔	مِسْكْ
رَسُوْلِهٖ	کھڑی زیر والا حرف بھی ساکن ہو جائے گا۔	رَسُوْلِهْ
زِيْنَتَهٗ	الٹا پیش والا حرف بھی ساکن ہو جائے گا۔	زِيْنَتَهْ
لَغْوًا	دو زبر پر ایک زبر اور بعد میں الف پڑھا جائے گا۔	لَغْوَا
عِيْشَةٍ	گول "ۃ" بھی ساکن "ہْ" ہو جائے گی۔	عِيْشَهْ
يَسْعٰى	کھڑا زبر ویسے ہی پڑھا جائے گا۔	يَسْعٰى
خَلَقْنَا	الف سے پہلے والا زبر وقف میں ویسے ہی پڑھا جائے گا۔	خَلَقْنَا
يَظُنُّ	مشدد حرف کو ساکن کر کے دو حرفوں کے برابر دیر لگائیں۔	يَظُنّْ
نَسْتَحْيِ	کھڑی زیر اگر "ی" کے نیچے ہو تو ویسے ہی پڑھی جائے گی۔	نَسْتَحْيِ
مُسَمًّى	جیسے لفظ پر وقف میں کھڑا زبر پڑھیں گے۔	مُسَمّٰى
مَعْدُوْدَاتٍ	لمبی 'ت' کو وقف میں ساکن 'تْ' پڑھتے ہیں۔	مَعْدُوْدَاتْ

رموزِ اوقاف کا بیان

1۔ تلاوت کے دوران میں درج ذیل رموزِ اوقاف کو ملحوظ رکھنا چاہیے:

○ جہاں آیت پوری ہو جاتی ہے، وہاں چھوٹا سا دائرہ لکھا ہوتا ہے۔ یہ حقیقت میں آیۃٌ کی گول 'ۃ' ہے جس نے گول دائرے کی شکل اختیار کر لی ہے۔ یہ وقف کی علامت ہے اس پر ٹھہرنا چاہیے۔

مـ یہ وقف لازم کی علامت ہے۔ اس پر ضرور ٹھہرنا چاہیے۔ اگر نہ ٹھہرا جائے تو اکثر جگہ معنی ومفہوم کے غلط ہونے کا امکان ہے۔

ط یہ وقف مطلق کی علامت ہے، اس پر بھی ٹھہرنا چاہیے۔

ج یہ وقف جائز کی علامت ہے، یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔

قِف اس کے معنی ہیں ''ٹھہر جاؤ'' اس پر بھی ٹھہرنا چاہیے۔

2۔ درج ذیل رموزِ اوقاف پر نہیں ٹھہرنا چاہیے:

لا اس کے معنی ہیں ''نہیں'' یہ علامت اگر آیت کے اندر ہو تو ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہیے۔ اگر آیت کے اوپر ہو تو دونوں طرح (ٹھہرنا اور نہ ٹھہرنا) جائز ہے۔

ز یہ وقف مجوز کی علامت ہے۔ یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

ص یہ وقف مرخص کی علامت ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا چاہیے۔ اگر بوقت ضرورت ٹھہرا جائے تو رخصت ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ 'ص' پر ملا کر پڑھنا 'ز' کی نسبت زیادہ ترجیح رکھتا ہے۔

صلے یہ اَلْوَصْلُ اَوْلٰی کا اختصار ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

ق یہ قِیْلَ عَلَیْہِ الْوَقْفُ کا خلاصہ ہے۔ یہاں ٹھہرنا نہیں چاہیے۔

صل یہ قَدْ یُوْصَلُ کی علامت ہے۔ یہاں کبھی ٹھہرا جاتا ہے اور کبھی نہیں، البتہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

3۔ چند مشہور وقوف کی وضاحت:

وَقْفُ النَّبِيِّ ﷺ اس کا مطلب ہے کہ یہاں نبی ﷺ وقف کیا ہے اور یہاں ٹھہرنا مستحب ہے۔

وقف مُنَزَّل اس کو وقف جبرائیل علیہ السلام بھی کہتے ہیں۔ یہاں پر بھی وقف کرنا مستحب ہے۔

وقف غُفْرَان غفران کا معنی ہے ''بہت زیادہ بخشش طلب کرنا'' یہاں پر پڑھنے اور سننے والے کو بخشش مانگنی چاہیے۔ یہاں وصل کرنے کے بجائے وقف کرنا بہتر ہے۔

س یا سکتہ یہ سکتے کی علامت ہے۔ (یہاں کسی قدر ٹھہرنا چاہیے مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے)۔

وقفہ یہ لمبے سکتے کی علامت ہے۔ یہاں سکتے کی نسبت زیادہ ٹھہرنا چاہیے لیکن سانس نہ ٹوٹے۔

∴ یہ قریب قریب دو جگہ تین نقطے ہوتے ہیں جسے مُعَانقه کی علامت کہتے ہیں۔ قرآن کے حاشیے پر لکھا لفظ مع اسی کا اختصار ہے۔ ان دونوں مقامات میں سے کسی ایک پر ٹھہرنا چاہیے۔

ك یہ كَذٰلِكَ کا مخفف ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وقف کی جو علامت پہلے گزری ہے، اس کا بھی وہی حکم ہے۔

۵ اس کا مطلب ہے کہ کوفیوں کے علاوہ دیگر قراء کے نزدیک یہاں آیت ہوتی ہے۔ اگر کوئی یہاں وقف کرے تو لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

اہم معلومات:

الرّبع یہ پارے کے چوتھائی حصہ ہونے کی علامت ہے۔

النّصف یہ پارے کے آدھا ہونے کی علامت ہے۔

الثّلثة یہ پارے کے تین چوتھائی ہونے کی علامت ہے۔

السّجدة قرآن مجید میں دورانِ تلاوت 15 مقامات پر سجدہ کرنا مسنون ہے۔

(تفصیل اگلے صفحہ پر)

ع یہ رکوع کی علامت ہے۔

سجدہ ہائے تلاوت کے مقامات کی تفصیل

1	وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ	الاعراف،آیت:206
2	بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ	الرعد،آیت:15
3	مَا يُؤْمَرُوْنَ	النحل،آیت:50
4	وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا	الاسراء،آیت:109
5	سُجَّدًا وَّبُكِيًّا	مریم،آیت:58
6	يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ	الحج،آیت:18
7	وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا	الفرقان:60
8	رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ	النمل،آیت:26
9	وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ	السجدہ،آیت:15
10	رَاكِعًا وَّاَنَابَ	ص،آیت:24
11	وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ	حم السجدۃ،آیت:38
12	وَاعْبُدُوْا	النجم ،آیت:62
13	لَا يَسْجُدُوْنَ	الانشقاق،آیت:21
14	وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ	العلق،آیت:19
15	لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (عِندَ الشافعیؒ)	الحج،آیت:77

چند مخصوص کلمات کی وضاحت

*......(ضَعْفٍ ضَعْفًا)[1] (الروم:54) ضاد پر فتحہ اور (ضُعْفٍ ضُعْفًا) ضاد پر ضمہ ان کو دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

*......قرآن میں چار کلمات ایسے ہیں جہاں (ص) پر چھوٹا سا (س) بھی لکھا ہوتا ہے اور وہ یہ ہیں:

1۔ وَيَبْصُۜطُ (البقرۃ:245)۔

2۔ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً (الاعراف:69) ان دونوں میں صرف ''س'' پڑھیں گے۔

3۔ اَلْمُصَيْۜطِرُوْنَ (الطور:37) اس میں ''س اور ص'' دونوں پڑھ سکتے ہیں۔

4۔ بِمُصَيْطِرٍ (الغاشیہ:22) اس میں صرف ''ص'' پڑھیں گے۔

لیکن بطریق جزری مذکورہ چاروں کلمات میں ''س اور ص'' دونوں پڑھ سکتے ہیں۔

فوائد:

1......قرآنِ مجید میں ایک ایسا کلمہ ہے جس میں نونِ تنوین کا تلفظ کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے: كَاَيِّنْ اصل میں (كَاَيٍّ) ہے۔(الِ عمران:147)۔

2......قرآنِ مجید میں دو ایسے کلمات ہیں جہاں نون ساکن کو نون تنوین کی شکل میں لکھا گیا ہے اور وہ یہ ہیں: لَيَكُوْنًا اصل میں (وَلَيَكُوْنَنْ) ہے۔ (یوسف: 32) اور لَنَسْفَعًا اصل میں (لَنَسْفَعَنْ) ہے۔(العلق:15)۔

3......مَجْرٖىهَا اصل میں تلفظ مَجْرَاهَا تھا، یعنی راء مفتوح کے بعد الف ہے۔ مذکورہ لفظ میں اِمالہ کیا گیا ہے اور اِمالہ یہ ہے کہ زبر کو زیر کی طرف اور الف کو یاء کی طرف مائل (جھکاؤ) کر کے پڑھنا۔ یعنی راء کی حرکت نہ خالص زبر ہو اور نہ ہی خالص زیر

[1] اس بات کا خیال رہے کہ اگر پہلے کلمہ ضُعْفٍ پر پیش پڑھا ہے تو پھر باقی دو کلمات پر بھی پیش ہی پڑھا جائے گا، اسی طرح اگر پہلے ضَعْفٍ پر زبر پڑھا ہے تو پھر باقی دو کلمات پر بھی زبر ہی پڑھا جائے گا۔

ہو، بلکہ درمیانی حالت سے ادا ہو، اس کا تلفظ ایسے ہو گا جیسے اُردو زبان میں ہمارے، تمہارِے، قطرِے کا کیا جاتا ہے۔

نوٹ:

جن حروف پر زبر، زیر، پیش، جزم اور شدّ نہ ہو وہ حروف نہیں پڑھے جاتے، مثلاً اُولٰٓئِكَ، سَاُورِیْكُمْ، مُوْسٰی، بُشْرٰی۔

سوائے الف کے اگر الف سے پہلے زبر ہو تو الف پڑھا جائے گا، مثلاً قَالَ۔

وَآخر دعوانا اَنِ الحمدللہ رب العالمین

طالب دُعا

عبد الرحمٰن

یکم جون 2013ء

مسئلہ دال وضاد دلائل کی روشنی میں

اکثر مفسرین اور علماء فقہ وصرف ونحو اور تجوید کے ماہرینِ قُرَّاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ضاد مشابہ ظاء کے ہے، ان دونوں میں فرق کرنا مشکل ہے، دال کے مشابہ کسی نے بھی نہیں لکھا، حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صحیح مذہب علماء کا یہ ہے کہ ضاد اور ظاء میں مشابہت ہے اس لیے کہ یہ دونوں قریب المخرج ہیں۔

ضاد شروع حافہ زبان واضراس (ضواحک سے نواجذ تک) سے نکلتا ہے، ظاء زبان کی نوک اور ثنایا علیا کے کنارے سے نکلتا ہے۔

یہ دونوں حروف صفت مجہورہ ورِخوہ ومُطبقہ ومُستعلیہ میں مشترک ہیں۔

تفسیر عزیزی میں ہے: ضاد اور ظاء میں فرق کرنا نہایت مشکل امر ہے۔

خزانۃ الروایات میں ہے: عام لوگ ضاد اور ظاء کی آواز میں فرق نہیں کر سکتے۔ (اقتصاد، ص:5)

کبیری شرح منیہ میں ہے: ضاد اور ظاء کے درمیان فرق ہے۔ (اقتصاد، ص:2)

البیان الجزیل فی الترتیل صفحہ:52 میں ہے کہ ایک وَبا عام اس زمانہ میں ہے کہ ضاد کو دال کی آواز میں پڑھتے ہیں، حالانکہ دال پُر نہیں ہوتا اور ضاد پُر ہوتا ہے، سو یہ بات جملہ کتب نحو وقرأت وتفسیر وفقہ کے خلاف ہے۔

علمائے کرام وقرّائے عظام کے فتاویٰ:

مولانا سید احمد ندوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ:

میری تحقیق تو یہ ہے کہ جس طرح صاد کو ظاء کی جگہ پڑھنا جب کہ دونوں حرفوں کی ادائیگی میں فرق کرنا ممکن اور آسان ہے، اسی طرح ضالین کو دالین پڑھنا غیر معتبر ہے، اصول تجوید اور علماء ومشائخ کی رائے کے مطابق صحیح طریقہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ضاد دال

کے مخرج میں نہ پڑھا جائے، کیونکہ ضاد اور دال میں اصول تجوید کے لحاظ سے سات امور کا فرق ہے مخرج اور صفت استطالت کے اختلاف کے باوجود ضاد کی مشابہت ظاء کے ساتھ ثابت ہے۔

بہر حال قاری قرآن مجید کو قرآنِ مجید پڑھتے وقت تمام حروف قرآنیہ کو صحیح مخارج سے ادائیگی کی پوری کوشش کرنی چاہیے، واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ الراجی عفو ربہ الباری السید احمد الندوی

26 شوال 1273ھ، بمطابق 19 جون 1857ء

استاذ الاساتذہ میاں سید محمد نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین وقاریان قرآنِ مجید وواقفان علم تجوید اس مسئلہ میں کہ کوئی شخص حرف ضاد کو مانند دال کے پڑھتا ہے اور اس کو دواد بولتا ہے اور ضاد مشابہ بالظاء کے پڑھنے کو منع کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر کوئی شخص ضاد مشابہ بالظاء پڑھے گا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی اور حرف ضاد کو جس جگہ بھی قرآن میں آتا ہے مشابہ بالظاء پڑھتا ہے اور ضاد مشابہ دال پڑھنے کا انکاری ہے اور کہتا ہے کہ حرف دواد بے اصل اور بے ثبوت ہے اور مہمل ہے اور اس کا وجود کسی جگہ کتب فقہ، تفسیر اور تجوید وکتب صرف میں نہیں ہے، لہٰذا معلوم ہوا کہ دواد کا کوئی وجود نہیں اور اس کے پڑھنے سے نماز میں خلل آتا ہے، پس سوال یہ ہے کہ ان دونوں اشخاص میں سے کس کا قول وفعل صحیح ہے اور کس کا غلط، بینوا توجروا۔

جواب: ان دونوں اشخاص میں سے عمرو کا قول وفعل صحیح ہے اور زید کا قول وفعل غیر صحیح ہے، عمرو کا یہ قول کہ اگر کوئی شخص ضاد مشابہ بالظاء پڑھے تو نماز اس کی موافق مذہب مفتی بہ صحیح ہے۔

اس دعوے کی دلیل لکھی جاتی ہے، تا کہ عمرو کے اس قول کی صحت معلوم ہو سکے،

النشر فی القراءت العشر میں مؤلفہ علامہ جزریؒ مرقوم ہے:

''جیسا حرف ضاد کا ادا کرنا زبان پر دشوار ہے، ویسا کسی حرف کا ادا کرنا دشوار نہیں، اسی وجہ سے لوگوں کی زبانیں اس کے ادا کرنے میں مختلف ہیں اور کم لوگ ہیں جو اس کو اچھی طرح سے ادا کر سکتے ہیں۔''

علامہ جزریؒ التمہید فی علم التجوید میں لکھتے ہیں:

''حروف میں حرف ضاد کی طرح کوئی اور حرف دشوار نہیں ہے۔''

علامہ ابو محمد مکیؒ کتاب الرعایہ میں لکھتے ہیں:

''ضاد کو پڑھنے میں قاری کو لحاظ و محافظت کرنا بہت ضروری ہے، کیونکہ یہ ایک ایسا امر ہے کہ میں نے اس میں بہت سے قراء و ائمہ کو قصور کرتے ہوئے دیکھا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ضاد ادائیگی میں دشوار ہے، ان لوگوں کے لیے جن کو اس کی ادائیگی پر عبور نہیں۔''

اب آگے ہم ضاد کو مشابہ بالظاء ہونے کے دلائل بیان کرتے ہیں۔

علامہ ابو محمد مکیؒ اپنی کتاب الرعایہ میں تحریر فرماتے ہیں:

''ضاد ایک ایسا حرف ہے جو سننے میں ظاء کے مشابہ ہے۔''

علامہ شعلہ موصلی حنبلیؒ اپنی شرح شاطبیہ موسوم بہ کنز المعانی شرح حرز الامانی میں تحریر فرماتے ہیں:

''ضاد اور ظاء سننے میں متشابہ ہیں اور ضاد اور ظاء میں دو لحاظ سے فرق ہوتا ہے ایک ان دونوں کا الگ الگ مخرج اور دوسرے ضاد میں صفت استطالت کا پایا جانا جو ظاء میں نہیں ہے، پس اگر یہ دونوں فرق نہ ہوتے تو یہ دونوں حرف ایک ہو جاتے۔''

علامہ جزریؒ التمہید فی علوم التجوید میں لکھتے ہیں:

''عوام الناس ضاد کے ادا کرنے میں مختلف ہیں، بعض لوگ تو ضاد کو ظاء بولتے ہیں اور یہ اکثر شام والے ہیں اور بعض اہل شرق وغیرہ اور ان لوگوں کے ضاد کو ظاء پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ حرف ضاد حرف ظاء کی تمام صفات میں شریک ہے اور حرف ضاد میں صفت استطالت کی صفت زائد ہے جو حرف ظاء میں نہیں ہے سو اگر ضاد میں صفت استطالت نہ ہوتی اور اس کا مخرج ظاء سے جدا نہ ہوتا تو ضاد ظاء ہو جاتا۔''

ایسے ہی علامہ جزریؒ المقدمۃ الجزریہ میں فرماتے ہیں:

''ضاد کو صفت استطالت اور مخرج کے ذریعے ظاء سے جدا و ممیز کیا جاتا ہے۔''

پس ضاد اور ظاء میں استطالت اور مخرج کا مختلف ہونا اور بقایا تمام صفات میں مشترک ہونا ایک ایسی بات ہے کہ اس پر تمام علمائے فن تجوید کا اتفاق ہے اور اوپر ہم جو فن کی کتب کے حوالے لائے ہیں ان سے یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ ضاد مشابہ بالظاء ہے، مگر اپنے مخرج اور صفت استطالت کے ذریعے جدا حرف ہے۔

اب ہم علامہ فخر الدین رازیؒ کی تفسیر کبیر سے نقل کرتے ہیں:

''دسواں مسئلہ ہمارے نزدیک مختار یہ ہے کہ ضاد کا مشابہ بالظاء ہونا نماز کو باطل نہیں کرتا اور اس پر دلیل یہ ہے کہ ان دونوں کے درمیان بہت زیادہ مشابہت ہے اور ان دونوں حروف میں تمیز کرنا بہت دشوار ہے، ان دونوں حروف میں مشابہت کا بیان کئی وجوہ سے ہے، اول تو یہ ہے کہ دونوں حروف مجہورہ ہیں اور دوسرے یہ کہ دونوں حروف رخوہ ہیں اور تیسرے یہ کہ دونوں حروف مطبقہ ہیں اور چوتھے یہ کہ ظاء کا مخرج زبان کا کنارہ اور ثنایا علیا ہے اور ضاد کا مخرج حافہ زبان مع اضراس کی جڑ ہے، مگر ضاد میں صفت استطالت کی وجہ سے انبساط اور کشادگی حاصل ہے اور ضاد کا مخرج ظاء کے مخرج کے

قریب ہے، پانچویں یہ کہ حرف ضاد عربوں کے ساتھ مخصوص ہے، ہمارے اس بیان سے ثابت ہوا کہ ضاد ظاء کے مشابہ ہے اور دونوں میں تمیز کرنا دشوار ہے۔"

ان تمام عبارتوں کا خلاصہ کلام یہ ہے کہ ضاد مشابہ بالظاء ہے اور ان میں فرق کرنا بڑے ماہر اور مجود کا کام ہے اس لیے ضاد مشابہ بالظاء پڑھنے سے نماز فاسد نہیں ہوگی اور یہی مضمون فقہ کی بہت سی کتب میں مرقوم ہے، خلاصہ یہ کہ عمرو کا قول (کہ اگر کوئی شخص مشابہ بالظاء پڑھے تو اس کی نماز مذہب مفتیٰ بہ کے صحیح ہے) بالکل درست ہے اور اس کا فعل یعنی ضاد کو مشابہ بالظاء پڑھنا صحیح ودرست ہے اور یہیں سے ثابت ہو گیا کہ زید کا یہ قول (کہ اگر کوئی شخص ضاد مشابہ بالظاء پڑھے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی) بالکل غلط ہے اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ زید کا ضاد کو مشابہ بالدال پڑھنا بالکل بے اصل اور بلا ثبوت ہے اور عمرو کا ضاد کو مشابہ بالدال پڑھنے سے منع کرنا اور یہ کہنا کہ حرف دواد بے اصل اور بلا ثبوت ہے بہت صحیح ہے فی الواقع حرف ضاد کا مشابہ بالدال ہونا تجوید کی کسی کتاب سے ثابت نہیں ہے اور نہ ہی فقہ یا تفسیر کی کسی کتاب سے ثابت ہے، پس ضاد کو مشابہ بالدال پڑھنا بلاشبہ بے دلیل وبلا ثبوت ہے، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

سید نذیر حسین

1281ھ بمطابق 1864ء

علماء حرمین شریفین سے استفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف ضاد کی ادا کے بارے میں علماء اور قُرّاء کا کیا ارشاد ہے، کیا یہ صوت وسمع میں ظاء، دال اور غین میں سے کسی ایک کے مشابہ ہے یا نہیں، کیونکہ ہمارے ملک کے لوگ اس کی قراءت کے بارے میں تین گروہوں میں منقسم ہیں، ان میں سے ایک اس کو اس طرح ادا کرتا ہے کہ اس کی آواز سننے میں دال کی آواز کے مشابہ ہوتی ہے، پس یہ لوگ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ وغیرہ کو غَيْرِ الْمَغْدُوبِ پڑھتے ہیں اور دوسرا اس طرح پڑھتا ہے کہ اس کے تلفظ میں غین اور دال دونوں سنے جاتے ہیں، پس یہ لوگ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے بجائے وَلَا اغْدَآلِّيْنَ پڑھتے ہیں اور تیسرا گروہ اس کا تلفظ اس طرح کرتا ہے کہ اس کی آواز سننے میں ظاء صحیح کی آواز کے مشابہ ہوتی ہے، پس ان ہر تین گروہوں میں سے کون سے گروہ کی قراءت درست ہے براۓ مہربانی ضاد کی صحیح ادائیگی کو بالتفصیل واضح فرمائیے، شاید کہ حق تعالیٰ شانہ آپ کی وضاحت کی بدولت اس نزاع کو ختم فرمائیں۔

مدینہ منورہ کے شیخ القُرّاء کا جواب:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو یکتا اور واحد ہے اور صلوٰۃ وسلام ہو اس ذات گرامی پر جس کے بعد کوئی نبی نہیں، حمد وصلوٰۃ کے بعد! مومن کی شان یہ ہے کہ جب بات کرتا ہے تو سچ بولتا ہے اور جب اس کے سامنے سچ آتا ہے تو وہ اس کی تصدیق کرتا ہے اور اہل فضل کا اختلاف جس کو محققین کی کتابوں سے قطعی دلیل کی تائید حاصل نہ ہو سراسر غلطی اور خلافِ حق ہے اور ناحق جھگڑے کا انجام ندامت اور خسارہ آخرت ہے، پس میں کہتا ہوں اور میں اپنے قدرت والے پروردگار کی رحمت کا محتاج حسن بن ابراہیم ہوں، جو حرم

نبوی ﷺ میں مدرس ہوں کہ ضاد کے بارے میں قول فیصل صرف یہ ہے کہ وہ ظاء سے بہت زیادہ قریب ہے جیسا کہ رعایہ اور جہد المقل وغیرہما میں ہے، پس تیسرا گروہ جس کا استفتاء میں ذکر ہے اس کی قراءت صحیح ہے، رہا ضاد کا غین یا دال کے ساتھ مشابہ ہونا سو ہم نے نہ تو کبھی سنا ہے اور نہ کسی کتاب میں موجود ہے پس جس شخص نے کسی ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھی جو ضاد کو غین یا دال کے مشابہ سمجھتا ہو تو اس کی نماز باطل ہے اور جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں اس پر اللہ گواہ ہے۔ اس فتویٰ کو حسن بن ابراہیم الشاعر نے جو مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں مدرس ہے نے اپنے ہاتھ سے لکھا اور اپنی زبان سے پڑھا ہے۔

علماء مکہ مکرمہ کا جواب:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آپ کہہ دیجیے کہ ہدایت اللہ کی جانب سے ہے جسے چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف راہنمائی کر دیتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت کی راہ نہ دکھائے تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہوتے، پس ہم کہتے ہیں کہ وہ بات جو تمام اہل نظر وفکر کی کتابوں میں تحقیق سے درج ہے یہ ہے کہ ضاد وظاء استعلاء اطباق، تفخیم اور جہر رخوۃ میں مشترک اور مخرج میں مختلف ہیں اور ضاد صفت استطالت میں منفرد ہے، پس جب ضاد کو اس کے صحیح حق کے مطابق ادا کیا جائے گا یعنی اس کو اس کے مخرج سے صفات کی رعایت کے ساتھ ادا کیا جائے گا تو یہ اس کی ایسی درست اور صحیح ادا ہوگی جس سے علماء قراءت کے نزدیک مفر نہیں اور اس وقت ضاد کے تلفظ میں ظاء کی مشابہت کا اثر ہوگا، جیسا کہ نہایۃ القول المفید وغیرہ میں ہے۔

رہا ضاد کا دال یا غین سے قریب ہونا، سیہ حق کے سراسر خلاف ہے، واللہ اعلم۔

اس فتویٰ کو احمد حامد عبدالرزاق نے جو مکہ مکرمہ مدرسۃ الفلاح کے قراء میں سے ایک ہے۔

25 ذی قعدہ 1351ھ، بمطابق 22 مارچ 1933ء

مذکورہ فتوؤں کے علاوہ دیگر علماء کرام وقُرّاءعظام کے فتاویٰ موجود ہیں، مگر طوالت مضمون کے سبب یہاں ان کے صرف اسمائے گرامی ذکر کیے جاتے ہیں:

مولانا سید شریف حسین، مولانا عبدالحمید، مولانا تلطف احمد حسن، ابوالحسنات مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا مولوی محدث فخر الدین احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ صدر مدرس مدرسہ شاہی مراد آباد ہند، مولانا مولوی استاذ حافظ قاری عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مدرس درجہ قراءت مدرسہ امدادیہ مراد آباد، مولانا مختار احمد صاحب شیر کوٹی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا مولوی استاذ حافظ عبدالحق صاحب عثمانی مدنی رحمۃ اللہ علیہ شاگرد خاص مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ مدرس مدرسہ اسلامیہ واقعہ مسجد نبوی مدینہ طیبہ، مولانا مولوی رحیم اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد انور صاحب عفا اللہ عنہ، مولانا محمد حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سند یافتہ مدرسہ فرقانیہ لکھنو، مولانا عبدالرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ مدرس مدرسہ شاہی، مولانا عجب نور رحمۃ اللہ علیہ مدرس مدرسہ شاہی، مولانا محمد صدیق صاحب نواب پوری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا ابن الحفیظ مرزا احمد اللہ بیگ رحمۃ اللہ علیہ، مولانا کبیر الدین احمد غفرلہ۔

ماخوذ شرح فوائد مکیہ

تالیف: اُستاذ القُراء الشیخ القاری المقری

محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ

مصادر ومراجع

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف
	عربی کتب	
1۔	القرآن الكريم	کلام اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ
2۔	قواعد التجويد على رواية حفصؒ عن امام عاصم رحمة الله عليه	فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبدالفتاح القاری رحمۃ اللہ علیہ
3۔	البرهان فی تجويد القرآن	فضیلۃ الشیخ صادق قمحاوی رحمۃ اللہ علیہ
4۔	ضوابط نبلاء التجويد	فضیلۃ الشیخ القاری عبدالمعبود رحمۃ اللہ علیہ
5۔	المنح الفكرية شرح المقدمة الجزرية	فضیلۃ الشیخ مُلا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ
6۔	شرح جزری	فضیلۃ الشیخ طاش کبری زادہ رحمۃ اللہ علیہ
7۔	حقيقة التجويد	فضیلۃ الشیخ القاری صدیقی خراسانی رحمۃ اللہ علیہ
8۔	الأيضاح فی الوقف والابتداء	فضیلۃ الشیخ ابوبکر محمد بن القاسم بن بشار الانباری رحمۃ اللہ علیہ
9۔	نهاية القول المفيد	فضیلۃ الشیخ قاری محمد مکی رحمۃ اللہ علیہ
10۔	الحواشی المفهمة شرح المقدمة الجزرية	فضیلۃ الشیخ علامہ احمد جزری رحمۃ اللہ علیہ
11۔	الاتقان فی علوم القرآن	فضیلۃ الشیخ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
12۔	البرهان فی علوم القرآن	فضیلۃ الشیخ امام بدرالدین محمد بن عبیداللہ الزرکشی رحمۃ اللہ علیہ

13۔	جمال القراء وكمال القراء	فضيلة الشيخ امام علم الدين علی بن محمد السخاوی رحمۃ اللہ علیہ
14۔	الرائد فی تجويد القرآن	فضيلة الدكتور محمد بن محمد سالم محيسن رحمۃ اللہ علیہ
15۔	الرعاية فی التجويد	فضيلة الشيخ امام مكی بن ابی طالب القيسی رحمۃ اللہ علیہ
16۔	هداية القاری إلی تجويد كلامه الباری	فضيلة الشيخ عبدالفتاح السيد العجمی المرصفی رحمۃ اللہ علیہ
17۔	عين الفكرية شرح المقدمة الجزرية	فضيلة الشيخ قاری نصیرالدین نعمانی رحمۃ اللہ علیہ

اُردو کتب

18۔	العطايا الوهبية شرح جزری	شیخ القراء قاری رحیم بخش رحمۃ اللہ علیہ
19۔	الجواهر النقية شرح المقدمة الجزرية	استاذ الاساتذہ الشیخ المقری اظہار احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
20۔	خلاصة التجويد	〃 〃 〃
21۔	المرشد فی مسائل التجويد والوقف	〃 〃 〃
22۔	المقدمة الجزرية مع تحفة الاطفال	〃 〃 〃
23۔	مفتاح الكمال شرح تحفة الأطفال	شیخ القاری فتح محمد رحمۃ اللہ علیہ
24۔	توضیحات مرضیہ حواشی فوائد مکیہ	استاذ الاساتذہ شیخ القراء قاری محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ
25۔	سبيل الرشاد فی تحقيق تلفظ الضاد	〃 〃 〃

26۔	معلم التجوید للمتعلم المستفید	〃 〃 〃
27۔	زینت القرآن	〃 〃 〃
28۔	قواعد ھجاء القرآن مع طریقة تعلیم الصبیان	〃 〃 〃
29۔	الفوائد السلفیة علی المقدمة الجزریة	استاذ الاساتذہ الشیخ المقری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ
30۔	شرح فوائد مکیہ	〃 〃 〃
31۔	زینة المصحف	〃 〃 〃
32۔	حق التلاوۃ	〃 〃 〃
33۔	الاھتداء فی الوقف والابتداء	〃 〃 〃
34۔	تدریب المعلمین (رہنمائے مدرسین)	〃 〃 〃
35۔	تحبیر التجوید	〃 〃 〃
36۔	تحفة الاخوان فی تجوید القرآن	〃 〃 〃
37۔	ضیاء القراءات کامل	فضیلة الشیخ القاری ضیاء الدین احمد صدیقی رحمہ اللہ علیہ
38۔	خلاصة البیان فی تجوید القرآن	〃 〃 〃
39۔	التبیان فی شرح خلاصة البیان	〃 〃 〃
40۔	دِفاعِ قراءات	فضیلة الشیخ القاری محمد طاہر رحیمی رحمہ اللہ علیہ
41۔	کمال الفرقان شرح جمال القرآن	〃 〃 〃
42۔	معارف التجوید	فضیلة الشیخ القاری حبیب اللہ رحمہ اللہ علیہ

43۔	تاریخ علم تجوید وقراءت	استاذ القراء قاری نجم الصبیح التھانوی حفظہ اللہ
44۔	تجوید کی کتاب باتصویر	″ ″ ″
45۔	الاجراء فی القواعد التجوید	″ ″ ″
46۔	تیسیر التجوید	استاذ القراء والمجودین قاری عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ
47۔	فوائد مکیہ	امام القراء قاری عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ
48۔	تنویر المراءات شرح ضیاء القراءات	شیخ القاری محب الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ
49۔	فوائد مرضیہ شرح المقدمۃ الجزریۃ	فضیلۃ الشیخ القاری محمد سلیمان دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ
50۔	القول السدید فی علم التجوید	قاری سلمان احمد میر محمدی حفظہ اللہ تلمیذ رشید قاری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ


سند الفراغ للقراءة والتجويد
تحت اشراف
تیسیر التجوید
مقدمة الجزری
جمال القرآن
یوم الجمعة شعبان المعظم

نمبر ١٢٤١ بسم اللہ الرحمن الرحیم ١٦ رجب ١٤٣٠ھ

شهادة القراءة والتجويد للقرآن المجيد

الإسناد من الدين ولولا الإسناد لقال من شاء ما شاء (رواه مسلم في صحيحه)

الحمدلله الذي اورثنا كتابه وحافظ علينا حروفه وحدوده وادابه خصنا بالرواية والاسناد من بين العباد والصلوة والسلام على سيدنا محمد مهبط الوحي والتنزيل مؤسس قواعد التجويد والترتيل وعلى آله وصحبه الذين حملوا القرآن غضا طريا وجهدوا في حفظه وتعليمه قرونا وبعد فيقول الفقير الى الله الصمد عبده محمد ادريس العاصم بن الشيخ محمد [illegible] كان الله لهما ان الموفق من الله المحمد الحافظ القارى عبد الرحمن بن محمد حسين زاده الله حرصا وشغفا في كتابه المجيد قد جاءني وقرأ على القرآن في الترتيل ما تيسر وفي الحدر حرفا حرفا وسمع مني ظرفا ظرفا وتعلم مني التجويد بالتكرير والتسديد على رواية حفص عن الامام عاصم الكوفي التابعي بطريق الولي الشاطبي جازاهم الله بعضده الوهبي وحصل لدي من كتب هذا العلم الشريف ومؤلفات هذا الفن المنيف جمال القرآن وتيسير التجويد [illegible] التجويد ورسم المصحف وفوائد مكيه والمقدمة الجزرية وذلك في المدرسة [illegible] القرآن [illegible] [illegible] بلغ [illegible] رأيناه الله بما يليق بشانها فطلب مني الاجازة والاسناد ونعم ان هذا لشيء مراد في الاسناد من الدين كما صرح به ائمة المحدثين ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء ولولا الاسناد للذهب ما جاء فاجزته ان يقرأ ويقرئ بالشرط المعتبر عند علماء هذا الاثر كما اجازني استاذي واستاذ القراء والمجودين المقرئ الشيخ اظهار احمد بن الشيخ الحافظ اعجاز احمد التهانوي وقد اجازه استاذ الاساتذه امام القراء المقرئ الشيخ عبد المالك بن الشيخ حيون علي وقد اجازه استاذه في دين الله القارى المقرئ الشيخ محمد عبد الله بن بشير خان طاب الله ثراه وجعل الجنة مثواه رئيس قراء مكة بالمدرسة الصولتية لازالت فيوضها دائمة وهو اخبر انه تلقى ذلك عن الشيخ ابراهيم سعد بن علي عن الشيخ حسن بدير عن الشيخ محمد المتولي عن الشيخ سيد احمد عن الشيخ احمد سلمونة عن الشيخ السيد ابراهيم العبيدي عن مشائخ منهم الشيخ عبدالرحمن الاجهوري عن مشائخ منهم الشيخ احمد البقري عن الشيخ محمد البقري عن الشيخ عبد الرحمن اليمني عن والده الشيخ شحادة عن مشائخ منهم الشيخ الناصر الطبلاوي عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري عن الشيخ الرضوان العقبي عن الشيخ محمد بن محمد بن محمد الجزري عن الشيخ عبدالرحمن بن احمد البغدادي عن الشيخ محمد بن احمد المعروف بالصائغ عن الشيخ علي بن شجاع المعروف بالكمال الضرير صهر الشاطبي عن الامام ابي القاسم بن فيره الشاطبي عن الشيخ ابي الحسن علي بن هذيل عن الشيخ ابي داؤد سليمان بن نجاح عن الشيخ عثمان ابي عمرو الداني عن الشيخ ابي الحسن طاهر بن غلبون المقرئ عن الشيخ ابي الحسن علي بن محمد بن صالح الهاشمي عن الشيخ ابي العباس احمد بن سهل الاشناني عن الشيخ ابي محمد عبيد بن الصباح عن الشيخ حفص صاحب الرواية عن الشيخ الامام عاصم بن ابي النجود ابوبكر الكوفي التابعي عن الشيخين زر بن حبيش الاسدي و عبدالله بن حبيب السلمي رحمهما الله عن سيدنا عثمان وعلي وابي بن كعب و عبدالله بن مسعود وزيد بن ثابت رضي الله عنهم اجمعين عن النبي محمد ﷺ عن جبريل عليه السلام عن اللوح المحفوظ عن رب العالمين [illegible] يا اخي ان تعرف قدر ما وصل اليك من هذه النعمة العلية فقد قال عليه الصلوة والسلام والتحية لا حسد الا في اثنين وجعل احدهما رجلا اتاه الله القرآن [illegible] ومن معرفة قدره ان لا تشتري به المتاع الذاهب فانك [illegible] وقت المكاسب ولا ترجو الا من الله ولا تخشى احدا سواه ولا يرتفع عندك الا من رفعه القرآن ولا يتضع عندك الا من وضعه القرآن وتخص [illegible] طالبا وكن لهم ناصحا وناصرا وحاضرا وغائبا ولا يعز عندك منهم الا من اجتهد في الطلب ولا تطردهم ولا تعصب عليهم لمفسد فتغضب ولا تبرد من نصيبك في هذا العمل الا وجه الله الرحمن الله مكافأ لمن يرتكن عليه ومولاه واسئلك ان لا تنساني بصالح الدعاء وعند الله في ذلك الجزاء واخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين و على اله واصحابه اجمعين

توقيع المدير	ختم المدرسة	توقيع الممتحن	توقيع المجيز
[illegible]		[illegible]	[illegible]

قاری محمد عثمان

بسم الله الرحمن الرحيم

رقم ١٣٤ [illegible] — التاريخ [illegible]

شهادة القراءة والتجويد للقرآن المجيد

الاسناد من الدين ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء (رواه مسلم في خطبة صحيحه)

الحمد لله الذي اورثنا كتابه وحافظ علينا حروفه وحدوده واداءه وخصنا بالرواية والاسناد من بين العباد والصلوة والسلام على سيدنا محمد مهبط الوحي والتنزيل مؤسس قواعد التجويد والترتيل وعلى اله وصحبه الذين حفظوا القرآن فوعوا وجاهدوا في حفظه وعنه فروا وبعد فيقول الفقير الى الله الصمد عبده محمد العزيز العاصم بن الشيخ محمد يعقوب اللاهوري كان الله لهما ان الموفق من الله الحميد الحافظ القارى عبد الرحمٰن بن محمد حسين زاده الله حرصا وشغفا في كتابه المجيد قد جاء الي وقرأ علي القرآن في الترتيل والتيسير وفي الحدر حرفاً حرفاً وسمع مني ظرفاً ظرفاً وتعلم مني التجويد بالتكرير والتفهيم على رواية حفص عن الامام عاصم الكوفي التابعي بطريق الولي الشاطبي جازاهم الله بفضله الوهبي وحصّل لدي من كتب هذا العلم الشريف ومؤلفات هذا الفن المنيف جمال القرآن وتيسير التجويد وتحبير التجويد وزينة المصحف وفوائد مكية والمقدمة الجزرية فطلب مني الاجازة والاسناد ولعمري ان هذا لشيء يراد فان الاسناد من الدين كما صرح به ائمة المسلمين ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء ولولا الاسناد لذهب ما جاء فاجزته ان يقرأ ويقرئ بالشرط المعتبر عند علماء هذا الاثر كما اجازني استاذي واستاذ القراء والمجودين المقرئ شيخ القراء والمجودين في ديار المصرية الشيخ القارى المقرئ عبد الفتاح السيد عجمي المرصفي الازهري المصري نور الله مرقده وهو عن شيخ القراء والمجودين الاستاذ الجليل العالم الفاضل الشيخ احمد عبد العزيز الزيات المقرئ المصري الازهري بالقاهرة المحروسة وهو عن شيخ القراء والمجودين القارى المصري الشيخ عبد الفتاح الهنيدى الازهري المصري نور الله مرقده عن وهو الشيخ محمد ن المتولى عن الشيخ سيد احمد عن الشيخ احمد سلمونة عن الشيخ سيد ابراهيم العبيدى عن مشائخ منهم الشيخ عبد الرحمٰن الاجهوري عن مشائخ منهم الشيخ احمد البقرى عن الشيخ محمد البقرى عن الشيخ عبد الرحمن اليمنى عن والده الشيخ شحاذة عن مشائخ منهم الشيخ الناصر الطبلاوى عن شيخ الاسلام زكريا الانصارى عن الشيخ الرضوان العقبى عن الشيخ محمد بن محمد بن محمد الجزرى محرر الفن عن الشيخ عبد الرحمٰن بن احمد البغدادى عن الشيخ محمد بن احمد المعروف بالصائغ عن الشيخ علي بن شجاع المعروف بالكمال الضرير صهر الشاطبي عن الامام ابي القاسم بن فيره الشاطبي عن الشيخ ابي الحسن علي بن هذيل عن الشيخ ابي داود سليمان بن نجاح عن الشيخ عثمان ابي عمرو الداني عن الشيخ ابي الحسن طاهر بن غلبون المقرئ عن الشيخ ابي الحسن علي بن محمد بن صالح الهاشمي عن الشيخ ابي العباس احمد بن سهل الاشناني عن الشيخ ابي محمد عبيد بن الصباح عن الشيخ حفص صاحب الرواية عن الشيخ الامام عاصم بن ابي النجود ابوبكر الكوفي التابعي عن الشيخين زر بن حبيش الاسدى و عبد الله بن حبيب السلمي وهما عن سيدنا عثمان وعلي وابي بن كعب و عبد الله بن مسعود و زيد بن ثابت رضي الله عنهم اجمعين عن النبي محمد ﷺ عن جبريل عليه السلام عن اللوح المحفوظ و عن رب العلمين وها انا اوصيك يا اخي ان تعرف قدر ما وصل اليك من هذه النعمة العلية فقد قال عليه الصلوة والسلام والتحية لا حسد الا في اثنين وجعل احدهما رجلا اتاه الله القرآن يتلوه اناء الليل ومن معرفة قدره ان لا تشترى به المتاع الذاهب فان كان ولا بد فبما رغبت وقت المكاسب ولا ترج الا من الله ولا تخش احدا سواه ولا يرتفع عندك الا من رفعه القرآن ولا يتضع عندك الا من وضعه القرآن واخفض جناحك لمن اتاك طالبا وكن لهم ناصحاً و ناصراً و حاضراً و غائباً ولا يعز عندك منهم الا من اجتهد في الطلب ولا تطردهم ولا تغضب عليهم لنفسك فتغضب ولا ترد من نصيبك في هذا العمل الا وجه الله اليس الله بكاف لمن توكل عليه وتولاه واسالك ان لا تنساني بصالح الدعاء وعند الله في ذلك الجزاء واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين و الصلاة والسلام على سيد المرسلين و على اله واصحابه اجمعين

ختم المجيز — توقيع المجيز

شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز رحمۃ اللہ علیہ

کی علمی اور تحقیقی تصانیف

- **انجاز الحاجۃ** (عربی) شرح سنن ابن ماجہ (۱۲ جلدیں)
- اہمیت نماز
- صلوٰۃ مصطفیٰ ﷺ
- معراج مصطفیٰ ﷺ
- آل مصطفیٰ ﷺ
- توہین رسالت کی شرعی سزا
- ارکانِ اسلام
- احکام طلاق
- احکامِ نکاح
- احکام سفر
- احکام وقف و ہبہ
- احکام قسم ونذر
- احکام دعا اور توسل
- احکام عدت
- احکام وتر
- احکام ومسائل رمضان المبارک
- اُردو شرح اربعین ابراہیمی
- اقسام بیع کی شرعی حیثیت
- نفحات العطر فی تحقیق مسائل عید الفطر
- خطبہ جمعہ کے دوران دو رکعت پڑھنے کا حکم
- تاریخ پاکستان اور حکمرانوں کا کردار
- صفات المومنین
- اسلام میں صلہ رحمی کی اہمیت
- رزقِ حلال اور رشوت
- عورت کا سیاست میں حصہ لینے کی شرعی حیثیت
- مسائل عید الاضحیٰ اور قربانی
- مشورہ اور استخارہ
- تحفۃ الوریٰ فی تحقیق مسائل عید الاضحیٰ
- ووٹ کی شرعی حیثیت
- اُردو شرح اربعین ثنائی
- عمدۃ التصانیف شرح نخبۃ الاحادیث
- حرمت متعہ بجواب جواز متعہ
- بستیوں میں خطبہ جمعہ کا ثبوت

ناشر
مکتبہ رحمانیہ
ناصر روڈ سیالکوٹ
Ph:052-4591911
Mob:03006161913

Muhammad Idrees Al Asim

Fazil Qiraat-ul-Ashr
Fazil Islamic University Madina Munawwara
Fazil Uloom Shareyah Jamya-tul-Islamiya Gujranwala
Fazil Markaz Tadreeb-ul-Duhat Rabta-tul-Alam-i-Islami Makkah Mukarrama
Writer of Many Books
Head of the Education Almadrissa-tul-Alya Tajweed-ul-Quran Lahore
Kateeb Jamya Mosque Lasooraywali, Inside Sheranwala Gate, Lahore

محمد ادريس العاصم

فاضل القراءات العشر
فاضل الجامعة الاسلامية بالمدينة المنورة
فاضل علوم شريعة الجامعة الاسلامية گوجرانواله
فاضل مركز تدريب الدعاة رابطة العالم الاسلامي مكة المكرمة
مصنف كتب كثيرة
مدير التعليم المدرسة العالية لتجويد القرآن لاهور
خطيب جامع مسجد لسوريوالى اندرون شيرانواله غيت لاهور

الرقم : ____________

التاريخ : ٤/٩/٢٠١٣ م

الحمد لله رب العٰلمين والصلوٰة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين وعلىٰ اله واصحابه وازواجه اجمعين . اما بعد!

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ. قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان کتاب ہے۔ ہر مسلمان پر اس کتاب کا صحیح پڑھنا لازمی اور ضروری ہے۔ جس کا حکم وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا سے واضح ہو رہا ہے۔ اس قرآنی حکم کی تکمیل کے لیے اور تجوید کو طالب تجوید کے لیے آسان اور عام فہم بنا کر پیش کرنا ایک استاد کے منصب کا اہم فریضہ ہے۔ ایک اچھا استاد جہاں اداء الحروف کی طرف توجہ دیتا ہے۔ وہیں وہ اپنے طالب علم کو کتاب کے ذریعے بھی مسائل تجوید ازبر کراتا ہے۔ زیر نظر کتاب "**جواہر التجوید**" جو کہ عزیزم قاری عبدالرحمٰن صاحب سلمہ اللہ کی تالیف کردہ ہے۔

وہ اسی جذبے کے تحت لکھی گئی ہے کہ طلباء کو علم تجوید کی وافر معلومات ایک کتاب میں دی جائیں تاکہ طالب علم ایک کتاب کے مطالعے سے ہی تجوید کی تمام بنیادی معلومات حاصل کرلے۔ اللہ تعالیٰ قاری صاحب کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور ان کی کتاب کو مقبولیت عام عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

وصلى الله على سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم

العبد

محمد ادریس العاصم

مکتبہ قدوسیہ
غزنی سٹریٹ ◎ اردو بازار ◎ لاہور ◎ پاکستان

Tel: 42-37351124 , 37230585
E-mail: maktaba_quddusia@yahoo.com
Website: www.quddusia.pk